مجموعہ قواعد متعلقہ

تحویل ملزمین

فیمابین ممالک محروسہ سرکار عالی و برٹش انڈیا و دیگر ریاست ہائے دیسی

معہ

قواعد متعلقہ برار و سکندر آباد و بازار رزیڈنسی و قواعد

متعلقہ سپاہیان فوج ہند علاقہ سرکار عظمت مدار

و

مسئلہ اختیارات متعلقہ حدود ریلوے در ممالک محروسہ سرکار عالی

معہ شرح و حوالجات مقدمات

مؤلفہ

مانک شاہ دین شاہ

ناظم صدر عدالت صوبہ گلبرگہ

مطبوعہ مطبع احمدیہ واقع چہار مینار

مجموعہ قواعد متعلقہ

تحویل زمین

فیمابین ممالک محروسہ سرکار عالی و برٹش انڈیا و دیگر ریاست ہائے دیسی

معہ

قواعد متعلقہ برار و سکندرآباد و بازار رزیڈنسی و قواعد متعلقہ سپاہیان فوج ہند علاوہ سرکار عظمت مدار

و

مسئلہ اختیارات متعلقہ حدود ریلوے ممالک محروسہ سرکار عالی

معہ شرح و حوالہ جات مقدمات

مؤلفہ

مانک شاہ دین شاہ

ناظم صدر عدالت صوبہ گلبرگہ

مطبوعہ مطبع احمدیہ واقع چہار مینار

سنہ ۱۳۲۷ ف

طبع چہارم

قیمت فی جلد تین روپیہ



اس کتاب کا تیسرا ایڈیشن سنہ ۱۳۱۹ف میں طبع ہوا تھا اوسکے بعد
تحویل ملزمین کے متعلق بہت سے جدید قواعد نافذ ہوے ہیں
جو سب اس چوتھے ایڈیشن میں درج کردئے گئے ہیں فقط۔

مانک شاہ دین شاہ

ناظم صدر عدالت صوبۂ گلبرگہ

دیباچہ

متعلقہ

طبع ثانی

قواعد متعلقہ تحویل ملزمین کا پہلا اڈیشن نو سال پیشتر طبع ہوا تھا۔ اثنا میں ان قواعد میں بہت سی ترمیمات ہوی ہیں چنانچہ علاوہ سرکار عالی میں تحویل ملزمین کے متعلق ایک خاص قانون سنہ ۱۳۱۶ف میں نافذ ہوا اور بہت سے جدید قواعد و ضوابط جاری ہوئے اسی طرح برٹش انڈیا میں حوالگی مجرمان کے متعلق جو ایکٹ نمبر ۲۱ بابتہ سنہ ۱۸۷۹ء نافذ تھا وہ منسوخ اور بجائے اسکے ایکٹ نمبر ۱۵ بابتہ سنہ ۱۹۰۳ء جاری کیا گیا۔ ان وجوہ سے اس کتاب کے طبع ثانی کی ضرورت واقع ہوئی فقط۔

مانک شاہ دین شاہ

اول مددگار معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ

یکم بہمن سنہ ۱۳۱۷ف

دیباچہ متعلقہ طبع اوّل



تحویل ملزمین فیمابین سرکار عالی و سرکار عظمت مدار کے متعلق جسقدر قواعد و ضوابط اسوقت نافذ ہیں اُن کے منتشر حالت میں ہونے کیوجہ سے اُن قواعد کو ایک مجموعہ کے طور پر ترتیب دینے کی سخت ضرورت تھی اس ضرورت کو رفع کرنے کی غرض سے یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ مجھکو یہ خیال ہوا کہ اگر اس قسم کا ایک مجموعہ بنایا جائے تو اُن عہدہ داروں کو جنکے تفویض یہ کام ہے جسقدر دقتیں اس وقت اٹھانی پڑتی ہیں ان کا بڑا حصہ رفع ہو سکتا ہے لیکن جبکہ میں نے یہ کام شروع کیا تو اس قدر سہل نہیں پایا جیسا کہ ابتدا میں خیال کیا گیا تھا کیونکہ قبل اسکے کہ مجھکو ضروری مواد بہم دست ہوسکے بہت سی پیچیدہ امثلہ کا معائنہ کرنا پڑا اس کتاب میں قانون حوالگی مجرمان کے متعلق جہانتک کہ اوسکو مقدمات تحویل فیمابین ہر دو سرکارین سے تعلق ہے وہ کل قواعد مندرج ہیں جو اسوقت نافذ ہیں میں نے مشکل مقامات کو بذریعہ شرح اور حوالجات مقدمات حل کرنے کی کوشش کی ہے لیکن مجھے خوف ہے کہ اس میں بہت سے اسقام موجود ہونگے۔ گو یہ کتاب

منظوری سرکار عالی طبع کی گئی ہے۔ لیکن یہاں اس امر کا اظہار کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ شرح میں لکھا گیا ہے وہ میری ذاتی رائے ہے اور سرکار اس کی کسی طرح پابند نہ ہوگی۔

مجھکو جناب مولوی محمد عزیز مرزا صاحب بی۔ اے منصرم معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ کی جانب سے اس کام میں جو ترغیب ملی ہے اور جس کے بغیر میں اس کام سے مایوس ہو کر دست بردار ہو گیا تھا اوس کا میں اس موقع پر تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

میں جناب نواب عماد جنگ بہادر منصرم معتمد فینانس و نیز جناب لی صاحب پرسنل اسسٹنٹ معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ کا بھی نہایت ممنون و مشکور ہوں جن سے مجھکو اس کتاب کی ترتیب میں بہت ہی مفید صلاح پہونچی ہے۔

اخیر میں میں اُس فیاضانہ امداد کا جو مجھکو سرکار عالی دام اقبالہ سے ملی ہے اور جسکے بغیر اس کتاب کا وجود ناممکن تھا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں فقط

مانکشاہ دین شاہ

حیدرآباد دکن

۲۲ رمضان المبارک ۱۳۱۵ھ

مطابق ۱۴ فروری ۱۸۹۸ء

فہرست ابواب

	صفحہ
باب اوّل۔ مراتب ابتدائی۔	۱
باب دوم۔ عہدنامہ بابت تحویل ملزمین۔	۵
باب سوم۔ ضابطہ کارروائی۔	۳۱
باب چہارم۔ تحویل مال مسروقہ۔	۴۶
باب پنجم۔ شہادت۔	۵۰
باب ششم۔ اخراجات۔	۵۷
باب ہفتم۔ اون جرایم کا برٹش انڈیا کے اندر دریافت کیا جانا جن کا ارتکاب دیسی ہندی رعیت ملک معظم یا رعیت برطانیہ یا ملازم ملک معظم برٹش انڈیا کے باہر کرے۔	۶۰
باب ہشتم۔ قانون تحویل ملزمین علاقہ سرکار عالی نشان ۲ سنہ ۱۳۱۶ ف۔	۶۸
باب نہم۔ ایکٹ حوالگی مجرمان مجریہ ہند ۱۵ بابت سنہ ۱۹۰۳ء۔	۹۶
باب دہم۔ تحویل ملزمین مابین اضلاع برار و اضلاع سرکار عالی۔	۱۲۷
باب یازدہم۔ قواعد متعلقہ سکندر آباد۔	۱۳۱
باب دوازدہم۔ قواعد متعلقہ بازار رزیڈنسی۔	۱۳۸
باب سیزدہم۔ اختیارات اندرون حدود ریلوے در ممالک محروسہ سرکار عالی۔	۱۴۱
باب چہاردہم۔ قواعد متعلقہ گرفتاری و تجویز سپاہیان فوج ہند علاقہ سرکار عظمت مدار۔	۱۵۰

باب اوّل

مراتب ابتدائی

تحویل سے مراد کسی ایسے شخص کا جس پر کسی جرم کے ارتکاب کا الزام لگایا گیا ہو۔

تحویل کی تعریف کسی علاقہ غیر میں جہاں اوس کا ارتکاب ہوا ہو بحکم قانون بھیجا جاتا ہے تاکہ اوسکی تجویز بابت اوس جرم کے وہاں ہو۔ یا دوسرے الفاظ میں جب کوئی شخص جس نے ایک ملک میں کسی جرم کا ارتکاب کیا ہو دوسرے ملک میں پناہ گزیں ہو اور ملک ثانی الذکر سے اول الذکر کے تفویض بغرض دریافت و سزا کیا جائے تو اس تفویض کو **تحویل** کہتے ہیں۔

تحویل کی غرض و غایت ملزمین مفرور کی تحویل دو امور پر مبنی ہے۔

(۱) یہ کہ رفاہ عام اس میں ہے کہ اون جرایم کا انسداد سزا سے ہو جو جسم انسان اور مال سے

متعلق ہیں یعنی جو عامئہ خلایق کی عافیت پر موثر ہوں۔

(۲) یہ کہ جس ریاست میں کہ ملزم نے پناہ لی ہو اوس کا فائدہ اسی میں ہے کہ وہ وہاں آزاد نہ رہے۔[۱]

فرض وقیود تحویل ملزمین مفرور کی تحویل ہر ریاست کا فرض ہے۔اس سے انکار کرنے سے اُس ملک کو جو انکار کرتا ہے اور نیز تمام دنیا کو نقصان پہونچتا ہے اور مہذب اقوام کے مابین فرائض متعلقہ اخلاق کی سخت خلاف ورزی ہوتی ہے۔لیکن اس فرض کی انجام دہی میں اس امر کی احتیاط ضروری ہے کہ قبل اسکے کہ شخص ملزم حوالہ کیا جائے جرم منسوبہ کے متعلق کسیقدر شہادت طلب کی جائے یہ امر بھی قرین مصلحت ہے کہ بلحاظ اُس سہولت کے جو ملزمین کو ایک ملک سے دوسرے ملک میں فرار ہو جانے میں حاصل ہو وہ جرایم محدود کردئے جائیں جنکی بابت تحویل ہونا چاہئے۔لیکن تحویل کا قاعدہ مقرر کرنے سے مطلقاً انکار کرنا تمام دنیا کو اور بالخصوص اوس ملک کو جو انکار کرے نقصان پہونچاتا ہے جب ان قیود کے ساتھ تحویل محدود کردیجائے تو اوس سے کسی ریاست کی خود مختاری میں کسی قسم کی مداخلت نہیں ہوتی کیونکہ کسی جرم کی بابت سزا دینے کا فرض بجز اُس ریاست کے جس کے قوانین کی خلاف ورزی ہوی ہو کسی دوسری ریاست سے مناسب اور موثر طریقہ سے ادا نہیں ہوسکتا۔بجائے تحویل کے جو طریقہ اختیار کیا جاسکتا ہے وہ صرف یہ ہے کہ جس علاقہ میں ملزم پایا جائے اوسی علاقہ میں اوسکی تجویز اوس جرم کی بابت ہو جس کا ارتکاب علاقہ غیر میں ہوا ہو لیکن یہ طریقہ قانون کے معقول اور مقررہ اصول کے خلاف ہے جس کا نفاذ خالی از

[۱] رپورٹ رائل کمیشن مطبوعہ مئی ۱۸۷۸ء (دیکھو قانون اقوام مولفہ فیلیمور صفحہ ۱۵۰)

وقت نہیں۔ اس سے مقدمہ کی پیروی میں دشواری اور خرچ کثیر ہونے کے باعث اغراض انصاف رسانی میں خلل واقع ہوتا ہے اور ایک بیگناہ شخص کے لئے الزام کی تردید میں ثبوت بہم پہونچانا قریب قریب ناممکن ہو جاتا ہے جس سے اوس کے حق میں ناانصافی ہوتی ہے۔ الغرض یہ ایک ایسا طریقہ ہے جو اصول قانون فوجداری کے انتظام میں نہایت سنگین نقائص پیدا کرتا ہے[۱]

بغیر معاہدہ کے تحویل نہیں ہوسکتی

عموماً بغیر موجودگی معاہدہ ریاستوں کے مابین تحویل نہیں ہوسکتی۔ ایک مدت سے یہ امر ازروئے قانون وعملدرآمد اقوام قطعی طور پر قرار پاچکا ہے کہ بغیر معاہدہ کے کسی ریاست پر لازم نہیں ہے کہ جو شخص سزا سے بچنے کی غرض سے فرار ہوجائے اوس کو بغرض تجویز دوسری ریاست کے حوالہ کرے[۲]۔

امور جن پر تہہ نامہ جات تحویل مبنی ہیں

کل تہہ نامہ جات تحویل ملزمین دو اہم امور پر مبنی ہیں۔

(۱) یہ کہ جو ریاست ملزم کی تحویل کی درخواست کرے وہ وہی ریاست ہونی چاہئے جس کی حدود ارضی کے اندر جرم کا ارتکاب ہوا ہو۔

(۲) یہ کہ جس فعل کی نسبت تحویل کی درخواست کیجائے وہ ایسا فعل ہونا چاہئے جو دونوں ریاستوں میں جرم خیال کیا جاتا ہو۔

نسبت امر اول کے واضح رہے کہ تحویل کی اغراض کے لئے ضرور ہے کہ جس جرم کی بابت تحویل کی درخواست کیجائے وہ سرکار درخواست کنندہ کے ملک میں سرزد ہوا ہو اور قبل اسکے کہ کسی مقدمہ میں تحویل کی کارروائی شروع کیجائے یہ امر بالکل صاف طور پر بتانا چاہئے

[۱] "حوالگی ملزمین" مولفہ کلارک۔

[۲] قانون اقوام مولفہ وارٹن دفعہ ۲۶۰۔

مثلاً اگر ایک سرکار کے علاقہ میں مقدمہ ڈکیتی واقع ہو تو ایک ایسے شخص کو جس پر اُس ڈکیتی سے حاصل کئے ہوے مال کو مال مسروقہ جانکر سرکار دیگر کے ملک میں لینے کا الزام عائد کیا گیا ہو سرکار اول الذکر کے حوالہ کئے جانے کی درخواست اس بنا پر ناقابل تسلیم تصور کیجائیگی کہ مال مذکور کے لینے کا جرم ایسا نہیں ہے جس کے لئے تحویل ملزم جایز ہو کیونکہ جس مقام پر جرم مذکور سرزد ہوا ۔ وہ سرکار درخواست کنندہ کے ملک میں واقع نہیں ہے۔ برخلاف اسکے اگر ایک سرکار کی حدود ارضی کے باہر ڈکیتی کا ارتکاب کیا گیا ہو لیکن مال مسروقہ کا ایک جزو سرکار مذکور کے ملک کے اندر کسی شخص کا چھپایا ہوا پایا جائے اور وہ شخص سرکار دیگر کے علاقہ میں فرار ہو تو اوس کی تحویل کی درخواست کیجا سکتی ہے کیونکہ اوس ڈکیتی سے حاصل کئے ہوے مال کو مال مسروقہ جانکر رکھنے کا جرم سرکار درخواست کنندہ کی حدود ارضی کے اندر واقع ہوا اگر کسی ایسے شخص پر جو ایک سرکار کے ملک میں سکونت پذیر ہو کسی جرم قابل تحویل[1] کی اعانت کا الزام لگایا گیا ہو اور اس اصل جرم کا ارتکاب بوجہ اسکی ترغیب کے کسی دوسرے شخص نے سرکار دیگر کے ملک میں کیا ہو تو سرکار آخر الذکر اوس معین جرم کی تحویل کی درخواست کرنیکی مجاز نہیں ہے کیونکہ جرم اعانت جس کا الزام اوس پر عائد کیا گیا ہے اوس سرکار کے ملک میں سرزد نہیں ہوا۔

جبکہ یہ امر مشتبہ ہو کہ آیا جرم کا ارتکاب برٹش انڈیا میں ہوا ہے یا کسی ملک غیر میں تو مسئلہ اختیار کا تصفیہ گواہوں کی شہادت کے ذریعہ سے ہونا چاہئے[2]۔

قانون تحویل ملزمین مابین سرکار عالی و سرکار عظمت مدار

جس قانون کے بموجب سرکار عالی اور سرکار

[1] جرم قابل تحویل سے وہ جرم مراد ہے جو منجملہ اُن جرایم کے ہو جنکا ذکر عہدنامہ ملزمین کی دفعہ ۴ میں ہے۔

[2] ہراک چند بابو بنام موہن درناتھ ہلدر وغیرہ - ۹ ویکلی رپورٹر ۲۹

عظمت مدار کے فیمابین ملزمین کی تحویل عمل میں آتی ہے وہ عہد نامہ تحویل ملزمین بابتہ سنہ ۱۸۶۷ء م سنہ ۱۲۸۴ھ ضمیمہ معاہدہ بابتہ سنہ ۱۸۵۳ء قانون حوالگی مجرمان مجریہ ہند ایکٹ ۱۵ - بابت سنہ ۱۹۰۳ء اور قانون تحویل ملزمین علاقہ سرکار عالی نشان ۲ بابتہ سنہ ۱۳۱۶ف میں منضبط ہے۔

باب دوم

عہد نامہ بابتہ تحویل ملزمین[1]

تمہید | عہد نامہ فیمابین سرکار عظمت مدار ہز مجسٹی کوئین آف گریٹ بیرٹن ملکہ معظمہ و سرکار عالی نواب مستطاب افضل الدولہ نظام الدولہ نظام الملک آصفجاہ بہادر - جی - سی - آئی باستصواب رچرڈ ٹمپل اسکوائر سی - ایس - آئی - رزیڈنٹ دربار نواب صاحب ممدوح از روئے اختیارات کامل جو اون کو منجانب ہز ایکسلنسی رائٹ آنریبل سر جان لیرڈ میئر لارنس بیرونیٹ - جی - سی - بی - و جی - سی - ایس - آئی - ویسرائے گورنر جنرل بہادر ہند عطا ہوئے و از جانب دیگر سر سالار جنگ مختار الملک بہادر کے - سی - ایس - آئی - از روئے اختیارات کامل جو اون کو منجانب نواب مستطاب افضل الدولہ نظام الملک آصفجاہ بہادر جی - سی - ایس - آئی عطا ہوئے بتاریخ ۸ مئی سنہ ۱۸۶۷ء تکمیل پایا۔

معاہدہ سنہ ۱۸۶۷ء | بتاریخ ۱۲ ستمبر سنہ ۱۸۶۷ء سرکار عظمت مدار اور سرکار عالی کے مابین ایک ضمیمہ

---

[1] عہد نامہ کے متعلق جو خط و کتابت مابین صاحب عالیشان بہادر و سرکار عالی ہوئی ہے وہ اس کتاب کے اخیر میں بطور ضمیمہ (الف) مندرج ہے۔

معاہدہ ہوا۔ جن وجوہ سے اس معاہدہ کی تکمیل کی ضرورت واقع ہوئی اون کی تفصیل مراسلہ مسٹر کارڈری رزیڈنٹ صاحب وقت موسومہ نواب مدار المہام سرکار عالی مورخہ ۱۴۔ڈسمبر ۱۸۸۶ء میں مندرج ہے۔ مراسلہ مذکور کے ساتھ اس معاہدہ کا مسودہ سرکار عالی کی منظوری کے لئے پیش کیا گیا۔ معاہدہ مذکور کی دو نقول پر اعلیحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہم العالی کے دستخط ثبت ہوے اور بذریعۂ مراسلہ کرنل۔سی ایچ ٹی۔مارشل مورخۂ ۱۲۔جولائی ۱۸۸۷ء صاحب عالیشان بہادر کے پاس واپس کیا گیا۔ معاہدہ کی ایک نقل بعد بند و بحالی گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل بالآخر بذریعہ مراسلہ صاحب عالیشان بہادر نشان ۶۲۱۔مورخہ ۷۔اکتوبر ۱۸۸۷ء سرکار عالی کو واپس کی گئی۔ صاحب عالیشان بہادر نے یہ ظاہر کیا کہ گورنمنٹ آف انڈیا کا ارادہ ہے کہ ۔یہ معاہدہ سرکار عالی کی ریاست کے ساتھ اور نیز اون تمام دیسی ریاستوں کے ساتھ جنکے ساتھ تحویل ملزمین کے متعلق عہد نامہ منعقد ہوا ہے اس غرض سے کیا جائے کہ تحویل ملزمین منجانب برٹش انڈیا بہ ریاستہاے مذکور کے ضابطہ کارروائی میں سہولت ہو[1]" اوس معاہدہ میں یہ قرار داد ہوئی ہے کہ عہد نامہ ۱۸۶۷ء کے اوس قدر احکام جن میں

[1] اس بارہ میں جو خط و کتابت مابین صاحب عالیشان بہادر و سرکار عالی ہوئی ہے وہ اس کتاب کے اخیر میں بطور ضمیمہ (ب) مندرج ہے۔

ریاستہاے مندرجہ حاشیہ کے ساتھ بھی اسی قسم کے معاہدے ہوے ہیں۔ ان ریاستوں کے ساتھ تحویل ملزمین کے متعلق جو عہد نامہ جات ہوے ہیں وہ ۱۸۶۸ء و ۱۸۶۹ء و ۱۸۷۰ء میں گزٹ آف انڈیا میں وقتاً فوقتاً شایع ہوے ہیں۔

جے پور۔ اودے پور۔ ڈونگر پور۔ نالٹواڑہ پرتاب گڑھ۔ کشن گڑھ۔ جودھ پور۔ جیسلمیر سروہی۔ ٹونک۔ بھرت پور۔ کرولی۔ دھولپور بکانیر۔ الوار۔ جھالاوار۔ کوٹاہ۔ بنڈی

ملزمین کی تحویل کے متعلق ضابطہ کارروائی مقرر کیا گیا ہے آیندہ سے اُن مقدمات سے متعلق ہونگے جن میں ملزمین برٹش انڈیا سے ریاست سرکارعالی کے حوالہ کئے جاتے ہیں بلکہ ہر ایسے مقدمہ میں اوس ضابطہ کارروائی کے بموجب عمل کیا جائیگا جو برٹش انڈیا کے قانون نافذ الوقت متعلقہ حوالگی ملزمین میں مندرج ہو۔ اس معاہدہ کا اثر صرف اس قدر ہے کہ عہدنامہ میں جو ناقص ضابطہ کارروائی مقرر ہے وہ مقدمات تحویل منجانب برٹش انڈیا بہ سرکارعالی میں موقوف کیا جائے اور بجائے اوس کے سہل اور موثر ضابطہ کارروائی مندرجۂ قانون حوالگی مجرمان کے بموجب عمل کیا جائے۔ ظاہر ہے کہ یہ معاہدہ مقدمات تحویل منجانب سرکارعالی سے متعلق نہیں ہے۔ ضابطۂ کارروائی جو عہدنامہ کی شرط (۵) میں مندرج ہے وہ یہ ہے کہ درخواست تحویل اوس سرکار کی جانب سے یا اوس کے حکم سے پیش ہونی چاہئے جسکے ملک میں جرم واقع ہو۔ اسکے یہ معنی ہیں کہ تحویل کے متعلق کوئی کارروائی بغیر منظوری سرکار نہ کی جائے یہ ضابطہ کارروائی مقدمات تحویل منجانب سرکارعالی بہ برٹش انڈیا میں بجنسہٖ بحال ہے لیکن اون مقدمات میں جن میں ملزمین برٹش انڈیا سے سرکارعالی کے حوالہ کئے جاتے ہیں اوس ضابطہ کے بموجب کارروائی ہونی چاہئے جو قانون حوالگی مجرمان مجریہ ہند میں مندرج ہے۔ علاوہ اس کے قانون مذکور کی دفعہ ۷ کے معائنہ سے واضح ہوگا کہ مقدمات تحویل منجانب برٹش انڈیا بہ سرکارعالی میں صاحب عالیشان بہادر ہر ایسے شخص کی گرفتاری اور حوالگی کے لئے وارنٹ جاری کرسکتے ہیں جس پر ممالک محروسہ سرکارعالی میں منجملہ جرایم مندرجہ ضمیمہ منسلکہ قانون مذکور کسی جرم کے ارتکاب کا الزام لگایا گیا ہو۔

عہدنامہ	عہدنامہ بابتہ ۱۸۶۷ء میں چند شرائط مندرج ہیں جن کے بموجب ملزمین مفرور

ایک سرکار کی جانب سے دوسری سرکار کے حوالہ کئے جاتے ہیں منجملہ اُن شرائط کے وہ شرط نہایت اہم ہے جس میں اُن جرایم کا ذکر ہے جنمیں ملزمین حوالہ کئے جاسکتے ہیں یہ جرایم "جرایم قابل تحویل" کہلاتے ہیں۔

قیدیان مفرور

واضح ہو کہ عہد نامہ صرف اُن اشخاص کی تحویل سے متعلق ہے جنپر کسی سرکار کے ملک میں جرم کے ارتکاب کا الزام لگایا گیا ہو۔ اُن اشخاص سے متعلق نہیں ہے جنکو بعد ثبوت جرم قید کی سزادی گئی ہو اور جو محبس یا حراست سے فرار ہوں۔ تاہم ہر دو سرکار قیدیان مفرور کو بھی حوالہ کرنے پر آمادہ ہیں۔ ایسی صورتوں میں ضابطہ کارروائی وہی ہے جو ملزمین کی تحویل کیلئے مقرر ہے[1]۔ چنانچہ قانون تحویل ملزمین علاقہ سرکار عالی نشان ۲ بابت ۱۳۱۶ف کی دفعہ ۹۔ اور قانون حوالگی مجرمان مجریہ ہند کی دفعہ ۱۲ میں مرقوم ہے کہ قوانین مذکور کے احکام جو ملزمین سے متعلق ہیں مجرمین سزا یافتہ سے بھی متعلق ہونگے۔ چونکہ حراست جایز سے فرار ہونا منجملہ اُن جرایم نہیں ہے جو عہد نامہ میں مندرج ہیں لہٰذا ایک ایسے قیدی مفرور کی تحویل کی درخواست جسکو بجز اُن جرایم کے کسی دوسرے جرم میں سزا دیگئی ہو حسب شرائط عہد نامہ جایز نہیں ہے۔ مثلاً ایک ایسے قیدی مفرور کی تحویل کی درخواست نہیں کیجاسکتی جس کو ایک سو روپیہ سے کم قیمت کے مال کے سرقہ کے جرم میں سزا دیگئی ہو کیونکہ نہ تو حراست جایز سے فرار ہونا منجملہ جرایم مندرجہ عہد نامہ ہے نہ سرقہ مال قیمتی کم از یکصد روپیہ۔ انگلستان کے تمام عہد ناموں میں اشخاص ملزم اور نیز قیدیان مفرور کی حوالگی کی شرط ہے اور اُن میں یہ امر صاف طور پر بیان کردیا گیا ہے کہ اگر درخواست بنسبت ایسے شخص کے ہو جس پر جرم ثابت ہو چکا ہو تو اُس درخواست

---

[1] دربارہ شہادت جو قیدیان مفرور کی حوالگی کے لئے مطلوب ہے دیکھو باب پنجم۔

کے ساتھ وہ فیصلہ بھی پیش ہونا چاہیئے جو قیدی مذکور کے مقابلہ میں ریاست درخواست کنندہ کی عدالت مجاز نے صادر کیا ہو۔

دوسری دیسی ریاستوں کے ساتھ تحویل۔ واضح رہے کہ اگرچہ سرکار عالی اور دوسری ریاستوں کے مابین تحویل ملزمین کے متعلق کوئی معاہدہ نہیں ہے تاہم سرکار عالی نے ہمیشہ یہ تسلیم کیا ہے کہ مقدمات فوجداری میں اغراض انصاف رسانی کے لئے یہ امر نہایت اہم ہے کہ جن اشخاص نے کسی دیسی ریاست میں جرایم کا ارتکاب کیا ہو اُن کو اُس ریاست سے فرار ہو کر سزا سے بچنے نہ دینا چاہیئے بلکہ اون کو بغرض تجویز و سزا اُس ریاست کے تفویض کر دینا چاہیئے جس کے قانون کی خلاف ورزی ہوئی ہو۔ ایسے مقدمات میں ضرور ہے کہ ریاست دیسی کی درخواست بتوسط صاحب عالیشان بہادر وصول ہو ملزمین کی تحویل بموجب تہہ نامہ بابت ۱۸۶۷ء مابین سرکار عالی و سرکار عظمت مدار عمل میں آئے اور اُس دیسی ریاست کو سمجھ لینا چاہیئے کہ اگر اس قسم کی درخواستیں سرکار عالی کی جانب سے ہوں تو ان کی تعمیل ایسے شرایط پر اونکی منظوری میں دیسی ریاست کو تامل نہ ہو گا [ف۹]

سپاہیانہ مفرور کی تحویل کسی دیسی ریاست کی سرکار کی جانب سے فوج سرکار عظمت مدار کے سپاہی مفرور کی تحویل یا سرکار عظمت مدار کی جانب سے کسی دیسی ریاست کے فوج کے سپاہی مفرور کی تحویل کسی معاہدہ کے لحاظ سے عمل میں نہیں آتی ہے لیکن ایسی

ف۹ فرمان واجب الاذعان اعلیحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہم العالی مرقومہ ۱۵ ماہ رجب ۱۳۱۶ھ بذریعہ فرمان مبارک مرقومہ ۱۳ ماہ ذیقعدہ ۱۳۲۴ھ دعا و تلبیس اسٹامپ کے ایک ملزم کو ریاست بڑودہ کے تحویل کرنے کی منظوری اس شرط سے صادر ہوی کہ ریاست بڑودہ علاقہ سرکار عالی کے ایسے ملزمین کو تحویل کرنے کا اقرار کرے۔

صورتوں کے متعلق فرمان واجب الاذعان[1] شرف صدور پایا ہے جس کی رو سے فوج سرکار عظمت مدار کے اُن مفرور سپاہیوں کی تحویل جو ملک سرکار عالی میں پائے جائیں اس شرط سے ہوسکتی ہے کہ سرکار عالی کی اسی قسم کی درخواستیں سرکار عظمت مدار کی جانب سے منظور کی جائیں گی۔

اشخاص ملزم بذریعہ سمن طلب نہیں کئے جاسکتے۔	سرکار عالی اور سرکار عظمت مدار کے مابین ملزمین کی تحویل صرف اُن جرایم کی بابت ہوسکتی ہے جو تہ نامہ کی دفعہ ۴ میں مندرج ہیں۔

ایک مقدمہ کے ضمن میں یہ سوال پیش ہوا کہ جن مقدمات میں حسب تہ نامہ ملزمین کی تحویل نہیں ہوسکتی ہے اُن میں آیا ملزمین بذریعہ سمن طلب کئے جاسکتے ہیں اور ایسے سمنوں کی تعمیل سرکارین پر واجب ہے یا نہیں۔ اس بارہ میں سرکار عالی نے جو حکم جاری کیا ہے وہ حسب ذیل ہے جن مقدمات میں حسب تہ نامہ ملزمین مفرورہ کی تحویل جایز نہیں ہے اُن میں علاقۂ سرکار عظمت مدار سے ملزمین کو طلب کرنے کی غرض سے سمن جاری نہ کیا جائے بلکہ ایسی صورت میں مستغیث کو ہدایت کی جائے کہ وہ علاقۂ سرکار عظمت مدار میں چارہ جوئی کرے۔ علیٰ ہذا القیاس علاقہ سرکار عظمت مدار سے بھی ایسے مقدمات میں علاقہ سرکار عالی سے ملزمین کو طلب کرنے کی غرض سے سمن جاری نہ ہوگا[2]۔

تہ نامہ ۱۸۶۷ء عہد نامہ نیپال سے اصول پر مرتب کیا گیا ہے	تہ نامہ بابت ۱۸۶۷ء اونھیں اصول پر مرتب کیا گیا ہے جن پر عہد نامہ مابین آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و راجہ نیپال

[1] مرسلہ ۲۴- جمادی الثانی ۱۳۱۷ھ۔

[2] گشتی محکمۂ معتمد سرکار عالی علاقہ عدالت وکوتوالی و امور عامہ نشان ۱ مورخہ ۲۲- آذر ۱۳۰۹ف۔

مبنی ہے ۱۸۶۶ء میں صاحب عالیشان بہادر نے سرکار عالی کو اس امر کی اطلاع دی کہ ملزمین مفرور کی تحویل کے متعلق سرکار عظمت مدار کے ساتھ معاہدہ کرنا قرین مصلحت ہے اور صاحب ممدوح نے اپنے رقعہ نشان ۱۲۱۴ مورخہ ۵ جمادی الاول ۱۲۸۳ھ مطابق ۵ ستمبر ۱۸۶۶ء کے ساتھ اوس عہد نامہ کی نقل جو بتاریخ ۲۳ فروری ۱۸۵۵ء مابین ایسٹ انڈیا کمپنی و راجہ نیپال منعقد ہوا تھا[۱] بدیں غرض روانہ کی کہ اوس نمونہ پر سرکار عالی کے لئے بھی ایک عہد نامہ مرتب کیا جائے۔ صاحب عالیشان بہادر نے بوقت روانگی نقل متذکرہ صدر سرکار عالی کی خاص توجہ عہد نامہ مذکور کی دفعہ ۲ کی طرف مبذول کی جس میں صرف ایسے ملزمین کی تحویل کی شرط ہے جو سرکار درخواست کنندہ کی رعایا ہوں۔ سرکار عالی نے سرکار عظمت مدار کے ساتھ اس قسم کا معاہدہ کرنے کے لئے اپنی رضامندی ظاہر کی اور اوسکی اطلاع بذریعہ رقعہ نواب مدارالمہام سرکار عالی نشان ۵۶۷ مورخہ ۱۵ ذیقعدہ ۱۲۸۳ھ مطابق ۲۲ مارچ ۱۸۶۷ء صاحب عالیشان بہادر کو دی گئی اور موجودہ عہد نامہ[۲] مرتب ہوا اور بعد ثبت دستخط و مہر بتاریخ ۸ مئی ۱۸۶۷ء اوسکی تکمیل ہوئی۔ گو عہد نامہ مابین سرکار عالی و سرکار عظمت مدار زیادہ تر اونھیں اصول پر مبنی ہے جن پر عہد نامہ نیپال ہے تاہم ان دونوں میں چند اہم امور میں اختلاف ہے جن کا ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے وہ امور یہ ہیں (۱) عہد نامہ مابین سرکار عالی و سرکار عظمت مدار میں بہ نسبت عہد نامہ نیپال کے جرایم کی تعداد زیادہ ہے۔ عہد نامہ ثانی الذکر کے بموجب صرف جرایم مندرجہ ذیل میں تحویل ہو سکتی ہے یعنی قتل۔ اقدام قتل۔ زنا بالجبر۔ انسان کے کسی عضو کو بیکار کرنا۔ ٹھگی

---

[۱] دیکھو ضمیمہ ج۔

[۲] دیکھو ضمیمہ الف۔

ڈکیتی۔ سرقہ بالجبر برشارع عام۔ زہر خورانی۔ نقب زنی۔ آتش زدگی (۲) عہدنامہ نیپال کی دفعہ ۶ کی روسے ہر ایسا شخص جو رزیڈنسی سے تعلق رکھتا ہو یا حدود رزیڈنسی کے اندر رہتا ہو اور رعایائے ریاست نیپال سے نہو اور جس پر ملک نیپال کے کسی جزو میں بیرون حدود رزیڈنسی کسی ایسے جرم کے ارتکاب کا الزام لگایا گیا ہو جسکے لئے وہ عدالتہائے نیپال سے مستلزم سزا ہو بغرض جو بغرض دریافت و سزا برٹش رزیڈنٹ کے حوالہ کیا جائے گا لیکن رعایائے نیپال اونھیں حالات میں بغرض دریافت و سزا برٹش رزیدنٹ کے حوالہ نہ کی جائیگی۔ اس دفعہ میں یہ بھی قرار دیا گیا ہے کہ اگر کوئی ہندوستانی سوداگر یا دیگر رعایائے ایسٹ انڈیا کمپنی جو برٹش رزیڈنسی سے متعلق نہوں اور جو ملک نیپال میں سکونت پذیر ہوں بیرون حدود رزیڈنسی کسی ایسے جرائم کا ارتکاب کریں جس کے لئے وہ عدالتہائے ریاست نیپال سے مستوجب سزا ہوں اور اندرون حدود رزیڈنسی پناہ لیں تو اونکو پناہ نہ دیجائیگی بلکہ بغرض دریافت سزا ریاست نیپال کے حوالہ کئے جائینگے دفعہ متذکرہ صدر میں جو شرط ہے ویسی کوئی شرط عہد نامہ مابین سرکار عالی و سرکار عظمت مدار میں نہیں ہے (۳) عہدنامہ نیپال کی دفعہ ۷ میں مرقوم ہے کہ شرائط ماسبق کی روسے جو گرفتاری یا حراست یا تحویل عمل میں آوے اوس کے متعلق اخراجات کی ادائی سرکار درخواست کنندہ کے ذمہ ہوگی۔ گو عہد نامہ مابین سرکار عالی و سرکار عظمت مدار میں اس قسم کی کوئی شرط نہیں ہے لیکن ہر دو سرکار کے مابین یہ قرار پایا ہے کہ اس قسم کے کل اخراجات کا بار سرکار حوالہ کنندہ کے ذمہ ہوگا[۱]

[۱] دیکھو باب ششم۔

عہد نامہ مابین سرکار عالی و سرکار عظمت مدار میں سات دفعات حسب ذیل ہیں[۱]۔

دفعہ اول - ہر دو سرکار بذریعۂ ہذا اقرار کرتی ہیں کہ جس طرح پر

طریق مساوات | کہ آیندہ مرقوم ہے بطریق مساوات کلی عمل کرینگی۔

دفعہ دوم - کسی سرکار پر لازم نہوگا کہ کسی مقدمہ میں ایسے شخص کو

کسی سرکار پر اپنی رعایا کو حوالہ کرنا لازم نہیں ہے | حوالہ کرے جو سرکار درخواست کنندہ کی رعایا نہو اگر اس امر کا شبہہ ہو کہ شخص مطلوبہ کس ملک کا باشندہ ہے تو

بغرض انصاف ثانی وہ شخص سرکار درخواست کنندہ کے حوالہ کیا جائیگا۔

رعایا کی تعریف میں علاوہ ملکیوں کے وہ اشخاص بھی داخل کئے جاسکتے ہیں جنہوں نے کسی ملک میں تعلق رعیتانہ اختیار کیا ہو کسی ریاست کے ملکی اشخاص وہ ہیں جنھوں نے اوس ریاست کے ممالک میں تولد پایا ہو۔ تعلق رعیتانہ اختیار کرنے سے مراد عموماً تبدیلی قومیت ہے جو شخص تعلق رعیتانہ اختیار کرتا ہے اوسکی سنبت کم از کم حفاظت اور اطاعت کی اغراض کے لئے یہ تصور کیا جاتا ہے کہ وہ اُس ملک میں جہاں تعلق رعیتانہ اختیار کرتا ہے شامل ہو جاتا ہے۔ برٹش انڈیا میں تعلق رعیتانہ اختیار کرنے کے متعلق ایک خاص قانون موجود ہے یعنی ایکٹ نمبر ۳۰۔ بابتہ ۱۸۵۲ء ایک فرقہ اس قسم کا بھی موجود ہے جو در اصل ہر دو اقسام متذکرۂ بالا میں سے کسی قسم میں داخل نہیں کیا جاسکتا یعنے اُن اشخاص کا فرقہ جنہوں نے اپنے وطن میں رہنا ترک کرکے کسی دوسرے ملک میں مستقل سکونت اختیار کر لی ہو۔ ایسے اشخاص نے کسی ایسے باضابطہ طریقہ سے جس کو

---

[۱] چونکہ عہد نامہ کا ترجمہ بزبان فارسی مرتب ہوا تھا لہذا عہد نامہ بزبان فارسی اس کتاب کے اخیر میں بطور ضمیمہ۔ توضیحاً درج کیا گیا ہے۔

جدید ملک کے قانون نے مقرر کیا ہو جدید طور پر حقوق رعایا حاصل نہیں کئے ہیں[سلہ] علاقۂ سرکار عالی
میں تعلق رعیتانہ اختیار کرنے کے متعلق کوئی قواعد جاری نہیں ہیں "حیدر آبادی"
کی تعریف میں وہ اشخاص بھی داخل ہیں جنھوں نے حیدر آباد کو اپنا وطن اختیار کر لیا ہو اور کامل
طور سے یہاں کی سکونت اختیار کی ہو اور نیز اولاد صلبی اُن ملازموں کی جن کی مدت ملازمت
بارہ برس سے کم نہو اس تعریف میں داخل ہے[سلہ] ۔معاہدہ حوالگی ملزمین مابین گریٹ برٹن
و نیدرلینڈس کی دفعہ ۲ کے مطابق معاہدہ مذکور کے اغراض کیلئے "رعایا" کی تعریف
میں نہ صرف ملک کے وہ باشندے داخل ہیں جنھوں نے تعلق رعیتانہ اختیار کیا ہو بلکہ وہ غیر
ملک کے اشخاص بھی جو ہر دو سرکار متعہدین کے قوانین کے مطابق رعایا میں شامل
ہوگئے ہوں اور نیز ایسے غیر ملکی اشخاص بھی جنھوں نے ملک میں سکونت اختیار کرنیکے بعد
اوس ملک کے باشندہ کے ساتھ شادی کر لی ہو اور اُس شادی سے ایک یا اوس سے
زیادہ اطفال وہاں پیدا ہوے ہوں ۔لیکن یہ امر یاد رکھنا چاہئے کہ اگر کسی شخص نے ارتکاب
جرم کے بعد اُس ملک میں جس سے کہ اوسکی حوالگی کی درخواست کی جائے تعلق رعیتانہ
اختیار کیا ہو تو اس طور پر تعلق رعیتانہ اختیار کرنے سے وہ شخص تعاقب گرفتاری اور حوالگی
سے بچ نہیں سکتا۔اس مضمون کا قاعدہ اُن معاہدوں میں مقرر کیا گیا ہے جو گریٹ برٹن نے
برنیزیل اور فرانس کے ساتھ کئے ہیں ۔
عہد نامہ کی دفعہ ۲ میں جو شرط مرقوم ہے کہ کسی سرکار پر لازم نہیں ہے کہ کسی صورت میں کسی
ایسے شخص کو حوالہ کرے جو سرکار درخواست کنندہ کی رعایا نہو اُس سے ہر دو سرکار کو یہ حق دیا

[سلہ] قانون اقوام مولفۂ فیلیمور جلد ۱ باب ۱۸ ۔

[سلہ] روبکار مجلس مالگذاری نشان ۹۷۶ مورخہ ۲۰ شعبان ۱۳۰۱ھ ۔

گیا ہے کہ گو جرم کا ارتکاب سرکار دیگر کے ملک میں ہوا ہو تاہم اپنی رعایا کو اور نیز کسی دوسری سرکار کی رعایا کو حوالہ کرنے سے انکار کرے۔ اگر وہ سرکار جس کے ملک میں ایسا شخص پایا جائے اوس شخص کو سرکار دیگر کے حوالہ کرنے سے انکار کرے تو مستغیث کو بغرض چارہ جوئی وہاں جانا ہوگا لیکن ایسی صورتوں کے متعلق سر لیڈورڈ کلارک کی یہ رائے ہے کہ "اختلاط مابین الاقوام کا (جو کہ عوام الناس کی عام اغراض پر مبنی ہے) تقاضا یہ ہے کہ ایسے شخص کی حوالگی سے صرف اُس صورت میں انکار کرنا چاہئے جبکہ اوس مقام پر جہاں اُس نے پناہ لی ہو اُس کو سزا دینے کا کافی موقع موجود ہو لیکن بہت سے عہد نامہ جات اس اصل کے مغائر ہیں۔" اس مسئلہ پر کہ آیا کسی سرکار کے اہل حکومت کو ازروئے عہد نامہ اختیار حاصل ہے کہ اوس سرکار کی رعایا کو دوسری سرکار کے حوالہ کرے مسٹر فر لینگیوسن نے اپنی رپورٹ مورخہ ۱۳ فروری ۱۸۸۴ء متعلقہ عہد نامہ مابین یونائیٹڈ اسٹیٹس و میکسیکو میں بہت عمدگی سے بحث کی ہے اور اوس کے متعلق اونھوں نے اپنی رائے حسب ذیل ظاہر کی ہے[۱] "عہد نامہ کی رو سے پریسیڈنٹ کو رعایائے امریکہ کی حوالگی کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ عہد نامہ سے ہر دو سرکار پر ایک فرض عائد ہوتا ہے نہ اور کچھ اور جہاں تک فرض قایم ہے اختیار ساقط ہو جاتا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ عہد نامجات ہر ملک میں حکم قانون کا رکھتے ہیں لیکن قانون اور معاہدہ کے معنے اور منشا سمجھنے کے مختلف طریقے ہوتے ہیں مثلاً اگر کسی قانون کی دفعہ اول میں یہ مرقوم ہو کہ یونائیٹڈ اسٹیٹس کے پریسیڈنٹ کو لازم ہے کہ ہر ایسے شخص کو جس نے کسی ایسی ریاست کے قوانین کے خلاف جرم کا ارتکاب کیا ہو جو ریاست یونائیٹڈ اسٹیٹس کے ساتھ رابطہ اتحاد رکھتا ہو ریاست مذکور کے حوالہ کرے

---

[۱] قانون مابین الاقوام مولفہ وارٹن جلد ۲ و ۲۶۸ ۔

لیکن اوس پر لازم نہیں ہے کہ رعایائے امریکہ کو اس طور پر حوالہ کرے تو یہ دلیل قایم ہو سکتی ہے (اور یہ شاید صحیح ہو) کہ پریسیڈنٹ کو اس امر کا اختیار تمیزی حاصل ہے کہ وہ رعایائے امریکہ کو خواہ حوالہ کرے یا نہ کرے لیکن عہدنامہ ایک معاہدہ ہے اور مانند معاہدہ کے اوس کی تعبیر ہونی چاہیئے اوس سے پریسیڈنٹ کو محض اوس معاہدہ کی پابندی کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔ میں عہدنامہ میکسیکو کا مضمون اس طور پر سمجھتا ہوں کہ پریسیڈنٹ کو لازم ہے کہ ہر شخص مجرم کو حوالہ کرے بجز اوس صورت کے کہ وہ شخص یونائیٹیڈ اسٹیٹس کی رعایا ہو" معلوم ہوتا ہے کہ شرط مندرجہ دفعہ ۲ اس اصولی مسئلہ پر مبنی ہے کہ ہر شخص کو حق ہے کہ کسی جرم کی بابت اوس کی تجویز اوس ملک کے قوانین کے مطابق ہو جہاں کی وہ رعایا ہو اور اس طریقہ کا اختیار کیا جانا لازم آتا ہے کہ جس علاقہ میں ملزم پایا جائے اوسی علاقہ میں اوسکی تجویز بابت اوس جرم کے ہو جس کا ارتکاب علاقۂ غیر میں ہوا ہو۔ لیکن یہ ایک ایسا طریقہ ہے جو قانون کے معقول اصول کے خلاف ہے اور اس سے مستغیث اور ملزم دونوں پر یہ سختی ہوتی ہے کہ وہ ملک غیر سے شہادت لے آئیں۔ انگلستان میں حوالگی ملزم سے اس بنا پر انکار نہیں کیا جاتا ہے کہ وہ رعایائے انگلستان ہے۔ بمقدمہ ٹیونن جو رعایائے برطانیہ تھا اور جس پر امریکہ کے یونائیٹیڈ اسٹیٹس میں جرم کرنے کا الزام لگایا گیا تھا لارڈ چیف جسٹس کوبرن نے بیان کیا کہ " اگر کوئی شخص جو رعایائے برطانیہ ہو امریکہ کے یونائیٹیڈ اسٹیٹس میں قتل کا ارتکاب کرے تو اوس جرم کی بابت اوسکی تجویز اس ملک کے قانون کے مطابق یہاں ہو کر اوس کو سزا دیجا سکتی ہے کیونکہ قانون اس ملک کے جملہ رعایا پر جو دنیا کے کسی جزو میں ہوں حاوی ہے۔ لیکن سوائے چند

خاص خاص صورتوں کے یہ امر نہایت تکلیف دہ ہوگا کہ اوس جرم کی بابت اُس کی تجویز اس ملک میں ہو کیونکہ مجرمین نہ صرف اس وجہ سے سزا سے بچ جاتے ہیں کہ وہ اُس قانون کے اختیار سے باہر ہو جاتے ہیں جسکی اونہوں نے خلاف ورزی کی ہو بلکہ اس وجہ سے بھی کہ ثبوت کا فراہم کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے بجز اس کے کہ ملزم کی تجویز اوس مقام پر ہو جہاں جرم کا ارتکاب ہوا ہو" سر ڈینیس فٹز پیٹریک نے جس وقت کہ وہ حیدر آباد کے رزیڈنٹ تھے اس شرط کے متعلق حسب ذیل اپنی رائے ظاہر کی "یہ شرط انگلستان اور امریکہ میں ناپسند کی گئی ہے ۱۸۷۸ء کے رائل کمیشن نے اسکو غیر ضروری اور خلاف مصلحت ظاہر کیا اور صلاح دی کہ اسکو تمام آیندہ عہدناموں سے خارج کر دیا جائے اور فی الواقع یہ شرط اون کل عہدناموں سے جو حال میں گریٹ برٹن اور دیگر اقوام یورپ کے مابین ہوے ہیں خارج کر دی گئی ہے[۱]" اس موقع پر مسٹر چانسیلر کینٹ کے الفاظ کی نقل کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ "کسی ملزم کو سوائے اُس ریاست کے جسکے قانون کی خلاف ورزی ہوئی ہو کسی دوسرے علاقہ سے سزا نہیں دیجا سکتی اسلئے اوسکو حوالہ کرنے کا فرض نہ صرف اُس صورت سے متعلق ہے جس میں ملزم ریاست درخواست کنندہ کی رعایا ہو بلکہ اوس سے بھی جس میں وہ ریاست حوالہ کنندہ کی رعایا ہو" یعنے ہر ریاست کا فرض ہے کہ بلالحاظ اس امر کے کہ ملزم کس کی رعایا ہے ملزم کو اُس ریاست کے حوالہ کرے جس کی قلمرو میں جرم سرزد ہوا ہو

[۱] مراسلہ انگریزی نشان ۱۱۸۱ مورخہ ۲۸ سپٹمبر ۱۸۹۱ء منجانب سر ڈینیس فٹز پیٹریک موسومہ نواب مدارالمہام سرکار عالی۔

اس موقع پر اس امر کا اظہار ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی وقت کوئی سرکار اپنی رعایا کو اغراض انصاف رسانی کے لئے بطور خاص سرکار دیگر کے حوالہ کرنا مناسب خیال کرے تو اوس سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ کوئی نظر قایم ہوتی ہے جسکی سرکار مذکور پابند ہو۔

عہد نامہ کی دفعہ ۲ کے جزو دوم میں اُن صورتوں کا ذکر ہے جنمیں اس امر کا شبہ ناشی ہو کہ شخص مطلوبہ کسکی رعایا ہے۔ ایسے اشخاص کو بلحاظ اغراض انصاف رسانی اُس سرکار کے حوالہ کرنا چاہئے جسکی قلمرو میں جرم کا ارتکاب ہوا ہو اور جو درخواست تحویل کرے علی ہذا ایسے اشخاص جو غیر معین المساکین ہوں مثلاً لمباڑگان وغیرہ بغرض اغراض انصاف رسانی وسہولت مستغیث وگواہ تجویز کے لئے اُس ملک کی عدالتوں کے حوالہ کئے جاتے ہیں جہاں جرم کا ارتکاب ہوا ہو[۱]۔ ایک مقدمہ میں ایک ملزم کے متعلق یہ بحث پیدا ہوی کہ وہ کس سرکار کی رعایا ہے سرکار عظمت مدار کی عدالت کی جانب سے اوسکی تحویل کی درخواست پیش ہوی۔ ملزم نے سرکار عالی کی عدالت میں بیان کیا کہ وہ رعایائے سرکار عالی ہے اور ملک سرکار عظمت مدار کا رہنے والا نہیں ہے نہ کبھی وہاں گیا تھا۔ برخلاف اس کے منصف موضع علاقہ سرکار عظمت مدار اور ملزم کی دادی کے بیانات سے جو اوس ضلع کے مجسٹریٹ کے روبرو قلمبند کئے گئے تھے جہاں جرم سرزد ہوا تھا واضح ہوا کہ وہ سرکار عظمت مدار کی رعایا تھی کیونکہ وہ ملک سرکار عظمت مدار میں پیدا ہوا تھا اور وہاں آٹھ سال تک رہا۔ چونکہ ان بیانات سے ایک حالت مشتبہ پیدا ہوی لہذا ملزم علاقہ داران سرکار عظمت مدار کے حوالہ کیا گیا[۲]۔

[۱] احکام مورخہ ۱۹ محرم سنہ ۱۲۹۱ھ مجریہ دفتر ملکی موسومہ تعلقداران اضلاع سنہ ۵۲ دیکھو مراسلت جسمیں اخیر مراسلہ منجانب جناب عالیشان بہادر بنام نواب مدار المہام سرکار عالی بہ ثبت نشان ۱۹۳۶ مورخہ ۳ نومبر سنہ ۱۸۹۶ء جاری ہوا ہے

دفعہ ۳ - ہر دو سرکار پر لازم نہوگا کہ قرض داران اور آسامیان قصوروار

اشخاص جو قابل تحویل نہیں ہیں | مقدمات دیوانی کو یا کسی ایسے شخص کو حوالہ کریں جس پر کسی ایسے جرم کے ارتکاب کا الزام لگایا گیا ہو جس کا ذکر دفعہ چہارم میں نہیں ہے -

اس دفعہ کی رو سے کسی سرکار پر لازم نہیں ہے کہ قرضداران اور آسامیان مقدمات دیوانی کو گرفتار کر کے دوسری سرکار کے حوالہ کرے - ایسے اشخاص کے نام بموجب اُس قرارداد کے جو ہر دو سرکار کے مابین ہوی ہے اطلاعنامجات جاری کئے جائیں -

دفعہ ۴ - بپابندی شرط مندرجہ بالا ہر شخص جس پر اُن ممالک کے اندر جو سرکار

اشخاص جو قابل تحویل ہیں | درخواست کنندہ کے قبضہ یا انتظام میں ہوں منجملہ جرایم ذیل کسی ایک جرم کے ارتکاب کا الزام لگایا گیا ہو اور جو سرکار دیگر کے ممالک میں پایا جائے حوالہ کیا جائیگا جرایم مذکور تختہ ذیل میں مندرج ہیں[لہ] -

نشان سلسلہ	نام جرم جو عہدنامہ فارسی میں مندرج ہے	نام جرم جو مجموعہ تعزیرات میں مندرج ہے	دفعہ مجموعہ تعزیرات ممالک محروسہ سرکار عالی	دفعہ مجموعہ تعزیرات ہند
۱	ساعی بافساد و سرکشی از سرکار	جنگ کرنا یا اوسکا اقدام یا اوسکی اعانت کرنا یا اوسکے ارتکاب کی سازش کرنا -	۷۸ و ۷۹	۱۲۱ و ۱۲۱ الف
۲	خون	قتل عمد و قتل انسان مستلزم سزا	۲۴۳ و ۲۴۴	۳۰۰ ؛ ۳۰۲

لہ عہد نامہ میں چونکہ مجموعہ تعزیرات کی دفعات کا حوالہ نہیں ہے اسلئے بنظر سہولت تختہ میں ہر جرم کے محاذی مجموعہ تعزیرات ممالک محروسہ سرکار عالی اور مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ درج کی گئی ہے اور جو جرایم اندروئے مجموعہ تعزیرات قرار دئے گئے ہیں وہ بھی بتائے گئے ہیں -

نشان سلسلہ	نام جرم جو عہدنامہ فارسی میں مندرج ہے	نام جرم جو مجموعہ تعزیرات میں مندرج ہے	دفعہ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی	دفعہ مجموعہ تعزیرات ہند
۳	ساعی خون	اقدام قتل عمد	۲۴۸	۳۰۷
۴	زنا[1]	زنا بالجبر	۳۱۱	۳۷۵
۵	جبر شدید بر ذات انسان	جبر مجرمانہ	۲۹۰	۳۵۰
۶	رسانیدن ضرر بکدام یک اعضائے انسان[2]	ضرر شدید	۲۶۰	۳۲۰
۷	ڈاکہ زنی	ڈکیتی	۳۲۷	۳۹۱
۸	ٹھگی	ٹھگی	۲۵۱	۳۱۰ و ۳۱۱
۹	سرقہ مال محفوظ بجبر	سرقہ بالجبر	۳۲۶	۳۹۰
۱۰	نقب	نقب زنی	۳۷۴	۴۴۵
۱۱	عمداً گرفتن اموال کہ بڈاکہ یا سرقہ بالجبر یا نقب زنی حاصل شدہ باشد	مال جس کا قبضہ ڈکیتی یا سرقہ بالجبر یا نقب زنی کے ذریعہ سے حاصل کیا گیا ہو بددیانتی سے جان بوجھکر لینا	۳۴۳ تا ۳۴۶	۴۱۰ تا ۴۱۳
۱۲	دزدی مال زائد از قیمت یکصد روپیہ	سرقہ ۔	۳۱۴	۳۷۸
۱۳	سرقہ مویشی ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۱۴	شکستن مکان سکونت و داخل شدن اندرون آن و نمودن دزدی از آں	نقب زنی معہ سرقہ	۳۶۴ و ۳۷۴	۳۷۸ و ۴۴۵

[1] انگریزی عہدنامہ میں "ریپ" ہے جس کا صحیح ترجمہ زنا بالجبر ہے نہ کہ زنا محض زنا قابل تحویل جرم نہیں ہے

[2] انگریزی عہدنامہ میں میمینگ ہے جس کا صحیح ترجمہ ضرر شدید ہوسکتا ہے ۔

نشان سلسلہ	نام جرم جو عہدنامہ فارسی میں مندرج ہے	نام جرم جو مجموعہ تعزیرات میں مندرج ہے	دفعہ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی	دفعہ مجموعہ تعزیرات ہند
۱۵	دادن آتش بمکان یا موضع یا قصبہ	بذریعہ آگ نقصان رسانی	۳۶۷ و ۳۶۸	۴۳۵ و ۴۳۶
۱۶	جعلسازی کواغذ و ترویج آں	جعلسازی یا جھوٹی دستاویز بنانا اور جعلی دستاویز کو صحیح دستاویز کی حیثیت سے کام میں لانا	۳۹۲ و ۳۹۳ ۳۹۵ و ۳۹۶ ۳۹۹ و ۴۰۰	۴۶۶ و ۴۶۷ و ۴۷۰ و ۴۷۱
۱۷	تیار نمودن سکہ جعلی	سکہ کی تلبیس کرنا	۹۷	۲۳۱
۱۸	عمداً رواج دادن سکہ جعلی یا سکہ قلب	ملتبس سکہ کو اصلی سکہ کی حیثیت سے حوالہ کرنا۔	۱۰۱ و ۱۰۲	۲۳۹ و ۲۴۱
۱۹	تغلب از طرف اہلکاران سرکار یا اشخاص دیگر	خیانت مجرمانہ	۳۳۸	۴۰۵
۲۰	بسرقت بردن انسان	انسان کو لے بھاگنا	۲۹۷ و ۲۹۸	۳۶۰ و ۳۶۱
۲۱	فرار کنانیدن انسان	انسان کو بھگا لے جانا	۲۹۹	۳۶۲
۲۲	شرکت کدام یکے ازجرایم متذکرۂ بالا	جرایم متذکرۂ بالا کی اعانت	۶۴	۱۰۸

۱ بذریعہ گشتی مجریہ محکمہ معتمدی عدالت وکوتوالی و امور عامہ نشان ۱ مورخہ ۲۷ ماہ آذر ۱۳۲۵ف یہ قرار پایا ہے کہ علاوہ جرایم مندرجہ عہدنامہ کے کسی اور جرم کے تحت میں جو قانون تحویل ملزمین علاقہ سرکار عظمت مدار نشان ۱۵ سنہ ۱۹۰۳ء میں قابل تحویل قرار دیا گیا ہے۔ ملزمین کی تحویل ہوسکتی ہے۔

۱ حکم گورنمنٹ آف انڈیا نمبر ۶۰۰ مورخہ ۲۲ مے سنہ ۱۸۸۰ء۔

جبکہ بادی النظر میں کوئی جرم قتل عمد کی تعریف مندرجہ دفعہ ۳۰۰ مجموعہ تعزیرات ہند میں داخل ہو تو گو اس امر کا امکان ہو کہ عند الدریافت مقدمہ جرم مذکور اُس دفعہ کی مستثنیات میں سے کسی مستثنیٰ میں داخل ہوگا۔ درخواست تحویل قتل عمد ہی کے جرم کی بابت کی جانی چاہیئے۔

اگر کسی شخص پر کسی سرکار کی قلمرو میں سرقہ مویشی[۱] یا ڈکیتی یا سرقہ بالجبر یا نقب زنی یا قیمتی مال زاید از قیمت یکصد روپیہ میں سے کسی جرم کے ارتکاب کا الزام لگایا جائے تو گو اوس کو سرکار دیگر کے علاقہ میں اُسی جرم کے ذریعہ سے حاصل کئے ہوئے مال کو بدنیتی سے اپنے قبضہ میں رکھنے کے جرم کی بابت سزا ہوئی ہو جرایم متذکرۂ صدر میں سے کسی جرم کی بابت وہ سرکار اول الذکر کے حوالہ بغرض تجویز کیا جا سکتا ہے کیونکہ یہ دونوں جرایم مختلف ہیں۔

اگر کوئی محرر یا ملازم اپنے آقا کے مال کو بیچنے کا مجاز ہو اور وہ اُسے بیچے مگر زر ثمن کو اپنے تصرف میں لے آئے اور ملک غیر میں فرار ہو جائے تو وہ جرم سرقہ مال کی بابت حوالہ کئے جانے کے قابل نہ ہوگا کیونکہ اوس مال کا آقا کے قبضہ سے لیجانا بیجا نہ تھا بلکہ اوسکی تحویل زیر دفعہ ۴۰۸ مجموعہ تعزیرات ہند جرم خیانت مجرمانہ کی بابت عمل میں آئیگی۔ انسان کو لے بھاگنے اور انسان کو بھگا لیجانے کے جرایم ابتدائً عہد نامہ میں درج نہیں تھے بلکہ سرکار عالی اور صاحب عالیشان بہادر کے مابین کسیقدر خط و کتابت ہونیکے بعد فہرست جرایم میں داخل کئے گئے۔ ان جرایم کے متعلق نواب مدار المہام سرکار عالی کا حکم جریدۂ اعلامیہ مطبوعہ یکم ذیقعدہ ۱۳۰۲ھ جلد دوم صفحہ ۱۵۲ میں شایع ہوا ہے جسکی رو سے مشتہر

[۱] لفظ مویشی میں سوائے مویشی سینگدار کے فیل اسپ شتر استر بھیڑی بکری اور خوک بھی داخل ہیں۔

کیا گیا ہے" اگر کوئی شخص کسی انسان کو عام اس سے کہ وہ بالغ ہو یا نہو براہ فریب بھگا لیجائے یا چورا لیجائے تو یہ بھی ایک جرم ہے جو مویشی یا کسی دوسرے جانور کو چورا لیجانے سے زیادہ سنگین ہے اور ایسا شخص بھی بعد ثبوت جرم از روئے شہادت قابل تحویل طرفین ہوگا"
سنہ ۲۹۲ آمیں اُس سال کے جریدہ کے صفحہ ۴۷ امیں دوسرا حکم طبع ہوا جس کی رو سے یہ دونوں جرایم بربنائے رقعہ صاحب عالیشان بہادر نشان ۸۴ مورخہ ۲۵ فبروری ۱۸۷۷ء اا صفر سنہ ۱۲۹۴ھ عہدنامہ سے خارج کردئے گئے۔ لیکن یہ اخیر حکم بذریعۂ ایک دوسرے حکم مطبوعہ جریدہ مورخہ ۵ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۱ آکے منسوخ کیا گیا اور یہ دونوں جرایم حسب سابق فہرست میں شریک ہیں۔

مجموعہ تعزیرات سرکار عالی اور مجموعہ تعزیرات ہند کے بموجب انسان کو لے بھاگنا دو قسم کا ہے۔ ممالک محروسہ سرکار عالی یا برٹش انڈیا میں سے انسان کو لے بھاگنا اور ولی کی ولایت جائز سے انسان کو لے بھاگنا۔ اس لئے جو کوئی شخص کسی سرکار کی قلمرو سے کسی شخص کو لے بھاگے اور سرکار دیگر کے علاقہ میں گرفتار ہو تو وہ سرکار اول الذکر کے حوالہ کیا جائیگا گو اگر شخص مذکور اوس شخص کو جس کو وہ اس طور پر لے بھاگا ہو سرکار ثانی الذکر کے ملک میں قتل کرے تو قتل کے مقدمہ میں اوسکی تحویل نہو سکیگی۔ ولی کی ولایت جائز سے انسان کو لے بھاگنے کے مقدمات میں یہ تجویز ہوی ہے کہ پندرہ برس کی عمر کی ہندو لڑکی کا شوہر اوس کا ولی جایز ہے اور اگر اوس نابالغہ کا باپ اوسکو اوسکے شوہر کی حفاظت سے بغیر رضامندی شوہر لیجائے تو ایسا لیجانا ولی کی ولایت جایز سے انسان کو لے بھاگنے کی حد تک پہونچتا ہے گو اس میں باپ کی کوئی مجرمانہ نیت نہو[۱] پس ایسے مقدمات میں باپ

---

[۱] انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۹۸ ستمبر ۲۸ سنہ ۱۸۸۱ء۔

قابل تحویل ہوگا۔

اگر کسی شخص پر بہ نیت مجرمانہ کسی عورت منکوحہ کو پھسلا لیجانے یا لے اوڑنے یا روک رکھنے کا الزام (حسب دفعہ ۴۹۸ تعزیرات ہند یا حسب دفعہ ۴۲۴ مجموعہ تعزیرات علاقہ سرکار عالی) لگایا جائے اور اوسکی تحویل کی درخواست یہ سمجھکر کیجائے کہ جرم مذکور انسان کو بھگا لے جانے کے جرم میں داخل ہے تو ایسی درخواست از روئے عہد نامہ قابل تسلیم نہیں ہے لیکن اگر شہادت سے یہ ظاہر ہو کہ عورت مذکور کو پھسلا لے جانے میں جبر یا دغا بازی کے وسیلوں کا استعمال کیا گیا تھا تو البتہ جرم مذکور انسان کو بھگا لے جانے کے جرم میں داخل ہوگا اور حوالگی ہو سکے گی۔[۱]

دربارہ اعانت ملاحظہ ہو باب پنجم مجموعہ تعزیرات ہند باب چہارم مجموعہ تعزیرات علاقہ سرکار عالی۔ مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۰۸ (الف) کے مطابق وہ شخص مجموعہ مذکور کی منشاء کے لحاظ سے کسی جرم کے ارتکاب میں اعانت کرتا ہے جو برٹش انڈیا کے اندر کسی ایسے فعل کے ارتکاب میں اعانت کرے جو برٹش انڈیا سے خارج اور اوسکے باہر صادر ہو اور برٹش انڈیا کے اندر صادر ہونیکی صورت میں ایک جرم قرار دیا جاتا۔ مثلاً زید نے برٹش انڈیا میں عمرو کو جو غیر ملک کا باشندہ اور گوا میں ہے ترغیب دی کہ گوا میں قتل عمد کا مرتکب ہو تو زید قتل میں اعانت کرنیکا مجرم ہوگا۔ پس اگر زید ممالک محروسہ سرکار عالی میں پایا جائے تو وہ علاقہ سرکار عظمت مدار کے حوالہ کئے جانے کے قابل ہوگا۔

تحویل ملزمین کا ایک مسلمہ اصولی مسئلہ یہ ہے کہ جس فعل کی بابت تحویل کی درخواست

---

[۱] دیکھو مراسلت جس میں رقعہ نشان ۱۰۲۵ مورخہ ۳ ذیحجہ ۱۳۱۲ھ آنجناب صاحب عالیشان بہادر موسومہ مدار المہام سرکار عالی بمقدمہ حوالگی ایاجی ولد اسراجی جاری ہوا ہے۔

کی جائے وہ ایسا فعل ہونا چاہیئے جس کو ہر دو سرکار جرم تصور کریں ۔

واضح ہو کہ تحویل کی ضرورت صرف اُس وقت واقع ہوتی ہے جبکہ ملزم اُن حدود کے باہر چلا جائے جہاں جرم کا ارتکاب کیا گیا ہو۔ اگر اونہیں حدود میں بفور ارتکاب جرم یا فرار ہو کر واپس آنیکے بعد بھی گرفتار ہو جائے تو تحویل کی ضرورت نہیں ہوتی ہے اُس صورت میں بھی تحویل کی ضرورت نہیں ہوتی ہے جبکہ کسی سرکار کی رعایا سرکار دیگر کی قلمرو میں جرم کا ارتکاب کر کے وہیں گرفتار ہو جائے ۔ ایسے شخص کی تجویز اوسی ملک کی عدالتوں میں ہوگی جہاں جرم کا ارتکاب ہوا ہو لیکن اگر بعد ارتکاب جرم وہاں گرفتار نہو تو مستغیث کو اوس سرکار کے ملک میں استغاثہ رجوع کرنے کے لئے جانا ہوگا جبکی وہ رعایا ہو[1] ۔

یہ امر قابل لحاظ نہیں ہے کہ آیا شخص ملزم سرکار درخواست کنندہ کے ملک سے اوس خاص جرم کی وجہ سے بخوف گرفتاری چلا گیا یا کسی دوسرے سبب سے ۔ عہدنامہ نہ صرف اُن اشخاص سے متعلق ہے جو ملک غیر میں صریحاً پناہ لیں بلکہ ایسے اشخاص سے بھی جو اُس ملک میں پائے جائیں[2] ۔

اس دفعہ کے مطابق صرف اُن اشخاص کی تحویل کی درخواست کی جا سکتی ہے جن پر سرکار درخواست کنندہ کے ملک میں خاص جرایم کے ارتکاب کا الزام لگایا گیا ہو اور جو دوسری سرکار کے ملک میں پائے جائیں ۔ اگر اوس جرم کی بابت جسکے لئے کسی شخص کی تحویل کی درخواست کیجائے اوس شخص کی تجویز ہو کر وہ رہا ہو چکا ہو یا اوس کو سزا دیجا چکی ہو یا ہنوز زیر دریافت ہو تو وہ حوالہ نہیں کیا جا سکتا ۔

[1] مراسلہ نشان ۳۲۴ مورخہ ۲۹ رجادی الثانی ۱۳۲۳ھ آمنجانب معتمد عدالت وکوتوالی بنام صدر المہام عدالت

[2] قانون اقوام مولفہ وارٹن (۱۴۷) جلد دوم ۔

بعض اوقات اُن صورتوں میں دقت واقع ہوتی ہے جبکہ کسی شخص کی تحویل کی درخواست دو یا زیادہ ریاستوں کی جانب سے ایک ہی وقت میں اون جرایم کی بابت جن کا ارتکاب اُن ریاستوں کے ممالک میں ہوا ہو کی جائے۔ اس دقت کے رفع کرنیکا صرف یہی طریقہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسا شخص اوس سرکار کے حوالہ کردیا جائے جس کے ملک میں سب سے زیادہ سنگین جرم سرزد ہوا ہو اور اگر جملہ جرایم کی نوعیت ایک ہی ہو یا اس امر کا شبہہ ہو کہ کونسا جرم زیادہ سنگین ہے تو اُس سرکار کے حوالہ کیا جائے جس نے سب سے پہلے درخواست کی ہو۔

ایک اہم سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا ایک شخص جو عہدنامہ کی رو سے حوالہ کیا جاچکا ہو اُس کی تجویز کسی ایسے جرم کی بابت ہوسکتی ہے جو سوائے اُس جرم کے ہو جسکی بابت اوسکی تحویل عمل میں آئی ہو۔ باب ۵۲۔ ایکٹ بغرض ترمیم قانون حوالگی ملزمین مجریہ ۳۳ و ۳۴ سنہ جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریہ کی دفعہ ۱۹ میں یہ حکم ہے کہ "اگر بموجب کسی ایسے معاہدہ کے جو کسی ریاست غیر کے ساتھ کیا گیا ہو کوئی شخص جسپر کسی ایسے جرم کے ارتکاب کا الزام لگایا گیا ہو جس پر کوئی ایسا جرم ثابت ہوچکا ہو جو انگلستان میں سرزد ہونے کی صورت میں منجملہ جرایم مندرجۂ ضمیمہ اول ایکٹ مذکور ایک جرم ہو اُس ریاست غیر کیجانب سے حوالہ کیا جائے تو تاوقتیکہ شخص مذکور اوس ریاست غیر کو واپس بھیجا جائے یا اوسکو وہاں جانے کا موقع مل چکا ہو اوسکی تجویز کسی ایسے جرم کی بابت ہوسکیگی جس کا ارتکاب اوس نے اندرون قلمرو ملکہ معظمہ قبل از حوالگی کیا ہو بجز اسکے کہ وہ ایسا جرم ہو جو جرایم متذکرہ صدر میں داخل اور اونہیں واقعات سے ثابت ہوتا ہو جن پر اوسکی حوالگی مبنی ہو" اسی طرح عہدنامہ جات مابین گریٹ برٹن و سلطنت ہائے یورپ میں حکم ہے کہ "وہ شخص حوالہ شدہ کسی صورت میں بجز اُس جرم کے جسکی بابت وہ حوالہ کیا گیا

ہو کسی دوسرے جرم کی بابت اُس ریاست میں جسکے حوالہ وہ کیا گیا ہو قید میں رکھا جا سکتا ہے نہ اوسکی تجویز ہو سکتی ہے۔ یہ شرط اون جرایم سے متعلق نہیں ہے جن کا ارتکاب حوالگی کے بعد کیا جاے[سلہ]
بمبئی میں ایک مقدمہ میں بموجب عہد نامہ حوالگی ملزمین مابین سرکار عظمت مدار اور ایک دیسی ریاست کے ایک ایسے شخص کی حوالگی کی درخواست اوس دیسی ریاست سے کیگئی جس پر ڈکیتی کا الزام لگایا گیا تھا اور اوس کے بعد شخص مذکور کی تجویز سرقہ کی بابت کی جاکر اوسکو اوسی جرم میں سزا دی گئی۔ ہائیکورٹ نے یہ تجویز کی کہ ثبوت جرم صحیح ہے۔ کیونکہ عہد نامہ حوالگی ملزمین میں کوئی ایسی شرط نہیں ہے کہ جو شخص ایک الزام کی بابت حوالہ کیا گیا ہو اوسکی تجویز دوسرے الزام کی بابت نہ کیجائے۔ اگر سرقہ کا جرم جس کی بابت مقدمہ متذکرہ صدر میں ملزم کو بعد میں سزا دیگئی حسب عہد نامہ مندرجہ بالا قابل حوالگی تھا اور اونھیں واقعات سے پیدا ہوا تھا جنپر جرم ڈکیتی مبنی تھا تو معلوم ہوتا ہے کہ ہائی کورٹ کی تجویز اُن اصول پر مبنی تھی جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے[سلہ]۔ کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ وجہ ثبوت سے کسی ملزم کی نسبت ایک جرم کی بابت بادی النظر میں الزام قایم ہو لیکن عندالدریافت اس قسم کی شہادت پیش کیجائے کہ اوس سے اصل جرم کی نوعیت جسکی بابت وہ حوالہ کیا گیا تھا بدل جاتی ہے۔ ایسی صورتوں میں اگر ملزم کی تجویز کسی دوسرے جرم کی بابت کیجائے جو اونھیں واقعات سے پیدا ہوتا ہو تو کوئی ہرج معلوم نہیں ہوتا بشرطیکہ وہ دوسرا جرم قابل تحویل ہو۔ مثلاً فرض کیا جائے کہ کسی ایسے شخص کی تحویل کی درخواست کیجائے

سلہ عہد نامہ جات لکسمبرگ و نیدر لینڈس کے مطابق ملزم کو اوس ملک میں جہاں سے کہ وہ حوالہ کیا گیا ہو واپس جانیکا موقع حاصل ہونیکے لئے ایک مہینے کی مدت کافی تصور کی جاتی ہے۔

سلہ ملکہ معظمہ بنام کوڈا اودیا - ۱۷ بمبئی - ۳۶۹ -

جس پر ڈکیتی کے ارتکاب کا الزام لگایا گیا ہو اور اوسی واردات ڈکیتی میں قتل بھی واقع ہوا ہو
درخواست تحویل کے ساتھ جو وجہ ثبوت پیش ہو اوہ ملزم کی نسبت صرف اُس خاص ڈکیتی کا
جرم بادی النظر میں قایم کرنیکے لئے کافی ہے لیکن بعد تحویل مقدمہ کی دریافت کے وقت
مزید شہادت پیش کی گئی جس سے ملزم کی نسبت قتل کا جرم بھی ثابت ہوتا ہو۔ ایسی
حالت میں گو ملزم کی تحویل قتل کے جرم میں نہوئی ہو لیکن اوسی جرم کی بابت اوسکو بعد
دریافت سزا دینے میں کوئی امر مانع نہیں ہے۔ اس بارہ میں وارٹن نے جو رائے ظاہر کی ہے
اوسکی یہاں نقل کرنا بے موقع نہوگا " یہ کہنا چاہئے کہ کسی عہدنامہ میں اگر یہ شرط ہو کہ
ملزم کی تجویز صرف اوس جرم کی بابت ہوگی جس کا ذکر درخواست تحویل میں کیا جائے تو
اوس سے بعض اوقات اغراض انصاف میں خلل ہوگا۔ اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ ایک
بڑے جرم میں جسکے لئے تحویل کی درخواست کی گئی ہو ایک خفیف جرم منجملہ جرایم مندرجہ عہدنامہ
داخل ہو یا ایک جرم مندرجہ عہدنامہ جس کا ذکر درخواست تحویل میں نہ کیا گیا ہو ایک
دوسرے جرم کا وابستہ ہو جسکی بابت درخواست کی گئی ہو۔ ایسی صورتوں میں یہ اصرار
نہیں کیا جاسکتا کہ چونکہ وہ جرم جس کے ارتکاب کا الزام ملزم پر لگایا گیا تھا جرم مثبتہ سے
مختلف ہے اس لئے جس ملک سے ملزم آیا اوس کو وہاں واپس بھیجدینا چاہئے اس سے
زیادہ تر معقول شرط یہ ہے کہ بصورت عدم ثبوت جرم مندرجہ درخواست ملزم کی
تجویز کسی دوسرے جرم قابل تحویل کی بابت ہوسکتی ہے جو اونھیں واقعات پر مبنی ہو
جنپر کہ الزام مندرجہ درخواست تحویل مبنی ہے۔ مثلاً نقب زنی کے جرم میں (جس میں سرقہ
بھی داخل ہو) تحویل ہونیکے بعد نقب زنی کا جرم اصطلاحاً قایم نہ رہنے کی صورت میں
ملزم کی تجویز سرقہ کی بابت ہوسکتی ہے [1] "

[1] قانون اقوام فقرہ ۲۷۰ صفحہ ۹۸ جلد دوم

اس مسئلہ کے متعلق ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا ایک شخص ملزم جو ایک جرم قابل تحویل کی بابت حوالہ کیا گیا ہو اوسکی تجویز ایک علیحدہ جرم قابل تحویل کی بابت اوس شہادت کی بنا پر ہو سکتی ہے یا نہیں جس سے بوقت دریافت اُس جرم کے جس کے لئے اوسکی تحویل عمل میں آئی ہو وہ مجرم قرار پائے ایسی حالت میں بظاہر مناسب طریقہ یہی معلوم ہوتا ہے کہ اوس سرکار کے پاس جس نے ملزم کو حوالہ کیا ہو مزید وجہ ثبوت بھیجا جائے اور اُس علیحدہ جرم کی بابت اوسپر مقدمہ قایم کرنے کی اجازت حاصل کی جائے۔

دفعہ ۵ - کسی سرکار کو کسی مقدمہ میں لازم نہوگا کہ کسی شخص کو جسپر جرم کا الزام لگایا گیا ہو حوالہ کرے بجز اسکے کہ اوس سرکار کی جانب سے جسکے ملک میں جرم کے ارتکاب کرنیکا الزام لگایا جائے یا سرکار مذکور کے حکم سے حسب ضابطہ درخواست تحویل کیجائے اور نیز ارتکاب جرم کی ایسی شہادت پیش کیجائے جو اوس ملک کے قوانین کے بموجب جہاں ملزم دستیاب ہو اوسکی گرفتاری کیلئے واجبی ہو اور اگر اُس جرم کا ارتکاب اُس ملک میں ہوتا تو موید الزام ہوتی۔

بجز درخواست و شہادت جرم حوالگی نہیں ہو سکتی

اس دفعہ کے بموجب کسی ملزم کی تحویل نہیں ہو سکتی بجز اس کے کہ شرایط مفصلہ ذیل پوری ہوں۔

(۱) اوس سرکار کی جانب سے یا اوس کے حکم سے درخواست پیش ہونی چاہیئے جس کے ملک میں جرم کا ارتکاب ہوا ہو۔

(۲) درخواست مذکور کی تائید میں ایسے واقعات کی کیفیت پیش ہونی چاہیئے جن سے ملزم کے مقابلہ میں بادی النظر میں مقدمہ قایم ہوتا ہو۔ اغراض تحویل کے لئے کافی ہے

کہ نوعیت شہادت ایسی ہو کہ اُس سے صرف بادی النظر میں مقدمہ ملزم کے مقابلہ میں قایم ہوتا ہو۔ یہ ضرور نہیں ہے کہ وہ شہادت ایسی ہو کہ اوس سے ثبوت جرم ہو سکے دوسرے الفاظ میں یہ کہنا چاہئے کہ شہادت ایسی ہو کہ ملک درخواست کنندہ میں اوسکی گرفتاری کے لئے واجبی اور موئد الزام ہو۔[۱]

دفعہ ۶۔ یہ تہ نامہ اُسوقت تک جاری رہیگا جبتک کہ ہر دو سرکار متعہدین سے کوئی سرکار سرکار دیگر کو اوسکو موقوف کرنے کی اپنی خواہش سے اطلاع دے اور نہ بعد اوسکے۔

تہ نامہ اطلاع اختتام قایم رہیگا

ہر عہدنامہ کے اہم امور سے ایک امر یہ ہے کہ کوئی ریاست اپنے تئیں کسی عہدنامہ کی شرایط سے آزاد نہیں کرسکتی نہ اون میں کسی قسم کی ترمیم کرسکتی ہے تاوقتیکہ وہ دوسری سرکار متعہد سے رضامندی حاصل نہ کرے۔

دفعہ ۷۔ تمام موجودہ اقرارنامجات و معاہدات بحال و برقرار رہیں گے۔

موجودہ معاہدات پر اثر نہیں پڑیگا

تہ نامہ تحویل ملزمین کے جو احکام اوپر بیان ہو چکے ہیں اون پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ صورت ہائے مفصلہ ذیل میں تحویل نہیں ہوسکتی ہے۔

(۱) اگر شخص مطلوبہ اُس سرکار کی رعایا ہو جسکے ملک میں وہ پایا جائے (دفعہ ۲)

(۲) اگر شخص مطلوبہ قرضدار یا قصوروار مقدمہ دیوانی ہو (دفعہ ۳)

(۳) اگر شخص مطلوبہ پر کسی ایسے جرم کے ارتکاب کا الزام لگایا گیا ہو جس کا ذکر تہ نامہ میں نہیں ہے (دفعہ ۳)

[۱] اس بارہ میں زیادہ تفصیل کے لئے دیکھو باب پنجم متعلقہ شہادت۔

(۴) اگر جرم کا ارتکاب سرکار درخواست کنندہ کے ملک میں ہوا ہو (دفعہ ۴)

(۵) اگر شخص ملزم اونکیں حدود میں جہاں جرم کا ارتکاب کیا گیا ہو بلفور ارتکاب جرم ملا فرار ہو کر واپس آنے کے بعد بھی گرفتار ہو جائے (دفعہ ۴)

(۶) اگر شخص مطلوبہ کی تجویز اُس جرم کی بابتہ جسکے لئے اوسکی تحویل کی درخواست کیجائے ہو کر وہ رہا ہو چکا ہو یا اوسکو سزا دیجا چکی ہو یا ہنوز زیر دریافت ہو (دفعہ ۴)

(۷) بجز اس کے کہ اُس سرکار کی جانب سے جسکے علاقہ میں جرم کا ارتکاب ہوا ہو درخواست کی جائے (دفعہ ۵)

(۸) بجز اسکے کہ ایسی درخواست کے ساتھ شہادت جرم پیش ہو (دفعہ ۵)

باب سوم

ضابطۂ کارروائی

ضابطہ مقررہ اشتہار مورخہ ۴ رجب ۱۲۸۰ھ م ۱۶ ڈسمبر ۱۸۶۳ء

سنہ ۱۲۸۰ھ میں قبل تکمیل تہ نامہ تحویل ملزمین کے مسئلہ پر غور کیا گیا اور صاحب عالیشان بہادر سے مشورہ کرنیکے بعد تحویل ملزمین کے طریقہ کارروائی کے لئے قابل اطمینان ضابطہ مقرر کیا گیا ابتداءً عہدداران سرکار عالی عہدداران سرکار عظمت مدار سے بلا استصواب سرکار راست درخواست تحویل کرنے اور نیز عہدہ داران سرکار عظمت مدار کی درخواستوں کو منظور کرنیکے مجاز تھے۔ چونکہ ہر دو جانب سے بے بنیاد درخواستوں کی وجہ سے اور نیز شہادت پیش کرنے میں کافی توجہ نہونے کے باعث تعویق اور ہرج کی شکایتیں پیش ہونے لگیں اس لئے یہ طریقہ تجربہ سے نامناسب ثابت ہوا بنا براں حسب

تحریک صاحب عالیشان بہادر سرکار عالی نے بتاریخ ۴ رجب سنہ ۱۲۸۰ھ ایک اشتہار جاری کیا جسکی رو سے طریقہ مندرجہ ذیل قرار دیا گیا۔

(۱) صرف اُن جرایم کے لئے درخواست تحویل پیش ہوا کرے جو حسب دفعہ ۲۱۔ ایکٹ (۷) مصدرہ سنہ ۱۸۵۴ء جرایم سنگین قرار دئے گئے ہیں[۱]۔

(۲) عہدہ داران سرکار عالی تمام درخواست ہائے تحویل ملزمین جرایم سنگین معہ نقول مصدقہ اظہارات گواہان و دیگر کاغذات متعلقہ مقدمہ سرکار میں پیش کریں۔

(۳) سرکار عالی بترسیل کاغذات مذکور صاحب عالیشان بہادر سے تحویل کی درخواست کرے گی۔

(۴) اگر صاحب عالیشان بہادر شہادت پیش شدہ کو قابل اطمینان خیال کریں تو گورنمنٹ متعلقہ سے درخواست کریں۔

---

[۱] ایکٹ ۷ مصدرہ سنہ ۱۸۵۴ء اب منسوخ ہوگیا ہے۔ یہ ایکٹ اندرون حدود سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی اُن اشخاص کی گرفتاری اور حوالگی کی غرض سے جاری کیا گیا تھا جنپر بیرون حدود مذکور جرم سنگین کے ارتکاب کا الزام لگایا گیا ہو اور نیز بغرض قرارداد قاعدہ تعمیل وارنٹ اُن عہدہ داران جاری کنندۂ وارنٹ کے جو بیرون حدود اراضی مذکور ہوں۔ ایکٹ مذکور کی دفعہ ۲۱ کے بموجب "جرایم سنگین" میں جرایم مفصلۂ ذیل داخل سمجھے جاتے تھے۔

(۱) ملکہ معظمہ کے مقابلہ میں ممالک محروسہ ملکہ معظمہ کے کسی جزو میں سرکشی کرنا (۲) قتل (۳) اقدام قتل (۴) زنا بالجبر (۵) جبر شدید بر ذات انسان (۶) رسانیدن ضرر بر کدام یکے اعضائے انسان (۷) ڈکیتی۔ (۸) ٹھگی (۹) سرقہ بالجبر (۱۰) نقب (۱۱) مال کا جو بذریعہ ڈکیتی یا سرقہ بالجبر یا نقب زنی حاصل کیا گیا ہو عمداً لینا (۱۲) سرقہ مویشی (۱۳) کسی مکان سکونتی میں بذریعہ نقب زنی داخل ہو کر سرقہ کا ارتکاب کرنا۔ (۱۴) آگ سے نقصان رسانی گھر وغیرہ کے تباہ کرنیکی نیت سے (۱۵) کسی موضع یا مکان یا قصبہ کو آگ لگانا (۱۶) جعلسازی یا جعلی دستاویزات کی ترویج (۱۷) سکہ مجریہ کی تلبیس کرنا (۱۸) سکہ جعلی یا سکہ قلب کو عمداً چلانا (۱۹) دروغ حلفی (۲۰) ترغیب دروغ حلفی (۲۱) تغلب منجانب اہلکاران سرکار یا دیگر اشخاص (۲۲) منجملہ جرایم متذکرہ صدر کسی جرم میں اعانت کرنا۔

(۵) برخلاف اسکے اگر صاحب عالیشان بہادر شہادت کو ناقابل اطمینان خیال کریں تو نواب مدارالمہام سرکار عالی کو مزید تحقیقات کے واسطے تحریر کریں اور اگر اس کے بعد بھی اطمینان نہو تو گورنمنٹ متعلقہ کے پاس درخواست تحویل بھیجنے سے انکار کریں۔

(۶) علیٰ ہذا القیاس عہدہ داران سرکار عظمت مدار کل درخواستہائے تحویل معہ نقول اظہارات صاحب عالیشان بہادر کی خدمت میں روانہ کریں۔

(۷) تب صاحب عالیشان بہادر نواب مدارالمہام سرکار عالی سے درخواست تحویل کریں۔

(۸) اگر نواب مدارالمہام سرکار عالی کو اطمینان ہوجائے تو ملزم کی تحویل کے لئے عہدہ داران سرکار عالی کے نام حکم جاری کریں۔

(۹) برعکس اسکے اگر نواب مدارالمہام سرکار عالی کی رائے میں شہادت کافی نہو تو وہ صاحب عالیشان بہادر کو بغرض مزید دریافت تحریر کریں اور اگر اسکے بعد بھی اطمینان نہو تو احکام تحویل جاری کرنے سے انکار کریں۔

اب جن مقدمات میں علاقہ سرکار عالی سے علاقہ سرکار عظمت مدار میں تحویل ہوتی ہے اون کے متعلق ضابطہ کارروائی قانون تحویل ملزمین علاقہ سرکار عالی نشان (۲) ۱۳۱۶ف میں مندرج ہے۔

قواعد مفصلہ ذیل[۱] اہم ہیں اور عہدہ داران سرکار عالی کو احتیاط سے اون کے مطابق

---

[۱] گشتی نشان ۱۱ مورخہ ۶ مردی ۱۳۱۶ف و گشتی نشان ۵ مورخہ ۲۱ مہر ۱۳۲۰ف مجریہ دفتر معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ

عمل کرنا چاہیئے ۔

(۱) جب کوئی شخص جسپر علاقہ سرکار عظمت مدار میں حسب تہہ نامہ کسی جرم کے ارتکاب کا الزام لگایا گیا ہو ممالک محروسہ سرکار عالی میں گرفتار کیا جائے تو ضلع متعلقہ کے ناظم عدالت فوجداری کو لازم ہوگا کہ گرفتاری کی اطلاع فی الفور سرکار کو دے ۔

(۲) تاوقتیکہ تحویل کی کارروائی ختم نہو ناظم عدالت فوجداری کو لازم ہے کہ اپنی عدالت میں مقدمہ کی دریافت شروع نہ کرے ۔

(۳) ایسے اشخاص کی گرفتاری کی اطلاع کے ہمراہ ہمیشہ ایک تختہ حسب نمونہ منسلکہ (ضمیمہ ۵) آنا چاہیئے ۔

جن مقدمات میں علاقہ سرکار عظمت مدار سے علاقہ سرکار عالی میں تحویل ہوتی ہے اونکے متعلق ضابطہ کارروائی قانون حوالگی مجرمان مجریہ ہند ۵ بابت ۱۹۰۳ء میں مندرج ہے۔

ایسے مقدمات میں قواعد مندرجہ ذیل اہم ہیں اور نظمائے عدالت ہائے فوجداری علاقہ سرکار عالی کی جانب سے اونکے مطابق احتیاط سے عمل ہوا کرے[1] ۔

(۱) جب کوئی شخص جسپر ملک سرکار عالی میں منجملہ جرائم مندرجہ تہہ نامہ کسی جرم کے ارتکاب کا الزام لگایا گیا ہو اور اوسکی اطلاع پولیس کی جانب سے پہونچے تو ناظم عدالت فوجداری ضلع متعلقہ کو لازم ہوگا کہ وجہ ثبوت فوراً مرتب کرکے شامل رکھے ۔

(۲) جب ناظم عدالت فوجداری ضلع مذکور کو معلوم ہو جائے کہ ملزم مفرور علاقہ سرکار عظمت مدار میں گرفتار ہوا ہے تو فوراً درخواست تحویل معہ وجہ ثبوت محکمۂ معتمدی عدالت میں

---

[1] گشتی نشان ۳۵ مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۱۸ف مجریہ دفتر معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ

پیش کرے۔

(۳) جب محکمہ معتمدی عدالت میں کسی ملزم مفرور کی برٹش انڈیا میں گرفتار ہونیکی اطلاع پہونچے تو محکمہ مذکور سے فوراً ناظم عدالت سے امور مندرجہ ذیل دریافت کئے جائینگے اور ناظم عدالت کو لازم ہوگا کہ اون کا جواب دو ہفتہ کے اندر دے۔

(الف) آیا ملزم کی تحویل کی ضرورت ہے۔

(ب) اگر ضرورت ہے تو آیا وجہ ثبوت تیار ہے۔

(ج) اگر وجہ ثبوت تیار نہیں ہے تو کیا بہم پہونچ سکتا ہے۔

(د) اگر بہم پہونچ سکتا ہے تو کتنا عرصہ لگے گا۔

(ہ) آیا دو مہینے کی مدت معینہ وجہ ثبوت پیش کرنے کے لئے کافی ہے یا اوس کے علاوہ کچھ اور مہلت درکار ہے اور اگر درکار ہے تو کس قدر

(۴) ناظم عدالت ضلع پر لازم ہوگا کہ محکمہ معتمدی عدالت کے روبکار کے وصول سے عموماً ایک مہینے کے عرصہ میں وجہ ثبوت تیار کرکے بھیجدے لیکن اگر مدت مذکور کافی نہو تو ناظم عدالت کو لازم ہوگا کہ قبل انقضائے مذکور اور مہلت کی درخواست کرے اور اس اثنار میں ترتیب وجہ ثبوت کی کوشش جاری رکھے۔

(۵) اگر ناظم عدالت ضلع نے علاوہ دو مہینے کی مدت کے کچھ اور مہلت حاصل کی ہو اور اگر یہ معلوم ہو کہ مہلت مذکور کے اندر بھی وجہ ثبوت تیار نہو سکیگا تو اوسپر لازم ہوگا کہ مہلت مذکور کے منقضی ہونے سے کم سے کم ایک ہفتہ پہلے اور مہلت کی درخواست کرے اور اس اثنا میں بلا انتظار جواب ترتیب وجہ ثبوت کی کوشش جاری رکھے۔ ناظم ضلع مجاز ہوگا کہ بصورت ضرورت تار برقی کے ذریعہ سے احکام حاصل کرے۔

(۶) وجہ ثبوت نہ صرف اظہارات گواہاں ہونگے جن سے ملزم پر بادی النظر میں مقدمہ قایم ہوتا ہو اور جو ناظم عدالت فوجداری کے روبرو قلمبند کئے گئے ہوں بلکہ ایک تختہ حسب نمونہ منسلکہ بھی (ضمیمہ و[۱])

بعض عدالت ہائے سرکار عالی سے ایسے تختہ جات میں ملزمین کا صحیح نام معہ ولدیت اور کیفیت بصراحت درج نہیں رہتی ہے جس سے کارروائی تحویل میں طوالت ہونیکے علاوہ مدت کارروائی تحویل منقضی ہو جاتی ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ملزم بوجہ انقضائے مدت مقررہ رہا ہو جاتے ہیں اس نقص کو رفع کرنے کے لئے بذریعۂ گشتی محکمہ معتمدی عدالت کوتوالی و امور عامہ نشان (۴) مورخہ ۲۷ آذر ۱۳۱۱ف حکم جاری کیا گیا کہ آیندہ سے ایسے تختہ جات میں ان امور کا کافی لحاظ رکھکر ملزم کا صحیح نام معہ ولدیت اور کیفیت صاف خط سے درج ہوا کرے وجہ ثبوت اور دوسرے تمام کاغذات جو اوس کے ساتھ بھیجے جائیں خوش خط اور واضح ہوا کریں[۲]۔

اُن کل ملزمین کا تختہ جو علاقۂ برٹش انڈیا سے عدالتہائے سرکار عالی کے حوالہ بغرض دریافت ہوتے ہیں ہر ششماہی کو منجانب عہدہ داران سرکار عالی محکمۂ سرکار میں صاحب عالیشان بہادر کی خدمت میں روانہ کرنیکی غرض سے حسب نمونہ نشان (ن) پیش[۳] ہوگا۔ اسی قسم کا ایک تختہ اُن ملزمین کی بابت جو بغرض دریافت عدالتہائے

---

[۱] گشتی نشان ۴ مورخہ ۱۲ امرداد ۱۳۱۱ف مجریہ محکمۂ معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ۔
[۲] گشتی نشان ۷ مورخہ ۲۳ آبان ۱۳۱۱ف مجریہ محکمہ معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ۔
[۳] گشتی نشان دیوانی و فوجداری (۱) مورخہ ۲۱ محرم ۱۲۹۴ھ و روبکار صدر المہام عدالت نشان ۷ مورخہ ۴ محرم ۱۲۹۵ھ

برٹش انڈیا کے حوالہ ہوتے ہیں ہر ششماہی کو عہدہ داران برٹش انڈیا کیجانب سے بھی پیش ہوتا ہے۔

طریقہ کارروائی جو اُن ملزمین کی گرفتاری و حراست کے متعلق کوتوالی سرکار عالی کو عمل میں لانا چاہئے جن کا سراغ کوتوالی علاقہ سرکار عظمت مدار ممالک محروسہ سرکار عالی میں لگائے۔

ناظم عدالت فوجداری ضلع بیڑ نے تحریک کی کہ جب سرکار عالی کی پولیس علاقہ انگریزی میں جاکر پولیس انگریزی سے کسی ملزم کی گرفتاری کی درخواست کرتی ہے تو پولیس انگریزی ملزم کو گرفتار کرلینے کے بجائے اوس کو مجسٹریٹ کے سامنے پیش کرتی ہے اور مجسٹریٹ پولیس سرکار عالی سے علت منسوبہ کا ثبوت بادی النظری طلب کرتا ہے اگر یہ ثبوت مجسٹریٹ کی دانست میں کافی متصور ہو تو وہ وارنٹ جاری کرتا ہے ورنہ گرفتاری ملزم کے متعلق کوئی کارروائی نہیں کیجاتی۔ ثبوت پیش کرنیکی ضرورت صرف اوسی حالت میں ہوتی ہے جبکہ ملزمین کی تحویل کی درخواست کیجائے ایسی صورت میں ثبوت پیش کرنا قبل از وقت ہے جبکہ تا وصول درخواست تحویل معہ وجہ ثبوت صرف ملزمین کو گرفتار کر کے حراست میں رکھے جانے کی تحریک ہو۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری ہند کی دفعہ ۵۴ ضمن ۷ کی رو سے پولیس علاقہ انگریزی اس امر کی مجاز ہے کہ اگر کسی دوسرے علاقہ کی پولیس جس نے کسی ملزم کا سراغ لگایا ہو درخواست کرے تو اُس ملزم کو فوراً گرفتار کرلے۔ پولیس گرفتار کنندہ کی طرف سے جو شرایط تکمیل طلب ہونگی وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) یہ کہ ملزم کے خلاف جو اطلاع موصول ہو وہ قابل اعتبار ہو یا یہ کہ جو شکایت اوسکی نسبت پیش ہوی ہو یا جو شبہہ اوسکی نسبت کیا گیا ہو وہ معقول ہو (۲) یہ کہ

جرم مفصلہ بلحاظ نوعیت ایسا ہو کہ اوس کا ارتکاب برٹش انڈیا میں ہوا ہوتا تو وہ
قابل سزا ہوتا ۔ جب اسکے لئے مجرم از روئے قانون جو الگی ملزمین برٹش انڈیا میں
گرفتار ہونے یا حراست میں رکھے جانے کا مستوجب ہوتا۔ جب یہ صورتیں موجود ہوں
تو بہت آسان طریقہ کارروائی یہ ہے کہ بشرطیکہ سے اجرائے وارنٹ کی درخواست
کرنیکے بجائے ملزم کو فوراً گرفتار کر لیا جائے کیونکہ اجرائے وارنٹ کی درخواست از روئے
دفعہ متذکرۂ بالا نہ صرف غیر ضروری ہے بلکہ وارنٹ کے اجرا میں تعویق کا اندیشہ متصور ہے
جس سے ملزم کو فرار ہو جانیکا موقع بھی ملتا ہے ۔ صاحب عالیشان بہادر سے وجوہ
متذکرۂ بالا کی بنا پر اس امر کا انتظام کرنیکی درخواست کی گئی کہ جب اہالی کوتوالی سرکار عالی
علاقہ انگریزی میں ملزمین کی تلاش میں جائیں اور کوتوالی انگریزی کو اونکی نشاندہی
کریں تو جس طرح کوتوالی سرکار عالی کا اس قسم کی صورتوں میں عملدرآمد ہے کوتوالی علاقہ
انگریزی بھی فوراً اون اشخاص کو جنکی نشاندہی کی گئی ہو گرفتار کر لیا کرے ۔ جناب عالیشان بہادر
نے اس رائے سے اتفاق کرکے گورنمنٹ بمبئی کو لکھا اور گورنمنٹ موصوف نے سرکار عالی کی
رائے سے اتفاق کرکے احاطۂ بمبئی کے جملہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں اور پولیس سپرنٹنڈنٹوں کے
نام ضروری احکام جاری کر دیئے ۔ عالیجناب مدار المہام سرکار عالی نے ایسی صورتوں میں
طریق مساوات قایم کرنیکی غرض سے حکم مندرجۂ ذیل صادر فرمایا ہے ۔

اہالی کوتوالی سرکار عالی کو چاہئے کہ بفور درخواست اہالی کوتوالی علاقہ انگریزی ہر
ایسے ملزم یا ملزمین کو گرفتار کرکے حراست میں رکھیں جن کا سراغ کوتوالی
سرکار عظمت مدار نے ممالک محروسہ سرکار عالی میں لگایا ہو لیکن ایسی
صورت میں ضرور ہے کہ قانون ترمیم دستور العمل کوتوالی اضلاع سرکار عالی

نشان (۱) بابت ۱۳۰۱ف کی دفعہ ۴ ضمن[1] ب کا ملحوظ رہے لیکن یہ کہ اُس ملزم کی نسبت اس بات کے باور کرنیکی وجوہ معقول ہوں کہ وہ کسی ایسے فعل میں شریک رہا ہے جس کا ارتکاب کسی مقام بیرون ممالک محروسہ سرکار عالی میں ہوا ہے اور جو ایسا فعل ہے کہ اگر اوس کا ارتکاب اندرون ممالک محروسہ سرکار عالی ہوتا تو وہ مستوجب سزا ہوتا اور جس فعل کی بنا پر وہ شخص بموجب کسی قانون کے علاقہ سرکار عالی میں گرفتار کئے جانے یا حراست میں رکھے جانے کا مستوجب ہے ملزمین کی حوالگی کا انتظام بعد میں حسب قانون حوالگی ملزمین ہوتا رہیگا۔ اس حکم کی رو سے جو گرفتاری عمل میں آئے اوسکی اطلاع فوراً بوسائط معمولی سرکار میں ہوا کرے۔

> پولس مجاز نہیں ہے کہ کسی ملزم کو ملک غیر سے جبراً لے جائے۔

کسی سرکار کے اہالی پولس کو اختیار نہیں ہے کہ کسی صورت میں گرفتاری ملزمین مفرور کے ضابطہ مقررہ کی خلاف ورزی کرے اور اگر کوئی عہدہ دار پولیس کسی سرکار کے ملک سے کسی ملزم کو بدیں غرض جبراً لے جائے کہ اوسکی تجویز سرکار دیگر کے علاقہ میں ہو تو عہدہ دار مذکور کا یہ فعل سخت اعتراض کے قابل ہے اگر کوئی شخص اس طور پر ایک ملک سے دوسرے ملک میں جبراً لایا گیا ہو تو اوس کو مقام اول الذکر کے عہدہ داروں کے پاس واپس بھیجدینا چاہئے تاکہ وہ اوسوقت تک زیر حراست رکھا جائے جب تک کہ حسب ضابطہ اوس کی تحویل کا

---

[1] اب چونکہ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی (قانون نشان ۴ بابتہ ۱۳۱۳ف) یکم شہریور ۱۳۱۳ف سے نافذ ہو گیا ہے لہذا مجموعہ مذکور کی دفعہ ۳۰ ضمن (۷) میں اسی مضمون کا حکم درج کیا گیا ہے۔

[2] رزولیوشن علاقہ عدالت و کوتوالی و امور عامہ نمبر ۲۵ مورخہ ۲۰ آبان ۱۳۱۶ف اسی قسم کی ہدایتیں گورنمنٹ بمبئی نے بذریعہ رزولیوشن نمبر ۳۵۷ مورخہ ۳۰ جون ۱۹۰۳ء جملہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کے نام جاری کی ہیں۔

حکم جاری ہو۔[۱]

ملک غیر میں گرفتاری مقامی پولس کی امداد سے ہونی چاہیئے۔

کسی ملزم کو دوسری سرکار کے ملک میں بغیر امداد پولس مقامی گرفتار کرنا اور اُس ملک کے مجسٹریٹ کے سامنے اوسکو بدیں غرض پیش کرنا کہ اوس کی تحویل کی درخواست کا انتظار کیا جائے خلاف ضابطہ ہے ایسی صورتوں میں گرفتاری ہمیشہ مقامی پولیس کی امداد سے ہونی چاہیے۔[۲]

ہر ریاست کا فرض ہے کہ مقدمات تحویل میں تمام سہولت دی جائے۔

چونکہ تحویل ملزمین کا اصلی منشا یہ ہے کہ مجرمین کو جو عام طور پر عوام الناس کے دشمن ہیں سزا دیجائے اسلئے ہر ریاست کا فرض ہے کہ اگر کسی مقدمہ میں کوئی اصطلاحی مشکلات درپیش ہوں تو اون کو رفع کرنے میں مدد دے اور ہر ریاست کے لئے یہ امر موجب ملامت سمجھا گیا ہے کہ کسی ملزم کو محض ایک غلطی کی بناپر رہا کر دینے میں عجلت نہ کرے بلکہ اگر شہادت میں کوئی ایسا نقص ہو جو اوس کی رائے میں آسانی سے رفع ہو سکتا ہے تو ریاست دیگر کو اوس سے آگاہ کرے تاکہ اوس کی اصلاح کے لئے ضروری کارروائی عمل میں آسکے۔

سلہ مراسلہ صاحب عالی شان بہادر نشان ۲۲۵۶ مورخہ ۱۱ ڈسمبر ۱۸۹۵ء موسومہ مدارالمہام سرکار عالی دربارہ ناجائز گرفتاری چند اشخاص قوم کوراجا نیز مراسلہ صاحب عالیشان بہادر نشان ۱۲۱۴ مورخہ ۳ اکتوبر ۱۸۹۶ء دربارۂ ناجائز گرفتاری کوسٹی فقیرا۔

سلہ۲ مراسلہ صاحب عالیشان بہادر نشان ۲۰۷۹ مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۸۹۹ء موسومہ مدارالمہام سرکار عالی

اشخاص گرفتارشدہ قیدیان زیر دریافت کے طور پر رکھے جائیں۔	جو اشخاص بعد گرفتاری بانتظار وصول درخواست تحویل زیر حراست رکھے جائیں اون کے ساتھ ویسا ہی

برتاؤ کیا جاتا ہے جیسا کہ اشخاص زیر دریافت کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

مقدمات تحویلی میں ہر درجہ کا مجسٹریٹ شہادت قلمبند کرسکتا ہے۔	تحویلی مقدمات میں بعض مجسٹریٹوں نے قلمبندی شہادت سے باین عذر انکار کیا کہ جرم منسوبہ کی تحقیقات

کے وہ مجاز نہیں تھے جو صحیح نہیں ہے اسلئے کہ وہ تحقیقات نہیں کرتے ہیں بلکہ اوسی طرح اظہار قلمبند کرتے ہیں جس طرح مقدمات قتل میں وہ اظہار قلمبند کرتے ہیں اس غلط فہمی کو رفع کرنے کی غرض سے بحصول منظوری سرکار مندرجہ مراسلہ نشان ۴۴۴۲ مورخہ ۲۴ آبان ۱۳۲۲ف جملہ عدالتہائے فوجداری کے نام حکم جاری کیا گیا ہے کہ مقدمات تحویل میں ہر درجہ کا مجسٹریٹ مجاز قلمبندی شہادت ہے [۵۲]۔

ضابطہ کارروائی اون مقدمات میں جن میں اوس مال کو بددیانتی سے رکھنے کا الزام لگایا گیا ہو جس کا سرقہ ملک غیر میں ہوا ہو۔	از روئے دفعہ ۸۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری علاقہ انگریزی مال مسروقہ کے لینے یا رکھنے کے الزام کی تحقیقات اُس عدالت میں ہوسکتی ہے

جس کے اختیار سماعت کی حدود ارضی کے اندر مال کا سرقہ ہو یا کسی عدالت میں جس کے اختیار سماعت کی حدود ارضی کے اندر اوس مال میں سے کوئی شئے بددیانتی سے لی گئی یا رکھی گئی ہو دفعہ ۴۱۰ مجموعہ تعزیرات ہند میں مال مسروقہ کی تعریف بیان

---

[۵۱] مراسلہ صاحب عالیشان بہادر نشان ۲۰۷۹ مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۸۹۶ء موسومہ مدارالمہام سرکار عالی۔

[۵۲] گشتی مجلس عالیہ عدالت نشان فوجداری (۱) مورخہ ۲۰ آذر ۱۳۲۲ف۔

کی گئی ہے اور یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ امر قابل لحاظ نہیں ہے کہ وہ فعل جسکے ذریعے
کوئی مال مال مسروقہ ہو جائے برٹش انڈیا کے اندر وقوع میں آیا ہو یا اوس کے باہر۔
پس اگر کوئی شخص جس کے قبضہ میں مال مسروقہ ہو برٹش انڈیا کے اندر پایا جائے اور
وہ جرم جس کے ذریعہ سے مال مذکور مال مسروقہ قرار پایا ہو ممالک محروسہ سرکار عالی کے
اندر سرزد ہوا ہو تو برٹش انڈیا کی وہ عدالت جسکی حدود ارضی کے اندر وہ شخص مال
مسروقہ کے ساتھ پایا جائے اوس شخص کی تجویز مال مسروقہ کو بددیانتی سے لینے یا
لے رکھنے کے الزام میں کرنے کی مجاز ہے لیکن ایسے مقدمہ کی تحقیقات شروع کرنیکے
قبل مناسب ہوگا کہ اسکی اطلاع سرکار عالی کو بوسایط معمولی دیکر دریافت کر لیا جائے
کہ آیا ملزم یا مال مسروقہ کی حوالگی اُس اصل جرم کے تصفیہ کی غرض سے جس کے
ذریعہ سے مال مذکور مال مسروقہ قرار پایا ہو ضرور ہے یا نہیں چونکہ اس امر کے

کن امور میں عہدہ داران سرکار عالی عہدہ داران سرکار عظمت مدار کے ساتھ راست خط وکتابت کر سکتے ہیں۔

متعلق کوئی صریح احکام موجود نہیں تھے کہ آیا عہدہ داران سرکار عالی عہدہ داران سرکار عظمت مدار کیساتھ راست خط وکتابت کر سکتے ہیں یا نہیں
اور اگر کر سکتے ہیں تو کن امور میں اور ایسے احکام کی عدم موجودگی کی وجہ سے
بہت غلط فہمی اور دقت واقع ہوتی تھی لہذا صاحب عالیشان بہادر کے ساتھ
مشورہ کرنے کے بعد تمامی نظمائے عدالت ہائے فوجداری اضلاع سرکار عالی
وبلدہ اور کوتوال صاحب اندرون وبیرون بلدہ کے نام بذریعہ گشتی نشان سکے
فوجداری مورخہ ۳ مہر خورداد سنہ ۱۳۰۵ف حکم جاری کیا گیا کہ اُن امور میں جو اہم
ہوں اور جن میں مابین عہدہ داران متذکرۂ بالا کسی قسم کا اختلاف واقع ہو

عہدہ داران سرکار عالی عہدہ داران سرکار عظمت مدار کے ساتھ بلا استصواب محکمہ سرکار راست خط و کتابت کرسکتے ہیں۔ مثلاً اگر چند مشتبہ اشخاص کے چال چلن اور حالات سابقہ کا دریافت کرنا مقصود ہو یا اگر کوئی اشخاص جن پر علاقہ سرکار عالی میں کسی جرم قابل تحویل کے ارتکاب کا الزام لگایا گیا ہو فرار ہو کر بیرون قلمرو سرکار عالی پناہ لیں اور اونکو گرفتار کرنا ضروری ہو تاکہ وہ بانتظار وصول درخواست تحویل معہ وجہ ثبوت زیر حراست رکھے جائیں تو ایسی صورت میں کیفیت مذکور کے دریافت کرنیکی غرض سے یا ایسے ملزمین کو گرفتار کرانے کے لئے عہدہ داران سرکار عالی عہدہ داران سرکار عظمت مدار کے ساتھ راست خط و کتابت کرسکتے ہیں علیٰ ہذا عہدہ داران سرکار عظمت مدار بھی عہدہ داران سرکار عالی کے ساتھ امور متذکرۂ بالا میں راست خط و کتابت کرسکتے ہیں۔ لیکن لحاظ رہے کہ بفور اسکے کہ مراسلت اہم ہو جائے یا کسی قسم کا اختلاف رائے واقع ہو محکمہ سرکار سے استصواب ہونا ضرور ہے ورنہ سخت بازپرس ہوگی۔ واضح ہو کہ اس گشتی کی نسبت یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ بصورت ضرورت اس میں وقتاً فوقتاً ترمیم ہوتی رہے گی[1]۔ حکم مندرجہ گشتی مندرجہ بالا کے متعلق یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جن ملزمین کی نسبت از روئے عہد نامہ تحویل ملزمین کارروائی ہونی چاہئے اونکے متعلق براہ راست خط و کتابت کا عمل نہ ہوگا۔ بلکہ اونکے واسطے حسب عہد نامہ کارروائی ہوگی۔ یعنے کسی صورت میں کسی ملزم کی تحویل بغیر منظوری سرکار عمل میں نہیں آئیگی نہ کوئی عہدہ دار مجاز ہوگا کہ عہدہ داران سرکار عظمت مدار کیساتھ

---

[1] مراسلہ معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ نشان $\frac{۲۷۳۰}{۱۹۵}$ مورخہ ۲۶ ؍ فبروری ۱۸۹۶ع موسومہ پرائیوٹ سکرٹری مدار المہام سرکار عالی۔

ماص تحویل ملزمین کے متعلق راست خط و کتابت کرسکے ۔

روانگی نتائج دریافت مقدمات متعلق ملزمین تحویل شدہ ۔

ملزمین تحویل شدہ علاقہ سرکار عظمت مدار کے مقدمات کی دریافت کے نتائج عدالتہائے سرکار عالی سے بروقت وصول نہ ہونے کی وجہ سے محکمہ معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ سے یک گشتی عام طور پر بہ ثبت نشان ۱۷ مورخہ ۲۲ امرداد ۱۳۱۶ ف بصراحت جاری کی گئی تھی اوس کے فقرہ (۲) میں ہدایت کی گئی ہے کہ ختم کارروائی و انفصال مقدمہ تک ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کو اوس ماہ کی فرد کارروائی کی پوری نقل براہ راست محکمہ موصوف میں بھیجی جایا کرے تاکہ محکمہ موصوف کو اس امر کا اندازہ کرنے کا موقع ملے کہ عدالت نے کس حد تک اپنے فرایض منصبی کو مستعدی کے ساتھ بپابندی ضابطہ انجام دیا ہے" باوجود اسکے اکثر عدالتہائے اضلاع سے فرد کارروائی کی نقل وصول نہ ہونے کی وجہ سے مکرر بذریعہ گشتی نشان ۳ مورخہ ۴ اسفندار ۱۳۱۷ ف تاکیداً حکم جاری کیا گیا کہ آیندہ سے باالتزام جملہ عدالتہائے فوجداری اضلاع و بلدہ سے جہاں ایسے مقدمات پیش ہوں حسب ہدایت مندرجہ فقرہ (۲) مندرجہ گشتی متذکرہ تاریخ رجوع مقدمہ سے انفصال مقدمہ تک ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کو فرد کارروائی کی پوری نقل محکمہ موصوف میں بھیجی جایا کرے ۔ اگر کسی عدالت سے اس گشتی کی پابندی نہ ہوگی تو سررشتہ دار اور صیغہ دار فوجداری کی نسبت تجویز مناسب ہوا کرے گی اور ناظم عدالت بھی ذمہ داری سے سبکدوش نہ سمجھے جائینگے ۔

سلہ گشتی نشان ۴ مورخہ ۸ شہریور ۱۳۲۰ ف مجریہ محکمہ معتمدی عدالت کوتوالی و امور عامہ ۔

ضرورت تصریح نام اسٹیشن بصورت درخواست تحویل ملزمین علاقہ سرکار عظمت مدار۔	صاحب عالیشان بہادر نے تحریک کی کہ مدراس پریزیڈنسی سے ملزمین جو علاقہ ء

سرکار عالی میں تحویل کئے جاتے ہیں وہ بجائے اسکے کہ علاقہ سرکار عالی کے اوس مقام پر تحویل کئے جائیں جہاں اونکی تحقیقات ہونی چاہئیے راست رزیڈنسی میں بھیجدئے جاتے ہیں جسکی وجہ سے دوہری مسافت کے علاوہ تصفیہ مقدمات میں تعویق بھی ہوجاتی ہے لہذا بنظر سہولت آیندہ سے علاقہ سرکار عظمت مدار کے مجسٹریٹوں کو ریلوی اسٹیشن کے نام سے بھی اطلاع دینا چاہیئے جہاں کہ ملزم تحویل کیا جائیگا اسلئے جملہ نظمائے عدالت ہائے فوجداری کے نام حکم جاری کیا گیا کہ جب کبھی علاقہ سرکار عظمت مدار سے کسی ملزم کی تحویل کی ضرورت ہو تو تختہ وجہ ثبوت میں اس امر کی تصریح ہوا کرے کہ ملزم کس ریلوے اسٹیشن پر تحویل کیا جائے علاقہ سرکار عالی سے جو ملزمین علاقہ سرکار عظمت مدار میں تحویل کئے جاتے ہیں وہ چونکہ رزیڈنسی کو نہیں بھیجے جاتے بلکہ عہدہ داران سرحدی کو تحویل کرنے کا حکم دیا جاتا ہے اور عہدہ داران سرحدی ملزمین کو اپنی تحویل میں لے کر جہاں تحویل مطلوب ہو وہاں پہنچا دیتے ہیں لہذا ایسے ملزمین کے متعلق حسب دستور عمل ہوا کرے گا۔[1]

[1] گشتی محکمۂ معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ نشان ۸۷ مورخہ ۱۴ فروری ۱۳۲۰ف مندرجہ جریدۂ اعلامیہ نمبر ۲۱ مورخہ ۲۵ فروری ۱۳۲۰ف صفحہ (۳۰۷)

باب چہارم

تحویل مال مسروقہ

مال مسروقہ کی تعریف مال مسروقہ سے مراد وہ مال ہے جس کا قبضہ سرقہ یا تحصال بالجبر یا سرقہ بالجبر کے ذریعہ سے منتقل ہوا ہو اور وہ مال جو تصرف مجرمانہ میں لایا گیا ہو یا جسکی نسبت خیانت مجرمانہ کا ارتکاب ہوا ہو عام اس سے کہ اُس مال کا ایسا انتقال یا تصرف بیجا یا اوس کی نسبت خیانت مجرمانہ ہردو سرکاریں سے کسی سرکار کے ملک میں یا اوس کے باہر وقوع میں آئی ہو[1]۔ مثلاً اگر برٹش انڈیا میں ڈکیتی کا ارتکاب ہوا ہو تو جو مال اُس ڈکیتی کے ذریعہ سے حاصل کیا گیا ہو اور بعد سرکار عالی کے علاقہ میں کسی شخص کے قبضہ میں برآمد ہو وہ مال مسروقہ متصور ہو کر علاقہ سرکار عالی سے حوالہ کئے جانیکے قابل ہوگا۔ جو روپیہ جعلی منی آرڈر کے ذریعہ سے حاصل کیا گیا ہو وہ مال مسروقہ کی تعریف میں داخل نہیں ہے[2]۔

جملہ مال مشتبہ قابل تحویل ہے فیما بین سرکار عالی و سرکار عظمت مدار مقدمات فوجداری میں جملہ مال مشتبہ بلالحاظ اس کے کہ آیا وہ جرم جس کے ارتکاب سے مال

---

[1] دفعہ ۴۱۰ مجموعہ تعزیرات ہند و دفعہ ۴۰۰ مجموعہ تعزیرات ممالک محروسہ سرکار عالی۔

[2] ملکہ معظمہ بنام من سوہن لال ۲۴ ویکلی رپورٹر ۳۳ - ۲۶ جولائی ۱۸۷۹ء۔

حاصل کیا گیا منجملہ جرائم مندرجہ عہد نامہ ہے یا نہیں قابل تحویل ہے [1] ۔۔

قواعد مال مسروقہ کی تحویل کے متعلق کوئی خاص قواعد مقرر نہیں ہیں اور نہ اوسکی نسبت کوئی وقت معلوم ہوتی ہے۔ اگر وہ مال جسکی نسبت کسی جرم کا ارتکاب ہوا ہو اُس شخص کے قبضہ میں ہو جسکی تحویل کی درخواست کیجائے تو البتہ اُس مال کی تحویل اُس شخص کے ہمراہ عمل میں آئیگی۔ برعکس اسکے اگر وہ مال اُس شخص کے قبضہ میں نہو تو وہ شخص جس کے قبضہ میں مال مذکور ہو اُس مقدمہ میں جس سے کہ وہ متعلق ہو بطور شہادت کے پیش کرنے پر مجبور کیا جا سکتا ہے۔ اُس وقت عدالت کو اختیار ہوگا کہ اگر اوس مال کی نسبت کسی جرم کا ارتکاب ہونا معلوم ہو تو اوسکے تصرف کے متعلق حکم صادر کرے [2] یا جو شخص اوس کا دعویٰ رکھتا ہو وہ اوسکا قبضہ حاصل کرنیکے لئے عدالتہائے دیوانی میں چارہ جوئی کر سکتا ہے [3] ۔

---

[1] رزولیوشن سرکار عالی مجریہ محکمہ عدالت و کوتوالی و امور عامہ (صیغۂ عدالت) نشان ۵ مورخہ ۱۵ جولائی سنہ ۱۸۹۹ء ۔

[2] دیکھو دفعہ ۵۱۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری علاقہ سرکار عظمت مدار اور دفعہ ۵۲۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری علاقہ سرکار عالی ۔

[3] مراسلہ نیم سرکاری نشان ۵۸۷ مورخہ ۶ مے سنہ ۱۸۹۱ء جناب مسٹر کرافرڈ فرسٹ اسسٹنٹ رزیڈنٹ موسومہ نواب فتح نواز جنگ بہادر ہوم سکرٹری ۔

جملہ عہد نامہ جات مابین گریٹ برٹن و ممالک یورپ میں ایک دفعہ اس مضمون کی ہے کہ وہ جملہ اشیاء جو شخص مطلوبہ کے قبضہ میں بروقت اوسکی گرفتاری کے پائی جائیں اس غرض سے ضبط کی جائینگی کہ بروقت حوالگی تفویض کر دیجائیں بشرطیکہ عہدہ دار مجاز ایسی تجویز کرے۔ یہ تفویض صرف اشیاء مسروقہ تک محدود نرہیگی بلکہ ایسی ہر چیز سے متعلق ہوگی جو ثبوت جرم کیلئے کام میں آسکے۔ یہ تفویض اُس صورت میں بھی عمل میں آئیگی جبکہ ملزم کی حوالگی کا حکم جاری ہونیکے بعد اوسکے فرار یا فوت ہو جانیکی وجہ سے وہ حوالہ نہ کیا جا سکے۔ ان عہد نامہ جات سے بعض عہد ناموں میں ایک اور دفعہ اس غرض سے قایم کی گئی ہے کہ ایسے مال یا اشیاء کے متعلق دوسرے اشخاص کے حقوق کی حفاظت ہو ۔

لفظ "مال" میں جب اوس مال کا ذکر کیا جائے جسکی نسبت بظاہر کوئی جرم سرزد ہوا ہو نہ صرف وہ مال شامل ہے جو ابتداءً کسی فریق کے قبضہ یا اختیار میں رہا ہو بلکہ وہ مال بھی جسکے ساتھ اُس مال کا تبادلہ ہوا ہو یا جسکے عوض میں کوئی اور شئے خریدی گئی ہو معہ کسی اور شئے کے جو ایسی خرید و فروخت یا تبادلہ سے فوراً یا کچھ عرصہ کے بعد حاصل ہو داخل ہے[1]۔ اگر ایسے مال کی بابت کوئی جرم سرزد نہوا ہو یا وہ کسی جرم کے ارتکاب کے وقت استعمال میں نہ آیا ہو تو ازروئے احکام مندرجہ مجموعہ ضابطہ فوجداری حکم صادر نہیں ہو سکتا۔ ایسا مال اوس شخص کو واپس دیا جائیگا جسکے قبضہ سے وہ لیا گیا ہو ایسی حالت میں یہ کام عدالت فوجداری کا نہیں ہے کہ اس امر کی تجویز کرے کہ آیا شخص مذکور اُس مال کو اپنے پاس رکھنے کا مستحق ہے یا نہیں[2]۔

اوس مال مسروقہ کی تحویل کی درخواست جو بجز ملزم کے کسی دوسرے شخص کے قبضہ میں ہو۔	جس صورت میں کہ اُس مال کی تحویل کی درخواست کی جائے جو بجز ملزم مطلوبہ کے کسی دوسرے شخص کے قبضہ میں ہو تو ضرور ہے کہ یہ امر صاف طور پر بتایا جائے کہ مال مذکور مال مشتبہ ہے جس کا تعلق کسی جرم بینہ سے ہے[3]۔

تحویل اُس مال کی جو مال مسروقہ کے فروخت سے حاصل کئے ہوئے پیسہ سے خرید کیا گیا ہو۔	علیٰ ہذا جو مال مال مسروقہ کے فروخت سے حاصل کئے ہوئے پیسے سے خرید کیا گیا ہو وہ بھی حسب ضابطہ

[1] تشریح دفعہ ۵۱۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری علاقہ سرکار عظمت مدار و تشریح دفعہ ۴۸۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری علاقہ سرکار عالی۔

[2] رتن لعل رنگیل داس۔ انڈین لا رپورٹ ۱۷ بمبئی ۷۴۸۔

[3] مراسلہ صاحبزادہ عالی شان بہادر نشان ۴۹۲۴ مورخہ ۲۲۔ اکٹوبر ۱۹۰۶ء موسومہ مدار المہام سرکار عالی۔

وجہ ثبوت پیش ہونے پر قابل تحویل ہے[1] ۔

مال جسکی تحویل نہیں ہوسکتی جس صورت میں کہ ایک ملازم کو کچھ مال اس غرض سے سپرد کیا گیا ہوتا کہ وہ اوسکو فروخت کرکے اوسکی قیمت لادے اور اُس نے اُس مال کو فروخت کیا اور قیمت لیکر فرار ہوگیا تو یہ تجویز ہوی کہ مال مذکور قابل تحویل نہیں ہے کیونکہ جس چیز کی بابت خیانت مجرمانہ کا ارتکاب کیا گیا وہ قیمت مال تھی جو لیکر ملازم فرار ہوگیا نہ وہ مال جو ایک ایسے شخص کے قبضہ میں پایا گیا جس نے اوسکو نیک نیتی سے خریدا[2] ۔

مال مسروقہ کی ہنگامی تحویل بغرض شناخت ۔ اُن تعلقوں میں جو احاطۂ بمبئی و مدراس و صوبہ جات متوسط کی حدات سے ملے ہوے ہیں جب کبھی کوئی عہدہ دار پولیس علاقہ سرکار انگریزی کے کسی ضلع ملحقہ کا مال (حسب دفعہ ۲۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی لیا جائے یا جس کا مسروقہ ہونا بیان کیا جاتا ہو یا جسکے مسروقہ ہونیکا شبہہ ہو یا جو ایسی حالتوں میں پایا جائے جن سے کسی جرم کے ارتکاب کا شبہہ پیدا ہوتا ہو) گرفتار کرے تو ایسے عہدہ دار پر لازم ہوگا کہ اس واقعہ کی اطلاع علاقہ انگریزی کے تعلقہ متعلقہ کے چیف کانسٹبل کو فوراً کردے

جو مال اس طور پر گرفتار کیا جائے گا وہ بعجلت ممکنہ قریب ترین ناظم فوجداری کے روبرو پیش کیا جائے گا ۔

جب کبھی اس نوعیت کے مال کی ہنگامی تحویل بغرض شناخت بعجیلہ مطلوب ہوگی تو امین کوتوالی یا تعلقہ متعلقہ کے کسی عہدہ دار پر جسے اقتدارات فوجداری حاصل ہوں لازم ہوگا کہ

[1] دیکھو مراسلت جسمیں اخیر مراسلہ منجانب معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ بنام پرایویٹ سکرٹری مدارالمہام کا بہ عبارت نشان $\frac{۶۰۸۱}{۱۳۲۳}$ مورخہ ۲۹ – اگسٹ ۱۸۹۶ع جاری ہوا ہے بمقدمہ تحویل سونا ۔

[2] مراسلہ معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ نشان $\frac{۱۸۹۱}{ }$ مورخہ یکم مہر ۱۳۰۵ ف موسومہ پرایوٹ سکرٹری مدارالمہام سرکار عالی

تحویل مال کی درخواست علاقہ انگریزی کے تعلقہ کے کسی مجسٹریٹ سے حسب دفعہ ۵۲۳ مندرجہ ضابطہ فوجداری کرے۔

عہدہ دار متعلقہ مال اپنی تحویل میں لے چکنے کے بعد اسکی رسید دے گا جس میں تفصیل مال درج ہو گی۔

تیاری وجہ ثبوت کے لئے جب ابتدائی تحقیقات کی ضرورت ہے اوسکے ختم ہونے پر مال واپس کر دیا جائیگا اور اوسکی تحویل مکرر کی باضابطہ طور پر درخواست کیجائے گی۔

انتظامات متذکرۂ بالا بطریق مساوات مقرر کئے گئے ہیں اور گورنمنٹ ہائے مدراس و بمبئی و صوبہ جات متوسط کا عمل درآمد بھی اسی لحاظ سے ہوگا۔[۱]

مال مسروقہ کی ہنگامی تحویل کے مقدمات میں جب نظمائے فوجداری علاقہ سرکار عالی کو عہدہ داران علاقہ سرکار عظمت مدار کے ساتھ کارروائی کرنی ہو تو ضرور ہے کہ احکام مندرجہ دفعہ ۴۹۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی کے مطابق کارروائی کی جایا کرے۔[۲]

باب پنجم

شہادت

[۱] رزولیوشن سرکار عالی علاقہ عدالت و کوتوالی و امور عامہ (صیغہ عدالت) نشان ۹/۴۴ مورخہ ۱۲ مہر ۱۳۱۶ف

[۲] رزولیوشن سرکار عالی علاقہ عدالت و کوتوالی و امور عامہ (صیغہ عدالت) نشان ۹/۴۴ واقع یکم فروردی ۱۳۱۶ف ایسی صورتوں میں علاقہ سرکار عظمت مدار کے مجسٹریٹ احکام مندرجہ دفعہ ۵۲۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری علاقہ سرکار عظمت مدار کے مطابق کارروائی کریں گے۔

نوعیت شہادت جیسا کہ تہ نامہ کی دفعہ ۵ کی شرح میں بیان کیا گیا ہے تحویل کے لئے جو شہادت مطلوب ہے وہ ایسی ضرور نہیں ہے جو ثبوت جرم کے لئے درکار ہے بلکہ اسقدر ہونا کافی ہے جو اُس صورت میں جبکہ جرم کا ارتکاب اُس ملک کے اندر ہوتا جہاں ملزم دستیاب ہو اُس ملک کے قانون کے بموجب اوسکی ماخوذی کے لئے اور اوسپر الزام قایم کرنے کے لئے واجبی متصور ہو۔ یعنے دوسرے الفاظ میں اوس کی نوعیت ایسی ہونی چاہئے کہ ملزم کو بغرض تجویز چالان کرنے کے لئے کافی خیال کی جائے۔ یہ امر کہ ملزم کو ماخوذ یا چالان کرنے کے لئے کس قدر شہادت کی ضرورت ہے اُس ریاست یا مقام کے قوانین پر منحصر ہے جہاں ملزم دستیاب ہو۔[1]

شہادت کس شکل میں پیش ہونی چاہئے۔ عموماً درخواست تحویل کے ساتھ جو شہادت پیش کیجاتی ہے وہ اظہارات یا بیانات حلفی گواہاں ہوتے ہیں جنکو مجسٹریٹ نے قلمبند کیا ہو یا ایسے اصل اظہارات بیانات کی نقول جن پر مجسٹریٹ کی باضابطہ تصدیق ہو یا تختہ منتخب شہادت مرتبہ مجسٹریٹ ایسے اظہارات عام اس سے کہ وہ ملزم کی موجودگی یا عدم موجودگی میں قلمبند کئے گئے ہوں قابل تسلیم ہیں۔

شہادت بادی النظری کس کو کہتے ہیں۔ کسی واقعہ کی شہادت بادی النظری بخلاف ثبوت قطعی کے وہ شہادت ہے جو اُس واقعہ کو قایم کرنیکے لئے کافی ہو بجز اُس صورت کے کہ اوسکی تردید ہو یعنے تاوقتیکہ اوسکی تردید نہ ہو اُس شہادت کو تسلیم کرنا چاہئے۔ وجہ ثبوت

---

[1] عہدنامہ مابین گریٹ برٹن و یونائیٹڈ اسٹیٹس کے بموجب جرم منسوبہ کا اثبات اُس ملک کے قوانین کے مطابق ہونا چاہئے جسکی حدود ارضی کے اندر اُسکا ارتکاب ہوا ہو لیکن جس شہادت کی بناپر ملزم مفرور انفصال کے حوالہ کیا جائے وہ اُس ملک کے قوانین کے بموجب ہونی چاہئے جہاں ملزم دستیاب ہو۔

پیش کرتے وقت صرف اس قدر خیال رکھنا کافی ہے کہ آیا ایسے وجوہ موجود ہیں جو ملزم کو بغرض تجویز چالان کرنے کیلئے کافی ہوں نہ ایسے وجوہ جو اثبات جرم کیلئے ضروری ہوں۔

اظہارات مرتبہ پولیس کب قابل تسلیم ہیں۔

اظہارات مرتبہ پولیس اُس صورت میں قابل تسلیم ہیں جبکہ اُن اظہارات کی تصدیق مجسٹریٹ نے حسب ضابطہ کی ہو[۵۱]۔ اسی طور پر جبکہ کسی امر واقعہ کی نسبت اظہار اس بات کا دیا جائے کہ "جو حال اہلکار پولیس کی حراست میں کسی جرم کے مدعا علیہ سے معلوم ہوا اُس سے وہ واقعہ ظاہر ہوا ہے" تو جس قدر وہ حال صراحتاً اس واقعہ سے علاقہ رکھتا ہو جو کہ اُس سے ظاہر ہوا از روئے قانون شہادت قابل تسلیم ہے[۵۲]۔ لیکن واضح ہو کہ وہ تمام بیانات جو مال (یعنے واقعہ ظاہر شدہ) کے پیش یا دستیاب ہونے سے علاقہ رکھتے ہوں قابل تسلیم نہیں ہیں بلکہ صرف وہی بیانات جن سے صراحتاً مال کا پتہ لگتا ہو اُس حد تک کہ اُن سے مال کے دستیاب ہونے میں فی الواقع مدد ملی ہو[۵۳]۔

اقبال روبروئے مجسٹریٹ

اگر ملزم نے مجسٹریٹ کے روبرو اقبال کیا ہو اور وہ حسب ضابطہ پیش ہو تو اغراض تحویل کے لئے بالضرور کسی مزید شہادت کے پیش کرنیکی حاجت باقی نہ رہیگی لیکن کسی اہلکار پولیس کا بیان کہ ملزم نے اوسکے روبرو یا کسی دوسرے اہلکار پولیس کے روبرو اقبال کیا فی نفسہ ایسا بیان نہیں ہے جو ملزم کی تحویل کے لئے کافی ہو گو بیان مذکور مجسٹریٹ کے روبرو قلمبند کیا گیا ہو[۵۴]۔

---

[۵۱] مراسلہ معتمد عدالت وکوتوالی وامور عامہ نشان ۱۲۹۱/۱۵۴۵ مورخہ ۹ اگست ۱۸۹۶ء موسومہ پرائیوٹ سکرٹری مدار المہام سرکار عالی بمقدمہ تحویل ایلپا بدنیا و فقیر گوڑہ۔

[۵۲] دفعہ ۲۷ قانون شہادت مجریہ ہند اور دفعہ ۴۲ قانون شہادت علاقہ سرکار عالی نشان ۲ بابتہ ۱۳۱۳ ف)

[۵۳] ملکہ معظمہ بنام جور ڈھسری۔ ۱۱ بمبئی ہائی کورٹ ۲۴۲۔

[۵۴] مراسلہ مدار المہام سرکار عالی بنام صاحب عالیشان بہادر بمقدمہ بعد ابندی نرسو نشان ۱۷ مورخہ ۹ جولائی ۱۸۹۶ء۔

یہ خیال غلط ہے کہ کارروائی تحویل میں گواہان رویت کی شہادت لازمی ہے ۔	گواہان رویت کی شہادت لازمی نہیں ہے ۔

کارروائی تحویل میں ملزم کو اپنی طرف سے شہادت پیش کرنیکا حق ہے اگر کوئی ملزم بانتظار نتیجہ درخواست تحویل علاقہ سرکار عالی	ملزم کو اپنی طرف سے شہادت پیش کرنے کا حق ہے ۔

میں زیر حراست ہو اپنی طرف سے شہادت پیش کرنا چاہے تو ناظم فوجداری متعلقہ کو لازم ہے کہ ایسی شہادت قلمبند کرکے دفتر معتمد عدالت وکوتوالی و امور عامہ میں بھیجے تاکہ ملزم کے خلاف جو وجہ ثبوت پیش ہو اوس کے ساتھ اوس شہادت پر بھی غور کیا جاسکے[۵۱] ۔

ایک مقدمہ میں ایک ملزم نے جو حوالہ کیا جاچکا تھا تین اشخاص کو اپنے	شریک جرم کی شہادت

شرکائے جرم بیان کئے اور اُس بیان کی بنا پر پولیس اونکو گرفتار کرنے میں کامیاب ہوئی اور اُن کی خانہ تلاشی ہونے پر مال مسروقہ کا کچھ جزو دستیاب ہوا جسکی شناخت مستغیث نے کی یہ قرار پایا کہ یہ شہادت ازروئے تمثیل (ب) دفعہ ۱۱۴ قانون شہادت (ایکٹ نمبر ۱ بابتہ ۱۸۷۲ء) قابل تسلیم ہے کیونکہ عموماً شریک جرم ناقابل اعتبار خیال کیا جاتا ہے ۔ الا اُس حالت میں کہ اہم امور جزئی میں اوسکے بیان کی تائید ہوتی ہو جیسا کہ مقدمۂ صدر میں ہوا[۵۲] ۔ شریک جرم کے بیان کی تائید کیلئے جو شہادت درکار ہے وہ بے واسطہ اور معتبر ذریعے سے پیش ہونی چاہئے[۵۳] ۔ لیکن شرکائے جرم کی ایک قسم ہے جنکی شہادت کی تائید کی ضرورت نہیں ہوتی ہے یعنے

---

۵۱ دیکھو روبکار نشان ۱۴۲ مورخہ ۱۱ خورداد ۱۳۱۸ف منجانب معتمد عدالت وکوتوالی و امور عامہ موسومہ ناظم عدالت فوجداری ضلع لنگسگور ۔

۵۲ دیکھو مراسلت جس میں اخیر مراسلہ منجانب صاحب عالی شان بہادر بہ ثبت نشان ۱۵۵۳ مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۸۹۶ء موسومۂ مدار المہام سرکار عالی جاری ہوا ہے ۔

۵۳ ملکہ معظمہ بنام ملیا بن کاپنا ۔ ۱۱ بمبئی ہائی کورٹ ۱۹۶ ۔

وہ اشخاص جو ایکوقت مجرمین کے ساتھ علاقہ رکھتے تھے لیکن جو من بعد اونسے علیحدہ ہو گئے اور عہدہ داران سرکاری کو کل حالات سے واقف کر کے اونہیں کے تابع اوسوقت تک رہتے ہیں جبتک کہ معاملہ اس قدر پختہ ہوجاتا ہے کہ جرم ثابت ہوجائے [ا] ۔ مقدمات تحویل میں محض ایک شریک جرم کا بیان جس میں وہ اپنے اور دوسرے شخص کی شرکت ظاہر کرے اور جسکی تائید کسی دوسری شہادت سے نہ ہوتی ہو علاقہ سرکار عالی میں کافی نہیں خیال کیجاتی ہے۔ شرع شریف کی رو سے ایک شریک جرم کا اقبال جسکی تائید کسی دوسری شہادت سے نہ ہوتی ہو بجز خود اُس شریک جرم کے کسی دوسرے شخص کے مقابلہ میں شہادت کی وقعت نہیں رکھتا ہے۔ دُر المختار کے باب متعلقہ شہادت میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک شریک جرم کی شہادت دوسرے شخص کے مقابلہ میں ایک ایسے فعل کے متعلق جس کا ارتکاب دونوں نے بالاشتراک کیا ہو قابل تسلیم نہیں ہے [۵۲]۔

مقدمات قتل میں شہادت

مقدمات قتل عمد میں جبکہ شہادت سے بادی النظر میں وہ الزام قایم ہوتا ہو ناظم فوجداری کا یہ فرض نہیں ہے کہ کارروائی تحویل کرتے وقت وہ اس امر کا تصفیہ کرے کہ آیا ایسے واقعات موجود ہیں جن سے یہ جرم مستثنیات متعلقہ دفعہ (۲۴۱) مجموعہ تعزیرات ممالک سرکار عالی (نشان ۵ بابتہ ۱۳۲۴ف) میں داخل ہے یا نہیں۔

شہادت جو ان اشخاص کی تحویل کیلئے ضروری ہے جن کے قبضہ سے مال مسروقہ برآمد ہو۔

جن مقدمات میں اُن اشخاص کی تحویل کی ضرورت ہو جنکے قبضہ سے مال مسروقہ برآمد ہوا ہو اور

[ا] ٹیلر ۱۷۹۔

[۵۲] مراسلہ مدار المہام سرکار عالی نشان ۱۷۴ مورخہ ۲۳ مارچ ۱۸۹۹ء موسومہ صاحب عالیشان بہادر دربارہ حوالگی بالکرشنا ہری چاپیکر۔

درخواست تحویل اوس جرم کی بابت ہو جسکے ذریعہ سے ایسا مال حاصل کیا گیا ہو وہاں میں کسیقدر شہادت جس سے ظاہر ہو کہ ملزم جرم مذکور میں شریک تھا پیش ہونی چاہئے اور اگر ایسی شہادت بہم نہ پہونچے تو مال مسروقہ کو لینے کے الزام میں درخواست تحویل ہونی چاہئے یا مستغیث کو ہدایت ہونی چاہئے کہ وہ الزام مذکور کی بابت اوس مقام پر جہاں ملزم پایا جائے استغاثہ رجوع کرے۔[۱]

بددیانتی سے مال مسروقہ کو لینے کے الزام میں شہادت

مال مسروقہ کو بددیانتی سے لینے کے الزام میں اگر ملزم کی تحویل کی درخواست کی جائے تو اس امر کی شہادت پیش ہونی چاہئے کہ مال مذکور ملزم کے قبضہ سے برآمد ہوا اور اوس کی شناخت ہوئی ہے۔[۲]

مال مسروقہ کی تحویل کے لئے شہادت۔

اگر ایسے مال کی تحویل کی درخواست کی جائے جو بجز ملزم مطلوبہ کے کسی دوسرے شخص کے قبضہ سے برآمد ہوا ہو تو یہ امر شہادت سے صاف طور پر ظاہر ہونا چاہئے کہ وہ مال مشتبہ ہے جسکو جرم مبینہ سے تعلق ہے۔[۳]

مقدمات خیانت مجرمانہ منجانب اہلکاران سرکاری میں شہادت

ایک مقدمہ میں جس میں ایک ملازم علاقہ صفائی پر محاصل صفائی کی بابت خیانت مجرمانہ کے ارتکاب کا الزام لگایا گیا تھا ایک مراسلہ جو مجلس صفائی کے میر مجلس نے ڈیپوٹی کمیشنر کے نام لکھا تھا جس میں مقدمہ کے واقعات درج تھے معہ بیان معتمد صفائی جسکو ڈیپوٹی کمیشنر نے قلمبند کیا تھا ملزم کی

---

[۱] مراسلہ مدارالمہام سرکار عالی نشان ۲۱، مورخہ ۱۵؍مئے ۱۸۹۶ء موسومہ صاحب عالیشان بہادر۔

[۲] مراسلہ صاحب عالیشان بہادر نشان ۳۵۶ مورخہ ۱۰؍فروری ۱۸۹۶ء موسومہ مدارالمہام سرکار عالی۔

[۳] مراسلہ صاحب عالیشان بہادر نشان ۲۲۹۴ مورخہ ۲۲؍اکتوبر ۱۸۹۶ء موسومہ مدارالمہام سرکار عالی۔

تحویل کے لئے کافی ثبوت خیال کیا گیا[۵۱]۔ ایسے مقدمات میں اس سے زیادہ شہادت ہم پہونچانا خالی از اشکال نہیں ہے ۔

شہادت بغرض تحویل قیدیان مفرور

قیدیان مفرور کی تحویل کیلئے یہ ضرور نہیں ہے کہ اصل جرم کے ارتکاب کی شہادت پیش ہو۔ ایسے مقدمات میں صرف نقل اُس فیصلہ کی جس کی رو سے قیدی کو سزا دی گئی ہو اور نقول حلیہ و وارنٹ جو بعد ثبوت جرم صادر کیا گیا ہو کافی ہونگی[۵۲]۔ یہ بتلانا بھی ضرور ہے کہ وہ محبس سے اوسوقت فرار ہو گیا۔ جبکہ ایک جرم قابل تحویل کی بابت سزا بھگت رہا تھا۔

شہادت بغرض تحویل اُن ملزمین کے جو حراست جائز سے فرار ہو جائیں۔

اگر کسی ایسے ملزم کی تحویل کی درخواست کیجائے جو حراست جائز سے فرار ہو گیا ہو تو شہادت بادی النظری اس امر کے متعلق پیش ہونی چاہئے کہ ملزم مذکور کسی جرم قابل تحویل کی بابت حراست جائز میں تھا اور وہ ایسی حراست سے فرار ہو گیا[۵۳]۔

اشخاص حوالہ شدہ جو حراست سے فرار ہو جائیں اونکی تحویل کیلئے شہادت کی ضرورت نہیں ہے۔

اُن اشخاص کی تحویل کیلئے جو ایک دفعہ حسب ضابطہ حوالہ ہو جانیکے بعد قبل تجویز عدالت حراست سے فرار ہو جائیں اور پھر ماخوذ ہوں وجہ ثبوت کی ضرورت نہیں ہے۔ ایسی صورتوں میں ملزم کا حلیہ بھیجنا مناسب ہے تاکہ گرفتاری میں سہولت ہو ۔

---

[۵۱] دیکھو مراسلت جس میں اخیر مراسلہ منجانب معتمد عدالت وکوتوالی وامور عامہ بنام پرائیویٹ سکریٹری مدارالمہام سرکارعالی بہ ثبت نشان ۳۳۲ مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۸۹۶ء جاری ہوا ہے بمقدمہ تحویل دولت راؤ۔

[۵۲] گشتی نشان ۲ مورخہ ۱۶ اسفندار ۱۳۰۵ف مجریہ محکمۂ عدالت وکوتوالی وامور عامہ۔

[۵۳] مراسلہ صاحب عالیشان ریزیڈنٹ بہادر نشان ۱۴۶ مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۰۱ء موسومہ مدارالمہام سرکارعالی۔

باب ششم

اخراجات

اخراجات روانگی وخوراک ملزمین و مویشی حوالہ شدہ کا مطالبہ نہوگا۔

چونکہ علاقہ سرکار عالی اور لوکل گورنمنٹ ہائے مندرجہ ذیل کے مابین تحویل ملزمین کی کارروائی کی ضرورت وقتاً فوقتاً پیش آئی رہتی ہے لہذا سرکار عالی کی جانب سے اخراجات روانگی وخوراک ملزمین ومویشی حوالہ شدہ کا مطالبہ بمفصلۂ ذیل گورنمنٹوں سے نہیں کیا جائے گا۔ یہ گورنمنٹیں بھی سرکار عالی سے اس قسم کا مطالبہ نہ کرینگی۔

چیف کمیشنر ممالک متوسط۔

ایجنٹ گورنر جنرل بہادر متعینہ سنٹرل انڈیا۔

گورنمنٹ بنگال وریاست ہائے مشمولہ احاطہ بنگال۔

چیف کمیشنر صوبہ سرحدی شمالی جنوبی۔

ایجنٹ گورنر جنرل بہادر متعینہ بلوچستان۔

ایجنٹ گورنر جنرل بہادر متعینہ راجپوتانہ باستثنائے الور وجودہ پور۔ جے پور سروہی ومیوار۔

گورنمنٹ بمبئی وریاست ہائے مشمولہ احاطہ بمبئی۔

دربار اندور

دربار بڑودہ ۔

گورنمنٹ مدراس وریاست ہائے مشمولہ احاطہ مدراس ۔

گورنمنٹ ممالک متحدہ ۔ آگرہ ۔ واودہ ۔

گورنمنٹ میسور[۱] ۔

دربار گوالیار
دربار دہار
دربار جھبنا
دربار علی راجپور
دربار بردانی
دربار جوبارٹ

} واقع بھوپاور ایجنسی سنٹرل انڈیا[۲] ۔

---

[۱] رزولیوشن مدارالمہام سرکارعالی مجریہ محکمہ معتمد عدالت وکوتوالی وامور عامہ (صیغہ عدالت) نمبر ۱۳/۶۳ مورخہ ۱۷ ۔ اردی بہشت ۱۳۳۱ف ۔
عہدنامہ جات مابین گریٹ برٹن وریاست ہائے یورپ میں اس مضمون کی شرط ہے کہ وہ تمام اخراجات جو ملزم مطلوبہ کی گرفتاری خوراک اور روانگی تاسرحد کی بابت ہوں طلب نہیں کئے جائیں گے ۔ بلکہ ایسے اخراجات خود ریاست حوالہ کنندہ کے ذمہ ہونگے ۔ برعکس اسکے روس اور یونائیٹڈ اسٹیٹس کے ساتھ جو عہدنامہ جات ہوئے ہیں اونکی رو سے لازم ہے کہ ایسے اخراجات ریاست درخواست کنندہ ادا کرے ۔

[۲] یہ ریاستیں بذریعہ رزولیوشن مدارالمہام سرکارعالی مجریہ محکمہ معتمد عدالت وکوتوالی وامور عامہ (صیغہ عدالت) نمبر ۳۴/۶۳ مورخہ ۵ ۔ آذر ۱۳۳۱ف درج کی گئی ہیں ۔

عدم مطالبہ اخراجات متعلق کرایہ ریل ملزمین جنکی تحویل گورنمنٹ ہائے مدراس ممالک متحدہ و ممالک متوسط کی جانب سے ممالک محروسہ سرکار عالی میں کسی ریلوے اسٹیشن پر یا سرکار عالی کیجانب سے گورنمنٹ ہائے مذکور کے کسی ریلوے اسٹیشن پر عمل میں آئے۔	سرکار عالی گورنمنٹ ہائے مدراس و ممالک متحدہ و ممالک متوسط سے اُن قیدیوں کے کرایہ ریل کی بابت جو مدراس ممالک متحدہ و متوسط میں کسی ریلوے اسٹیشن پر تحویل کئے جائیں کوئی مطالبہ نکرے گی اور نیز گورنمنٹ ہائے مذکور

کی جانب سے ایسے مقدمات میں سرکار عالی سے اس قسم کا کوئی مطالبہ نہ کیا جائیگا۔[1]

قرارداد مابین سرکار عالی و دربار اندور در بارہ عدم مطالبہ اخراجات تحویل مال۔	دربار اندور سے ایسے اخراجات کا مطالبہ نہ کیا جائیگا جو تحویل مال سے متعلق ہوں۔ دربار موصوف کی جانب سے بھی سرکار عالی سے اس قسم کا مطالبہ نہ کیا جائے گا۔

اکثر صورتوں میں ایسا مال جو مویشی کے ماسوا ہو ملزمین کے ساتھ تحویل کیا جاتا ہے اور ایسی صورتوں میں کوئی خاص اخراجات تحویل مال کے متعلق لاحق نہیں ہوتے ہیں۔ ایسی صورتیں بہت کم واقع ہوتی ہیں جن میں صرف مال تحویل کیا جاتا ہے اور جب کبھی واقع ہوں تو بلحاظ رائے سرکار عظمت جو عام طور پر خفیف رقموں کا مطالبہ نہ کئے جانے کے متعلق صادر ہوئی ہے اُن گورنمنٹوں اور اڈمنسٹریشنوں کو جو عدم مطالبہ اخراجات تحویل ملزمین و مویشی کے لئے راضی ہو چکے ہیں اخراجات تحویل مال (ماسوائے مویشی) کی نسبت مطالبہ نہ کرنے کیلئے راضی کرنے میں کوئی دقت پیش نہ آئیگی۔ صاحب عالیشان بہادر نے تحریر فرمایا ہے کہ بروقت موقع دوسرے اڈمنسٹریشنوں کو سرکار عالی کے ساتھ باہم عدم مطالبہ

[1] رزولیوشن سرکار عالی مجریہ محکمہ معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ نشان $\frac{16}{1}$ مورخہ یکم خورداد ۱۳۱۸ف۔

اخراجات تحویل مال کا طریقہ جاری کرنے کے لئے اوسی طور پر جیسا کہ دربار اندور کے ساتھ قرارداد ہوئی ہے لکھا جائے گا لہ

باب ہفتم

اُن جرایم کا برٹش انڈیا کے اندر دریافت کیا جانا جن کا ارتکاب دیسی ہندی رعیت ملک معظم یا رعیت برطانیہ یا ملازم ملک معظم برٹش انڈیا کے باہر کرے



برٹش انڈیا میں اُن جرایم کی تحقیقات کے متعلق جن کا ارتکاب (۱) دیسی ہندی رعایائے ملک معظم یا (۲) رعایائے برطانیہ یا (۳) ملازمین ملک معظم برٹش انڈیا کے باہر کریں ضابطہ کارروائی مجموعہ ضابطہ فوجداری مجریہ ہند (ایکٹ ۵ بابت ۱۸۹۸ء) کے دفعات ۱۸۸ و ۱۸۹ میں مندرج ہے۔

مجموعہ مذکور کی دفعہ ۱۸۸ حسب ذیل ہے۔

لہ رزولیوشن سرکار عالی مجریہ محکمہ صدر عدالت و دیوانی و امور عامہ (صیغۂ عدالت) نشان ۶/۳۲ ۱۹ - اردی بہشت ۱۳۲۲ف۔

رعایائے برطانیہ کی ماخوذی اُن جرموں کی بابت جو برٹش انڈیا کے باہر سرزد ہوں

جب کوئی دیسی ہندی رعیت ملکہ معظمہ کسی مقام میں جو برٹش انڈیا کی حدود سے خارج اور اونکے باہر ہو کسی جرم کا مرتکب ہو یا جب کوئی رعیت برطانیہ کسی دیسی والئے ملک یا رئیس کی قلمرو واقع ہند میں کسی جرم کا مرتکب ہو۔ یا جب ملکہ معظمہ کا کوئی ملازم (عام اس سے کہ وہ رعیت برطانیہ ہو یا نہو) کسی دیسی والئے ملک یا رئیس کی قلمرو واقع ہند میں کسی جرم کا مرتکب ہو تو جائز ہے کہ ویسے جرم کی بابت اُسکے ساتھ ایسا سلوک کیا جائے کہ گویا وہ برٹش انڈیا کے اندر کسی ایسے مقام پر سرزد ہوا تھا جہاں وہ دستیاب ہوا۔

پولٹیکل ایجنٹ اس امر کی تحقیقات کریگا کہ الزام لایق تحقیقات ہے۔

مگر شرط یہ ہے کہ ویسے کسی جرم کے الزام کی تحقیقات برٹش انڈیا میں نہ ہوگی الا اوس وقت کہ پولٹیکل ایجنٹ[۱] اوس ملک کا جہاں اوس جرم کا سرزد ہونا بیان کیا گیا ہو (اگر وہاں کوئی ایسا عہدہ دار ہو) تصدیق اس امر کی کرے کہ اوسکی رائے میں الزام اس نوع کا ہے کہ اوسکی تحقیقات برٹش انڈیا میں ہونی چاہئے اور جب کوئی پولٹیکل ایجنٹ نہو تو لوکل گورنمنٹ کی منظوری مطلوب ہوگی۔

اور یہ بھی شرط ہے کہ جو کارروائیاں کسی شخص کی نسبت حسب دفعہ ہذا عمل میں آئی ہوں اگر وہ برٹش انڈیا کے اندر جرم سرزد ہونیکی صورت میں اوسی جرم کی بابت اور اُس ہی شخص کی نسبت مانع کارروائی ہائے مابعد کی ہوتیں تو وہ کارروائیاں اُس شخص کی نسبت اختیار بربابت غیر حوالگی مجرمان کے ایکٹ مصدرہ سنہ ۱۸۷۹ع[۲] کے بموجب

[۱] پولٹیکل ایجنٹ کی تعریف کے لئے دیکھو باب نہم۔
[۲] یہ ایکٹ منسوخ ہوگیا ہے اب بجائے اسکے ایکٹ ۱۵ بابت سنہ ۱۹۰۳ء قانون حوالگی مجرمان نافذ ہوا ہے دیکھو باب نہم۔

بابت اوس جرم کے بھی جو برٹش انڈیا کی حدود کے باہر کسی قلمرو میں اوس سے ہوا ہو مانع کارروائی مزید کی ہونگی ۔

اس دفعہ میں اُن مقدمات میں سے جن سے دفعہ ۱۰ (۱) ایکٹ حوالگی مجرمان نمبر ۱۵ بابت سنہ ۱۹۰۳ء[1] بھی متعلق ہے بعض مقدمات داخل ہیں لیکن اس میں وہ مقدمات بھی داخل ہیں جن سے دفعہ مذکور متعلق نہیں ہے ۔ بالخصوص وہ مقدمات جن میں ملک غیر سے ایک ایسا شخص ملزم جو رعایائے برطانیہ ہو حوالہ کیا جاچکا ہو اور برٹش انڈیا کی عدالتہائے فوجداری کی حدود ارضی کے اندر لایا گیا ہو۔ اس دفعہ کے متعلق پہلا امر جو قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ مجسٹریٹ ہر ایسے مقدمہ میں جو دفعہ مذکور میں داخل ہو برٹش انڈیا کے یا کسی مقام خارج از برٹش انڈیا کے کسی ایسے عہدہ دار سے جو اختیار عاملانہ رکھتا ہو استصواب کئے بغیر بپابندی دیگر احکام مندرجہ مجموعہ ضابطہ فوجداری حکمنامہ جاری کرنے کا مجاز ہے اگرچہ دفعہ ۱۰ (۲) ایکٹ ۱۵ بابت سنہ ۱۹۰۳ء[2] کی طرح اس دفعہ کی رو سے یہ لازم نہیں ہے کہ مجسٹریٹ پولٹیکل ایجنٹ متعلقہ کو فوراً اطلاع دے تاہم مناسب ہوگا اگر مجسٹریٹ اُس صورت میں جبکہ صداقت نامہ اُس کے سامنے پیش ہو اوس شخص سے جس نے تحریک کی ہو صداقت نامہ طلب کرے یا خود پولٹیکل ایجنٹ متعلقہ سے اوسکی درخواست کرے اور اس اثنا میں ملزم کو حوالات میں بھیجدے یا اگر جرم قابل ضمانت ہو تو اوس کو ضمانت پر رہا کرے[3] ۔

---

[1] دیکھو باب نہم ۔

[2] دیکھو باب نہم ۔

[3] ہدایات بنام عہدہ داران عدالت مجریہ چیف کورٹ پنجاب جلد ۳ ۔

اس دفعہ کی پہلی شرط کی رو سے بصورت عدم موجودگی صداقت نامہ بعد تحقیقات فرد جرم قائم کر کے نہ صرف تجویز کرنے کی ممانعت ہے بلکہ الزام منسوبہ کے متعلق تحقیقات کرنے کی بھی لیکن خود دفعہ مذکور میں عدالت کو اس امر کی اجازت دی گئی ہے کہ سمن یا وارنٹ جاری کرے یا کوئی ایسی کارروائی کرے جو محض تحقیقات ابتدائی کے لئے ضروری ہو[51]۔
اگر اس دفعہ کے بموجب صداقت نامہ نہ دیا جائے تو کل کارروائی خارج از اختیار متصور ہو کر کالعدم ہو گی[52]۔ لیکن بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام شاہ میر خاں (پنجاب رکارڈ بابت ۱۸۸۸ء) یہ تجویز ہوی ہے کہ صداقت نامہ متذکرہ دفعہ ۱۸۸ کی عدم موجودگی اُس صورت میں جبکہ ثبوت جرم کے بہ پہلی دفعہ اُس پر استدلال کیا جائے کوئی اہم نقص نہیں ہے بلکہ محض ایک بیضابطگی ہے جسکی اصلاح از روئے دفعہ ۵۳۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری ہو سکتی ہے۔

اگر کوئی دیسی ہندی رعیت ملکہ معظمہ کسی مقام خارج از برٹش انڈیا میں یا کوئی رعیت برطانیہ کسی دیسی ریاست میں یا کوئی ملازم ملکہ معظمہ عام اس سے کہ وہ رعیت برطانیہ ہو یا نہو کسی ایسے فعل کا ارتکاب کرے جو مجموعہ تعزیرات ہند کے بموجب جرم ہو تو وہ مستوجب سزا ہو گا باوجود اسکے کہ وہ اُس مقام کے قانون کے بموجب جہاں اوس کا ارتکاب ہوا ہو جرم[53] نہو کسی ملک غیر کی رعایا کی نسبت برٹش انڈیا میں اُس جرم کی بابت جس کا ارتکاب

[51] ہدایات بنام عہدہ داران عدالت مجریہ چیف کورٹ پنجاب جلد ۲ -

[52] کاٹھا پیرو دل انڈین لاریورٹ ۱۳ - مدراس ۴۲۳ - نیز ملکہ معظمہ بنام رام سندر انڈین لاریورٹ ۱۳ - الہ آباد - ۱۰۹ -

[53] ملکہ معظمہ بنام جیل ۸ بمبئی مقدمات فوجداری ۹۲ - ملکہ معظمہ بنام واٹکنس ۲ - مدراس ۴۴۴ -

اور تکمیل برٹش انڈیا کے باہر ہوئی ہو کارروائی نہیں ہو سکیگی [1]

اس دفعہ کے احکام مطابق اُن احکام کے ہیں جو ایکٹ ۴ بابت ۱۸۹۸ء (یعنے ایکٹ بغرض ترمیم مجموعہ تعزیرات ہند [2]) کی دفعہ ۲ میں مندرج ہیں اور جو حسب ذیل ہیں۔

"اس مجموعہ کے احکام ہر ایسے جرم سے بھی متعلق ہیں جس کا ارتکاب

(۱) ملکہ معظمہ کی دیسی ہندی رعیت کیجانب سے کسی مقام میں جو برٹش انڈیا سے خارج یا اوس کے باہر ہو۔

(۲) کسی اور رعیت برطانیہ کی جانب سے کسی دیسی والئے ملک یا رئیس کی قلمرو واقع ہند میں۔

(۳) کسی ملازم ملکہ معظمہ کی جانب سے عام اس سے کہ وہ رعیت برطانیہ ہو یا نہو کسی دیسی والئے ملک یا رئیس کی قلمرو واقع ہند میں ہوا ہو۔

تشریح۔ اس دفعہ میں لفظ "جرم" میں برٹش انڈیا کے باہر صادر شدہ ہر ایک ایسا فعل داخل ہے کہ اگر وہ برٹش انڈیا کے اندر صادر ہوتا تو اس مجموعہ کی رو سے لائق سزا ہوتا۔

تمثیلات

(الف) زید جو قلی ہے اور دیسی ہندی رعیت ہے اوگنڈا میں قتل عمد کا مرتکب ہوا کسی مقام واقع برٹش انڈیا میں جہاں وہ دستیاب ہوا اوسکی تجویز اوسکی ہے اور وہ قتل عمد کا مجرم قرار دیا جا سکتا ہے

---

[1] ابراہیم وغیرہ بنام ملکہ معظمہ پنجاب رکارڈ ۱۸۹۷ء ۔

[2] دیکھو دفعہ ۴ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۴۵ بابت ۱۸۶۰ء)

(ب) عمرو جو رعیت برطانیہ اہل یورپ ہے کشمیر میں قتل عمد کا مرتکب ہوا تو کسی مقام واقع برٹش انڈیا میں جہاں وہ دستیاب ہو اوسکی تجویز ہو سکتی ہے اور وہ قتل عمد کا مجرم قرار دیا جا سکتا ہے۔

(ج) خالد جو غیر ملک کا باشندہ اور پنجاب گورمنٹ میں ملازم ہے جنید میں قتل عمد کا مرتکب ہوا تو کسی مقام واقع برٹش انڈیا میں جہاں وہ دستیاب ہو اوسکی تجویز ہو سکتی ہے اور وہ قتل عمد کا مجرم قرار دیا جا سکتا۔

(د) ولید نے جو رعیت برطانیہ ہے اور اندور میں رہتا ہے خالد کو ترغیب دی کہ بمبئی میں قتل مرتکب ہو تو ولید عمل قتل میں اعانت کرنیکا مجرم ہوگا۔

درباره الفاظ "دیسی ہندی رعیت ملکہ معظمہ" جو اس دفعہ میں مستعمل ہوئے ہیں واضح رہے کہ برٹش انڈیا میں وقتاً فوقتاً عارضی طور پر سکونت اختیار کرنے سے کوئی شخص جو دراصل رعیت نہو اس غرض کے لئے رعیت نہیں بن سکتا کہ اوسکی نسبت کسی ایسے فعل کی بابت جس کا ارتکاب اوس نے ملک غیر میں کیا ہو اور جو برٹش انڈیا کے اندر سرزد ہونیکی صورت میں لایق سزا ہوتا اختیار فوجداری استعمال کیا جائے۔[1] اس امر کے تصفیہ کیلئے کہ آیا ملزم دیسی ہندی رعیت ہے یا نہیں جو امور قابل غور ہیں وہ یہ ہیں۔ ملزم کی ولدیت مقام و وقت پیدایش اور برٹش انڈیا کے اندر یا اوسکے باہر کی سکونت کے متعلق اوسکی عادات از روئے ایکٹ متعلقہ تعلق رعیتانہ بابتہ ۱۸۷۰ء یعنے ایکٹ بغرض ترمیم قانون متعلقہ حیثیت قانونی رعایائے ملک غیر و رعایائے برطانیہ (۳۳ و ۳۴ سنہ جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریہ) رعایائے برطانیہ کیلئے جائز قرار دیا گیا ہے کہ وہ ملکہ معظمہ کی اطاعت ترک کرے۔ دفعہ ۶ کے مطابق

[1] نفیر بنام ملکہ معظمہ پنجاب ریکارڈ ۱۸۹۵ء صفحہ (۱)۔

"کوئی رعیت برطانیہ جس نے ایکٹ مذکور کے نفاذ کے قبل یا اوسکے بعد کسی وقت جبکہ وہ کسی ریاست غیر ملک میں ہو اور کسی قانونی قابلیت میں مبتلا نہو اپنی مرضی سے ایسی ریاست میں تعلق رعیتانہ اختیار کرلیا ہو اوس ریاست غیر میں تعلق رعیتانہ اختیار کرنے کے بعد رعیت برطانیہ نہیں کہلائیگی بلکہ رعیت ملک غیر تصور کیجائیگی" ایسی صورتوں میں بذریعۂ شہادت ثابت کرنا چاہئے کہ اوس ریاست غیر کے قانون یا رواج کے مطابق اوس نے اوس ریاست میں تعلق رعیتانہ اختیار کیا ہے [۱]

شرط دوم مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۴۰۳ کی توسیع ہے جو دربارہ براءت سابق اور ثبوت جرم سابق ہے اور اوسکی غرض یہ ہے کہ کسی ایسے شخص کو جس کی تجویز اس دفعہ کے مطابق ہوچکی ہو اُسی جرم کی بابت اُس ملک میں جہاں اُس کا ارتکاب ہوا ہو از روئے قانون ہوا لگی مجرمان تجویز کرنے سے محفوظ رکھا جائے۔

اس دفعہ میں الفاظ "جہاں وہ دستیاب" جو مستعمل ہوئے ہیں اونکے معنے یہ نہ سمجھنے چاہئیں کہ جس مقام پر اُس کا پتہ لگے بلکہ یہ کہ جس مقام پر وہ فی الحقیقت موجود ہو بمقدمۂ ملکہ معظمہ بنام مگن لعل [۲] ملکہ معظمہ کی ایک دیسی رعیت نے ایک ایسی ایسی ریاست کے ملک میں جسکو ملکہ معظمہ کے ساتھ رابطہ اتحاد تھا ایک جرم کا ارتکاب کیا اور وہاں سے وہ احمد آباد میں لایا گیا یا بطور خود داخل ہوا۔ پولٹیکل ایجنٹ نے اس امر کا صداقت نامہ دیا کہ اوسکی رائے میں جرم کی تحقیقات برٹش انڈیا میں ہونی چاہئے۔ احمد آباد میں مجسٹریٹ نے بعد تحقیقات ابتدائی ملزم کو بغرض تجویز احمد آباد کی کورٹ آف سیشن کے سپرد کیا۔ ہائی کورٹ بمبئی نے

---

[۱] پنجاب رکارڈ نمبر ۹ بابت ۱۸۹۳ء فوجداری۔

[۲] انڈین لاء رپورٹ ۶ بمبئی ۶۲۲۔

تجویز کی کہ سیشن کورٹ کو از روئے دفعہ ۹ - ایکٹ ۲۱ مصدرہ ۱۸۷۹ء (اب دفعہ ۱۸۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۵ ۱۸۹۸ء) اُس جرم کی تجویز کا اختیار جس کا ارتکاب ملک غیر میں ہوا تھا اوسی طرح حاصل تھا جیسا کہ اُس صورت میں ہوتا کہ اُس جرم کا ارتکاب ضلع احمدآباد میں ہوتا کیونکہ جبکہ ملزم ملک غیر سے احمدآباد میں لایا گیا یا بطور خود آیا تو یہی کہا جائیگا کہ وہ حسب منشاء دفعہ ہذا برٹش انڈیا کے اندر "دستیاب ہوا"

دفعہ ہذا کے بموجب قبل اختتام مدت دوماہ جو ملزم کو زیر حراست رکھنے کے لئے مقرر کی گئی ہے اور قبل اسکے کہ اوس سرکار سے جسکی قلمرو میں جرم سرزد ہوا ہو دریافت کر لیا جائے کہ آیا ملزم کی حوالگی کی ضرورت ہے یا نہیں صد اقتنامہ نہ دینا چاہئے۔

دفعہ ۱۸۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۵ بابت ۱۸۹۸ء) حسب ذیل ہے۔

نقول اظہارات و دستاویزات بطور وجہ ثبوت مقبول کی جا سکتی ہیں۔

جب کسی ایسے جرم کی نسبت جس کا ذکر دفعہ ۱۸۸ میں ہے تحقیقات یا تجویز ہوتی ہو لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ اگر مناسب جانے ہدایت کرے کہ نقلیں گواہوں کے اظہارات یا دستاویزات کی جو کہ اُس ملک کے پولیٹکل ایجنٹ یا حاکم عدالت کے روبرو قلمبند یا پیش کی گئی ہوں جہاں ویسے جرم کا سرزد ہونا بیان کیا گیا ہو اُس عدالت میں جہاں ویسی تحقیقات یا تجویز عمل میں آتی ہو ایسی ہر صورت میں بطور شہادت کے مقبول ہوں جسمیں کہ ویسی عدالت اُن معاملات میں جنسے ویسے اظہارات یا دستاویزات علاقہ رکھتی ہوں شہادت لینے کے لئے کمیشن

لہ دیکھو مراسلت جس میں اخیر مراسلہ منجانب صاحب عالیشان بہادر بنام نواب مدارالمہام کارسرکار عالی بہ ثبت نشان ۳۱۳۰ مورخہ ۱۶ - ڈسمبر ۱۸۹۶ء جاری ہوا

جاری کر سکتی ہے ۔

یہ دفعہ برٹش انڈیا میں تحقیقات اور تجویز کئے جانے کے متعلق ہے ۔ اس سے یہ غرض ہے کہ وہ شہادت مقبول کی جائے جو اُن عدالتوں کے سامنے قلمبند ہو جو برٹش انڈیا کی عدالتہائے فوجداری نہوں تا کہ وہ شہادت جو اور نہج پر حاصل نہو سکے بہم پہونچے جن صورتوں میں کمیشن جاری کیا جا سکتا ہے وہ دفعہ ۵۰۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری مجریہ ہند میں بیان کی گئی ہیں یعنے جبکہ کسی گواہ کا اظہار لینا حصول اغراض انصاف کیلئے ضروری ہو اور ایسا گواہ بغیر اوس قدر توقف یا صرف یا دقت کے جس کا روا رکھنا نظر بحالات مقدمہ نامناسب ہو حاضر نہیں ہو سکتا ہے ۔

باب ہشتم

قانون تحویل ملزمین علاقہ سرکار عالی

نشان (۲) ۱۳۱۶ ف

جن مقدمات میں جرایم کا ارتکاب علاقہ سرکار عظمت مدار میں ہوتا ہے اور جنمیں ملزم بغرض تجویز اوس مقام کی عدالت کے حوالہ کر دیا جاتا ہے جہاں جرم کا ارتکاب ہوا ہو اونکا تصفیہ حسب قانون تحویل ملزمین علاقہ سرکار عالی نشان (۲) بابتہ ۱۳۱۶ ف کیا جاتا ہے

دفعہ ۱ - یہ قانون بنام "قانون تحویل ملزمین" موسوم ہو سکے گا

مختصر نام و تاریخ نفاذ | اور یکم خورداد ۱۳۱۶ف سے نافذ ہوگا ۔

دفعہ ۲ - بجز اس کے کہ مضمون یا سیاق عبارت

تعریفات | اس کے خلاف ہو ۔

لفظ "جرم" میں ہر ایسا فعل بھی داخل ہے خواہ وہ کہیں ہوا ہو

جرم | کہ اگر ممالک محروسہ سرکار عالی کے اندر کیا جاتا تو جرم ہوتا ۔

لفظ "جرم" کی جو تعریف کی گئی ہے اُس سے مراد ہر ایسا فعل ہے جو مجموعہ تعزیرات ممالک محروسہ سرکار عالی میں قابل سزا قرار دیا گیا ہے عام اس سے کہ اوسکا ارتکاب ممالک محروسہ سرکار عالی کے اندر ہوا ہو یا اوس کے باہر ۔

الفاظ "جرم قابل تحویل" سے وہ جرم مراد ہے جس کی صراحت

جرم قابل تحویل | ضمیمہ منسلکہ قانون ہذا میں کی گئی ہے یا جس کو سرکار بذریعہ اشتہار قابل تحویل قرار دیں ۔

ضمیمہ منسلکہ قانون ہذا میں وہی جرایم ہیں جو تہہ نامہ تحویل ملزمین کی دفعہ ۴ میں مندرج ہیں لیکن دفعہ ہذا کی رو سے سرکار کو اختیار دیا گیا ہے کہ ان جرایم کے علاوہ کسی دوسرے جرم کو بھی ضمیمہ منسلکہ میں درج کرنے کا حکم دیں ۔

دفعہ ۳ - (۱) جب سرکار عظمت مدار کی جانب سے کسی ایسے ملزم کی تحویل

تحویل کی درخواست | کی درخواست کیجائے جو از روئے تہہ نامہ قابل تحویل ہو اور جس نے علاقہ سرکار عظمت مدار میں کسی جرم قابل تحویل کا ارتکاب کیا ہو اور ممالک محروسہ سرکار عالی میں موجود ہو یا جس کی نسبت ممالک محروسہ سرکار عالی میں موجود ہونے کا شبہہ ہو تو سرکار اُس شہادت پر غور فرمائیں گے جو تحویل کی درخواست کے ساتھ وصول

ہوئی ہو۔

اس دفعہ میں وہ صورتیں بیان کی گئی ہیں جن میں تحویل کی درخواست سرکار عظمت مدار کی جانب سے پیش ہوسکتی ہے۔ یہ صورتیں حسب ذیل ہیں۔

(۱) کسی ایسے ملزم کی تحویل کی درخواست کیجائے جو ازروئے تہ نامہ قابل تحویل ہو کسی ملزم کے ازروئے تہ نامہ قابل تحویل ہونے کے لئے شرائط ذیل کی پابندی ضرور ہے۔

(الف) ملزم اُس سرکار کی رعایا ہو جو اوسکی تحویل کی درخواست کرے اور

(ب) ملزم پر کسی ایسے جرم کے ارتکاب کا الزام لگایا گیا ہو جو تہ نامہ میں مندرج ہے۔

(۲) اوس نے علاقہ سرکار عظمت مدار میں قابل تحویل جرم کا ارتکاب کیا ہو۔ اور

(۳) وہ ممالک محروسہ سرکار عالی میں موجود ہو یا اوسکی نسبت ممالک محروسہ سرکار عالی میں موجود ہونے کا شبہہ ہو۔

(۲) اگر شہادت متذکرہ ضمن (۱) پر غور فرمانیکے بعد سرکار کی یہ رائے ہو کہ ملزم ازروئے تہ نامہ قابل تحویل ہے اور بادی النظر میں کسی جرم قابل تحویل کا مرتکب ہوا ہے تو اوسکی گرفتاری کیلئے اوس ضلع کے ناظم عدالت فوجداری کے نام حکم جاری کیا جائیگا جسکی اختیارات کی حدود ارضی کے اندر ملزم کی موجودگی کے باور کرنیکی وجہ ہو۔ حکم مذکور میں اُس مقام اور شخص کی صراحت ہوگی جہاں اور جس کو ملزم حوالہ کیا جانا چاہئے۔ اگر سرکار کی رائے میں شہادت متذکرہ ضمن (۱) کافی نہ ہو تو مزید شہادت طلب کی جاسکتی ہے۔

تحویل کا حکم

ضمن (۱) کی رو سے ہر درخواست تحویل کے ساتھ ارتکاب جرم کے متعلق شہادت وصول ہونی چاہئے اور ضمن ہذا کے مطابق ضرور ہے کہ شہادت ایسی ہو کہ اوس سے ملزم پر کسی جرم قابل تحویل کا الزام بادی النظر میں قایم ہو۔ درباب اس امر کے کہ یہ شہادت ایسی ہونی چاہئے ملاحظہ ہو باب پنجم۔

(۳) ناظم عدالت ضلع ملزم کی گرفتاری کے لئے حکم نامۂ گرفتاری جاری کریگا جسکی تعمیل اوسی طریقہ سے ہوگی جو ضابطہ فوجداری میں تعمیل حکم نامہ کے لئے مقرر ہے۔ اور شخص گرفتار شدہ اوس مقام پر بھیجا جائیگا اور اوس شخص کے حوالہ کیا جائیگا جسکی حکم سرکار میں صراحت ہو۔

حکم نامہ کی تعمیل کا طریقہ

دربارہ طریقہ تعمیل وارنٹ دیکھو دفعات ۶۷ تا ۱۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی

ضمن (۲) کی رو سے حکم تحویل محکمہ سرکار سے ناظم عدالت فوجداری ضلع کے نام جاری ہوگا راست کوتوالی کے نام جاری نہیں ہوگا۔ کیونکہ مقدمات تحویل میں جملہ کارروائی ناظم فوجداری عدالت ضلع کے ساتھ ہوتی ہے اہالی کوتوالی کے ساتھ نہیں ہوتی ہے۔ جب ناظم عدالت فوجداری ضلع کے پاس حکم تحویل پہونچ جائے تو وہ ضمن ۳ کے مطابق کوتوالی متعلقہ کے نام حکمنامہ گرفتاری جاری کریگا۔

(۴) اگر ملزم علاقہ پائیگاہ جاگیرات یا سمستان مقتدر میں ہو تو حکم مذکور بنام معتمد علاقہ مذکور یا شخص مناسب جاری کیا جائیگا اور مشار الیہ بہ تعمیل حکم مذکور شخص گرفتار شدہ کو اوس مقام اور اس شخص کے حوالہ کریگا جسکی حکم سرکار میں صراحت ہو

طریقہ تعمیل جب ملزم علاقہ پائیگاہ جاگیرات یا سمستان مقتدر میں ہو

دفعہ ۴ (۱) اگر وہ جرم جسکی بابتہ حکم نامہ گرفتاری حسب دفعہ ۳ ضمن (۳)

مچلکہ اور ضمانت ہونے پر مجرم کی رہائی

جاری ہوا ہو قابل ضمانت ہو تو حکم نامہ مذکور میں اس امر کی صراحت ہوگی کہ اگر وہ شخص جسکی گرفتاری کے لئے حکم نامہ جاری ہوا ہے مچلکہ مع ضمانت (جس کی تعداد ناظم فوجداری ضلع نے مقرر کی ہو) لکھدے کہ اوس شخص کے پاس جس کا نام حکم نامہ میں درج ہے وقت و مقام مصرحہ پر حاضر ہوگا تو وہ رہا کردیا جائیگا۔

سابق میں ناظم فوجداری عدالت ضلع کو از روئے گشتی محکمہ معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ نشان (۱) مورخہ ۵ ۱۱ آذر ۱۳۱۸ف بغیر حصول منظوری سرکار ملزم کو ضمانت پر رہا کرنے کا اختیار نہیں تھا۔ اب دفعہ ہذا کی روسے ناظم عدالت فوجداری ضلع کو ایسا اختیار دیا گیا ہے اور گشتی مذکور منسوخ سمجھی جائیگی۔

(۲) جب حسب ضمن (۱) ملزم رہا ہو تو ناظم فوجداری ضلع سرکار کو اطلاع دیگا اور سرکار کی طرف سے اوسکی اطلاع سرکار عظمت مدار کو دیجائیگی۔

(۳) اگر وہ شخص جس نے حسب ضمن (۱) مچلکہ لکھدیا ہو اوسکی خلاف ورزی کرے تو ناظم فوجداری ضلع اوسکے مکرر گرفتار کئے جانے کے لئے حکمنامہ اس ہدایت کیساتھ جاری کریگا کہ شخص مذکور گرفتار ہوکر ایسے شخص کے حوالہ کیا جائیگا جس کا نام حکم سرکار متذکرہ دفعہ ۳ ضمن (۲) میں درج ہو۔

(۴) مچلکہ و ضمانت متذکرہ دفعہ ہذا کے متعلق ناظم فوجداری ضلع اون تمام اختیارات کو عمل میں لاسکیگا جو اوسکو از روئے ضابطہ فوجداری مچلکہ کے بموجب زر نقد جمع کرانے اور زر مچلکہ و ضمانت وصول کرنے اور ضامنوں کو بری الذمہ قرار دینے کے بابتہ حاصل ہوں۔

دفعات ۴۹۴ و ۴۹۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی میں مچلکہ کے عوض زر نقد جمع

کرانے اور تاوان اور مچلکہ قابل اخذ ہوجانے کے متعلق احکام مندرج ہیں ۔

دفعہ ۵ - (۱) جب کسی ناظم فوجداری درجہ اول کو یا کسی اور ناظم فوجداری کو

بعض صورتوں میں ناظم فوجداری کو حکم نامہ گرفتاری جاری کرنے کا اختیار ۔

جسے سرکار نے ایسا اختیار بطور خاص دیا ہو یہ باور کرنیکی وجہ ہو کہ اوسکے اختیارات کے حدود ارضی کے اندر کوئی ایسا شخص موجود ہے جو از روئے تہ نامہ قابل تحویل ہے اور علاقہ سرکار عظمت مدار میں کسی جرم قابل تحویل کا ارتکاب کرکے آیا ہے تو وہ ایسی اطلاع یا استغاثہ پیش ہونے پر اور ایسی شہادت گذرنے پر جو اوسکے اختیارات کی حدود ارضی کے اندر جرم مذکور کا ارتکاب ہونیکی صورت میں حکمنامہ گرفتاری جاری کرنے کیلئے کافی ہوتی اگر مناسب سمجھے حکمنامہ گرفتاری جاری کرسکیگا ۔

دفعہ ۳ میں وہ صورت بیان کی گئی ہے جس میں سرکار عظمت مدار کیجانب سے درخواست پیش ہونے پر سرکار عالی اوس شخص کی تحویل کیلئے جس پر علاقہ سرکار عظمت مدار میں کسی جرم قابل تحویل کے ارتکاب کا الزام لگایا گیا ہو حکم جاری کرسکتی ہے ۔ اور دفعہ ۵-(۱) میں اُن صورتوں کا ذکر کیا گیا ہے جنمیں قبل اسکے کہ سرکار عالی کو اطلاع پہونچے ناظم فوجداری کو معلوم ہوجائے کہ کوئی ایسا شخص اوسکی حدود ارضی کے اندر موجود ہے ۔ ایسا ناظم فوجداری اگر مناسب سمجھے تو اوس شخص کی گرفتاری کے لئے دفعہ ہذا کے بموجب وارنٹ جاری کرنیکا مجاز ہے ۔ وارنٹ جاری کرنیکے قبل ناظم فوجداری کو امور مندرجہ ذیل کا خیال رکھنا ضروری ہے ۔

(۱) وہ شخص از روئے تہ نامہ قابل تحویل ہے ۔

(۲) اوس نے علاقہ سرکار عظمت مدار میں کسی جرم قابل تحویل کا ارتکاب کیا ہے ۔

(۳) کافی شہادت جو حکم نامہ گرفتاری جاری کرنیکے لئے ضروری ہو موجود ہے

(۲) حسب ضمن (۱) حکمنامہ گرفتاری جاری ہونیکی اطلاع ناظم فوجداری فوراً سرکار کو دیگا۔

حکم نامہ کے اجرا کی اطلاع

(۳) جب کوئی شخص کسی حکمنامہ گرفتاری کی بنا پر جو حسب ضمن (۱) جاری ہوا ہو گرفتار کیا گیا ہو تو بجز خاص منظوری سرکار کے وہ دو مہینے سے زیادہ حراست میں نہیں رکھا جاسکیگا بجز اسکے کہ اوس مدت کے اندر حسب منشاء دفعہ (۳) ضمن (۲) حکم وصول ہو گیا ہو۔

ملزم دو مہینے سے زیادہ حراست میں نہ رکھا جاسکیگا

جس مدت تک کہ ملزم بانتظار وصول حکم تحویل زیر حراست رکھا جا سکتا ہے وہ اس ضمن میں مقرر کی گئی ہے۔ اگر تاریخ گرفتاری سے دو مہینے کے اندر ناظم فوجداری کے پاس ملزم کی تحویل کا حکم وصول نہو تو اوسکو لازم ہوگا کہ وہ ملزم کو رہا کر دے۔ دو مہینے سے زیادہ مدت تک ملزم کو زیر حراست رکھنے کی منظوری دینے کا اختیار سرکار کو ہے۔ ملزم کی رہائی تحت ضمن ہذا مانع اسکی نہوگی کہ اگر دو مہینے کے بعد بھی حکم تحویل وصول ہو تو وہ مکرر گرفتار کیا جائے۔

(۴) جب کوئی شخص حسب دفعہ ہذا گرفتار کیا گیا ہو یا حراست میں رکھا گیا ہو تو مجموعہ ضابطہ فوجداری ممالک محروسہ سرکار عالی کے احکام متعلق ضمانت اوس سے اوسیطرح متعلق ہونگے گویا جرم منسوبہ کا ارتکاب ممالک محروسہ سرکار عالی کے اندر ہوا ہو۔

ضمانت

اس ضمن کی رو سے ناظم فوجداری کو اختیار دیا گیا ہے کہ بانتظار وصول حکم تحویل ملزم کو حسب احکام مجموعہ ضابطہ فوجداری ضمانت پر رہا کرے۔

دفعہ ۶۔ جس شخص کے نام حسب دفعات بالا حکمنامہ جاری کیا گیا ہو وہ اس

حراست کا جواز اور مکرر گرفتاری

امر کا مجاز ہوگا کہ ملزم کو گرفتار کر کے حراست میں رکھے اور اوس کو اوس مقام پر لے جائے جس کی حکمنامہ میں صراحت ہو۔ اگر ملزم ایسی حراست سے فرار ہو جائے جس میں وہ بر بنار حکمنامہ رکھا گیا ہو تو وہ اوسی طرح مکرر گرفتار کیا جا سکیگا جس طرح وہ کسی ایسے جرم کی بابت حراست سے فرار ہونے کی صورت میں کیا جا سکتا جس کا ارتکاب ممالک محروسہ سرکار عالی میں کیا گیا ہوتا۔

اس دفعہ سے یہ امر صاف ہو جاتا ہے کہ وہ شخص جسکی تحویل کیلئے حکم جاری کیا گیا ہو قانونًا گرفتار کیا جا کر زیر حراست رکھا جا سکتا ہے اور فرار ہو جانیکی صورت میں مکرر ماخوذ کیا جا سکتا ہے

دفعہ ۷۔ احکام ضابطہ فوجداری نافذ الوقت جو اشخاص مفرور کی نسبت اشتہار

اشتہار اور جائداد کی قرقی کی نسبت ضابطہ فوجداری کے احکام کا متعلق ہونا۔

اور اونکی جائداد کی قرقی کی متعلق ہوں اوسقدر تبدل کیساتھ جو ضروری ہو اُس صورت سے بھی متعلق ہونگے جسمیں ناظم فوجداری حسب دفعات بالا حکمنامہ گرفتاری جاری کرے۔

یہ دفعہ اس غرض سے قایم کی گئی ہے کہ اس امر کا کوئی شبہہ باقی نہ رہے کہ اشتہار متعلقہ خاص مفرور اور اونکی جائداد کی قرقی کے بارہ میں مجموعہ ضابطہ فوجداری میں جو مفید احکام مندرج ہیں وہ آیا کارروائی ہائے تحویل میں ان رئیسوں سے متعلق کئے جا سکتے ہیں یا نہیں۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری علاقہ سرکار عالی کی دفعات ۸۷ - ۸۸ میں اشتہار اور قرقی کے متعلق چند احکام ہیں۔

دفعہ ۸۔ (۱) کوئی شخص جسپر کسی ایسے جرم کا الزام ہو جس کا ارتکاب ممالک

ایسے اشخاص کی تحویل جنپر علاقہ سرکار عالی میں کسی جرم کے ارتکاب کا الزام ہو یا جو علاقہ سرکار عالی میں کسی جرم کی پاداش میں سزا بھگت رہے ہوں

محروسہ سرکار عالی کے اندر ہوا ہو اور جو وہ جرم نہ ہو جس کی بابت تحویل کی درخواست ہو

یا کوئی شخص جو کسی جرم کی بابت ممالک محروسہ سرکار عالی میں سزا بھگت رہا ہو وہ حسب قانون ہذا حوالہ نہ کیا جائیگا مگر اس شرط پر کہ اوس جرم کی بابت جسکے لئے تحویل عمل میں آئے شخص مذکور کی تحقیقات و تجویز ختم ہونیکے بعد وہ سرکار عالی کو پھر حوالہ کردیا جائیگا۔

لیکن ایسی شرط سزائے موت کی موقوفی یا التوا کا باعث نہو گی جو ملزم کی نسبت جائز طور پر صادر ہوئی ہو۔

اس دفعہ میں ایسے شخص کی تحویل کے لئے حکم ہے جس پر علاوہ اُس جرم کے جسکی بابت علاقہ سرکار عظمت مدار کی جانب سے تحویل کی درخواست کی جائے ممالک محروسہ سرکار عالی کے اندر کسی جرم کے ارتکاب کا الزام لگایا گیا ہو یا جو سرکار عالی میں کوئی سزا بھگت رہا ہو۔ جب ایسا شخص علاقہ سرکار عظمت مدار کے حوالہ کیا جائے تو ضرور ہوگا کہ عہدہ داران علاقہ سرکار عظمت مدار اُس شخص کو اُس وقت علاقہ سرکار عالی میں واپس کردیں جبکہ اوسکی تجویز بابت اس جرم کے جسکی علت میں اوسکی تحویل عمل میں آئی ہو ختم ہو جائے۔ لیکن اگر ایسے شخص کی نسبت علاقہ سرکار عظمت مدار کی عدالت نے قانوناً سزائے موت صادر کی ہو تو اوسکی تعمیل موقوف یا ملتوی نہ رہیگی یعنے ایسی صورت میں اوس شخص کو علاقہ سرکار عالی میں واپس کرنیکی ضرورت نہو گی بلکہ سزائے موت کی تعمیل کردیجائیگی۔ اگر علاقہ سرکار عظمت مدار کی عدالت سزائے موت کے سوائے کوئی دوسری سزا صادر کرے تو ایسی سزا بھگتنے کے لئے وہ اُس وقت پھر علاقہ سرکار عظمت مدار کے حوالہ کردیا جائیگا جبکہ وہ علاقہ سرکار عالی میں بوجہ برات یا بوجہ ختم میعاد سزا رہا کردیا جائے۔

(۲) جب کوئی شخص جو ممالک محروسہ سرکار عالی میں سزا بھگت رہا ہو

التوائے سزا بصورت تحویل

حسب ضمن (۱) حوالہ کیا جائے تو تاریخ حوالگی سے اوس تاریخ تک جبکہ وہ پھر واپس کیا جائے اوس کی سزا ملتوی سمجھی جائیگی اور تاریخ واپسی سے باقی سزا کی تعمیل ہوگی ۔

اس ضمن کی روسے چند قانونی دقتوں کو رفع کرنا مقصود ہے جو ایسی صورتوں میں مانع تحویل ہوتی تھیں ۔ اب یہ قرار دیا گیا ہے کہ جب ملزم علاقہ سرکار عظمت مدار میں زیر دریافت ہو تو عدالت سرکار عالی کی صادر کی ہوی سزا ملتوی رہیگی اور علاقہ سرکار عالی میں اوس کے واپس کئے جانے کے بعد وہ جزو سزا جو اوس کی تحویل کے وقت غیر منقضی رہا ہو از سر نو شروع ہوگا ۔

دفعہ ۹ - قانون ہذا کے احکام جو ملزمین سے متعلق ہیں اوس تبدیل کیساتھ جو ضروری ہو اون اشخاص سے بھی متعلق ہونگے جو علاقہ سرکار عظمت مدار میں کسی جرم کے مجرم قرار پانیکے بعد کامل سزا بھگتنے کے قبل ممالک محروسہ سرکار عالی میں فرار ہو کر آئے ہوں یا موجود ہوں ۔

قانون ہذا کے احکام مجرمین سزایافتہ سے متعلق ہونگے

دفعہ ۱۰ - سرکار کو اختیار ہوگا کہ ایسی کارروائی کو جو حسب دفعات ماسبق عمل میں آتی ہو موقوف کریں اور ہدایت کریں کہ کوئی حکم نامہ گرفتاری جو حسب دفعات بالا جاری ہوا ہو منسوخ کیا جائے اور شخص گرفتار شدہ رہا کر دیا جائے ۔

سرکار کے اختیارات متعلق منسوخی حکم نامہ گرفتاری

یہ امر قرین مصلحت سمجھا گیا ہے کہ اگر کسی مقدمہ میں کسی وجہ سے کارروائی تحویل کو ملتوی رکھنا مناسب خیال کیا جائے تو سرکار کو کارروائی کی کسی نوبت پر دست اندازی کرنے کا اختیار رہنا چاہئے اور یہ دفعہ اسی غرض سے قایم کی گئی ہے ۔

دفعہ ۱۱- قانون ہذا کے احکام اُن جرایم سے بھی متعلق ہونگے جن کا ارتکاب قانون ہذا کے نفاذ کے قبل ہوا ہو اور نیز اون جرایم سے جنکی نسبت عدالتہائے سرکار عالی کو بھی اختیار سماعت حاصل ہو۔

قانون ہذا اُن جرایم سے بھی متعلق ہوگا جنکا ارتکاب نفاذ قانون کے قبل ہوا ہو۔

دفعہ ۱۲- (۱) ہر کارروائی میں جو قانون ہذا کی رو سے ہو رہی ہو بیانات و دستاویزات او دیگر اشیاء وجہ ثبوت (خواہ وہ ملزم کی موجودگی میں قلمبند یا پیش کئے گئے ہوں یا نہیں) اور اونکی نقول اور واقعات کے متعلق سرکاری صداقت نامہ جات اور عدالتی دستاویزات جن سے واقعات کا اظہار ہوتا ہو شہادت میں قبول کئے جاسکتے ہیں بشرطیکہ اونکی باضابطہ تصدیق کی گئی ہو۔

بیانات و دستاویزات کا قابل ادخال شہادت ہونا

(۲) حکمنامجات گرفتاری اور بیانات یا بیانات حلفی یا اون کے نقول جن سے معلوم ہوتا ہو کہ کسی عدالت سرکار عظمت مدار نے جاری کئے یا لئے ہیں اور صداقت نامہ جات یا عدالتی دستاویزات جن سے عدالت موصوف کے رو برو کسی شخص کی سزایابی ظاہر ہوتی ہو باضابطہ مصدقہ تصور کئے جائینگے۔

تصدیق

(الف) اگر حکمنامہ گرفتاری سے یہ واضح ہو کہ اوس پر کسی عہدہ دار علاقہ سرکار عظمت مدار کے دستخط ہیں۔

(ب) اگر بیانات یا بیانات حلفی یا اونکی نقول سے یہ واضح ہوتا ہو کہ اون پر کسی عہدہ دار علاقہ سرکار عظمت مدار نے اونکی اصل یا نقل ہونے کی تصدیق کی ہے۔

(ج) اگر صداقت نامہ یا عدالتی دستاویز سے جس سے کسی شخص کی سزا یابی ظاہر ہوتی ہو یہ واضح ہو کہ اوس پر کسی عہدہ دار علاقہ سرکار عظمت مدار کی تصدیق ہے۔

(د) اگر حکمنامجات بیانات حلفی نقول صداقتنامہ جات اور عدالتی دستاویزات پر کسی گواہ کی حلفی تصدیق ہو یا صاحب عالیشان بہادر نے اونکی صحت کے متعلق سرکاری طور پر بہ ثبت مہر تصدیق کی ہو۔

(۳) لفظ "حکم نامہ" میں دفعہ ہذا کی اغراض کے لئے ہر عدالتی دستاویز داخل ہے جس کی رو سے کسی ملزم کی یا ایسے شخص کی جو سزا پاچکا ہو گرفتاری کی اجازت ہو۔

دفعہ ۱۳- (۱) سرکار کو اختیار ہوگا کہ بذریعۂ اشتہار قانون ہذا کی اغراض کی تکمیل کے لئے قواعد مرتب کریں۔ | قواعد مرتب کرنیکا اختیار |

(۲) ایسے قواعد منجملہ اور امور کے مفصلہ ذیل امور کے متعلق ہوسکتے ہیں

(الف) ایسے اشخاص کے جو حسب قانون ہذا حراست میں ہوں ایک مقام سے دوسرے مقام کو منتقل کئے جانے اور اونکی نگرانی اور خوراک کے متعلق۔

(ب) ایسے مال کی گرفتار اور حوالہ کئے جانیکے متعلق جس کو کسی جرم متعلقہ قانون ہذا کی اغراض کے لئے پیش کرنے کی ضرورت ہو۔

(ج) ایسے اشخاص کے جو بیرون ممالک محروسہ سرکار عالی جرم کے مرتکب ہوے ہوں اندرون ممالک محروسہ سرکار عالی تعاقب اور گرفتار کرنے کے متعلق

(د) ضابطہ اور عمل درآمد کے متعلق جو تحویل کی کارروائی میں ملحوظ رہیگا۔

دفعہ ۱۴۔ باوجود کسی حکم کے جو مجموعہ ضابطہ فوجداری ممالک محروسہ سرکار عالی میں ہو ہر شخص جو حسب دفعہ ۸۳ ضمن مجموعہ مذکور بلا حکم ناظم فوجداری اور بلا حکم نامہ گرفتاری گرفتار کیا گیا ہو وہ اُس ناظم فوجداری کے حکم سے جس کے اختیارات کی حدود ارضی کے اندر گرفتاری وقوع میں آئی ہو اوسی طریقہ سے اور اونھیں شرایط کے ساتھ حراست میں رکھا جاسکتا ہے جیسا کہ وہ شخص رکھا جاسکتا ہے جس کے متعلق حسب دفعہ ۵ قانون ہذا حکم نامہ گرفتاری جاری ہوا ہو۔

جو اشخاص حسب منشاء دفعہ ۸۳ ضمن ۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی گرفتار کئے گئے ہوں وہ روکے جاسکتے ہیں۔

مجموعہ ضابطہ فوجداری علاقہ سرکار عالی کی دفعہ ۸۳ ضمن ۷ کے مطابق ہر عہدہ دار پولیس مجاز ہے کہ بلا حکم ناظم فوجداری اور بغیر حکم نامہ گرفتاری کسی ایسے شخص کو علاقہ سرکار عالی کے اندر گرفتار کرے جو کسی ایسے فعل کا بیرون ممالک محروسہ سرکار عالی مرتکب ہوا ہو جس کا ارتکاب ممالک محروسہ سرکار عالی کے اندر قابل سزا ہوتا یا جس کے خلاف ایسے فعل کے مرتکب ہونیکا کوئی استغاثہ بوجہ معقول ہوا ہو یا معتبر اطلاع ہوی ہو یا اور طور پر وجہ باور کرنیکی ہو اور جسکی بابتہ وہ حسب قانون حوالگی ملزمین ممالک محروسہ سرکار عالی میں گرفتار ہونے یا حراست میں رکھے جانے کا مستوجب ہو۔ جو اشخاص اس طور پر گرفتار ہوں وہ ناظم متعلقہ کے حکم سے اوسی طرح اور اونھیں قیود کی پابندی کے ساتھ زیر حراست رکھے جائینگے جس طرح اور جن قیود کے ساتھ وہ شخص جو کسی ایسے حکم نامہ کے بموجب گرفتار ہو جس کو اوس ناظم نے اس قانون کی دفعہ ۵ کے بموجب جاری کیا۔

دفعه ۱۵ - یہ قانون کسی تہہ نامہ متعلقہ تحویل ملزمین پر موثر نہوگا جو مابین سرکار عظمت مدار و سرکار عالی منعقد ہوا ہو یا آئندہ ہو اور نہ تحویل ملزمین کے اوس قاعدہ اور عمل درآمد پر موثر ہوگا جو ممالک محروسہ سرکار عالی کے اُن حصص سے متعلق ہو جن پر سرکار عالی کی طرف سے سرکار عظمت مدار کو اختیارات فوجداری دیئے گئے ہوں -

تہہ نامہ تحویل ملزمین پر یہ قانون موثر نہوگا -

اس دفعہ میں ممالک محروسہ سرکار عالی کے جن حصص کے طرف اشارہ ہے اون سے مراد سکندرآباد رزیڈنسی برار اور اراضیات ریلوے ہیں - سکندرآباد کے متعلق تفصیلی قواعد نافذ ہیں اور اوکفیں کے لحاظ سے حدود رزیڈنسی کے معاملات میں بھی عمل ہوتا ہے[1] برار کے متعلق خاص احکام ہیں[2] اور حدود ریلوے کیلئے ایک خاص طرح کا عملدرآمد ہے[3] -

ضمیمہ

جرایم قابل تحویل

		دفعات مجموعہ تعزیرات ممالک محروسہ سرکار عالی	دفعات مجموعہ تعزیرات ہند
۱	جنگ کرنا یا اوس کا اقدام یا اوس کی اعانت کرنا یا اوس کے ارتکاب کی سازش کرنا -	۸۷	۱۲۱

[1] دیکھو باب دربارہ قواعد متعلقہ سکندرآباد [2] دیکھو باب دربارہ قواعد متعلقہ برار
[3] دیکھو باب دربارہ اختیارات اندرون حدود ریلوے -

۲	سکہ کی تلبیس کرنا۔	۹۷	۲۳۱
۳	ملتبس سکہ کو اصلی سکہ کی حیثیت سے حوالہ کرنا۔	۱۰۱	۲۳۹
۴	قتل انسان مستلزم سزا۔	۲۴۴	۳۰۴
۵	قتل عمد۔	۲۴۳	۳۰۲
۶	اقدام قتل عمد	۲۴۸	۳۰۷
۷	ٹھگی	۲۵۱	۳۱۰
۸	ضرب شدید	۲۶۵	۳۲۵
۹	جبر مجرمانہ	۲۹۲	۳۵
۱۰	انسان کو لے بھاگنا	۳۰ و ۳۰۱	۳۶۳ و ۳۶۴
۱۱	انسان کو بھگا لے جانا	۳۰۲	۳۶۵
۱۲	زنا بالجبر	۳۱۲	۳۷۶
۱۳	سرقہ مویشی	۳۱۵	۳۷۹
۱۴	سرقہ جبکہ مال مسروقہ کی مالیت ما رسے زیادہ ہو۔	ایضاً	ایضاً
۱۵	نقب زنی مع سرقہ	۳۱۵ و ۳۷۶	۳۷۹ و ۴۴۷
۱۶	سرقہ بالجبر	۳۲۸	۳۹۲
۱۷	ڈکیتی	۳۳۰	۳۹۵
۱۸	خیانت مجرمانہ	۳۳۹	۴۰۶
۱۹	مال جس کا قبضہ ڈکیتی یا سرقہ بالجبر یا نقب زنی کے ذریعہ سے حاصل کیا گیا ہو بددیانتی سے جان بوجھ کر لینا۔	۳۴۴ و ۳۴۵	۴۱۰ و ۴۱۱

۲۰	بذریعۂ آگ نقصان رسانی	۳۶۷ و ۳۶۸	۴۳۵ و ۴۳۶
۲۱	نقب زنی	۳۷۶	۴۴۷
۲۲	جعلسازی یا جھوٹی دستاویز بنانا یا جعلی دستاویز کو صحیح دستاویز کی حیثیت سے کام میں لانا۔	۳۹۴ و ۳۹۶	۴۶۵ و ۴۶۷ و ۴۶۸ ۴۷۰ و ۴۷۱
۲۳ سلہ	دغا		
۲۴	جرایم متذکرۂ بالا کی اعانت	۶۳	۱۰۷

سنہ ۱۳۲۵ف میں صاحب عالیشان بہادر اور سرکار عالی کے مابین اون جرایم کے متعلق جن کی صراحت عہد نامہ سنہ ۱۸۶۷ء میں نہیں ہے لیکن قانون تحویل ملزمین علاقہ سرکار عظمت مدار عـ ۱۵ سنہ ۱۹۰۳ء میں ہے یہ قرارداد ہوی ہے کہ بطریق مساوات تحویل ہوسکیگی جب کل واقعات پر غور کرنے کے بعد سرکار عالی کی یہ رائے ہو کہ اغراض معدلت کے لئے کسی ملزم کا تحویل کیا جانا ضروری یا مناسب ہے بذریعہ گشتی مجریہ محکمہ سرکار عالی علاقہ عدالت وکوتوالی وامور عامہ نشان عـ ۱ مورخہ ۲۷ آذر سنہ ۱۳۲۵ف جملہ نظامئے عدالت ہائے فوجداری کو ہدایت کی گئی ہے کہ علاوہ جرایم مندرجہ عہد نامہ وغیرہ کے کسی اور جرم کے تحت میں جو قانون تحویل ملزمین علاقہ سرکار عظمت مدار عـ ۱۵ سنہ ۱۹۰۳ء میں قابل تحویل قرار دیا گیا ہے کسی ملزم کی تحویل مطلوب ہو تو عدالت متعلقۂ محکمۂ معتمدی

سلہ یہ جرم بذریعہ اشتہار معتمدی عدالت وکوتوالی وامور عامہ مورخہ ۱۹ ار اردی بہشت سنہ ۱۳۱۷ف مندرجہ جریدۂ اعلامیہ نمبر ۲۹ مورخہ ۲۶ اردی بہشت سنہ ۱۳۱۷ف جزو اول صفحہ ۳۹۸ شریک کیا گیا ہے

عدالت وکوتوالی وامور عامہ میں بترسیل وجہ ثبوت و باظہار اس امر کے کہ ملزم کی تحویل کیوں ضروری یا مناسب خیال کی جاتی ہے تحریک کرسکتی ہے۔ نقل فہرست جرایم مندرجہ قانون ۵ سنہ ۱۹۰۳ء اسکے ساتھ توضیحاً منسلک ہے۔

	تعزیرات ہند
مال کا بطور ضبطی کے یا کسی ڈگری کے اجرا میں گرفتار کئے جانے سے روکنے کیلئے فریباً دور کرنا چھپانا۔	۲۰۶
کسی شخص کی جانب سے اپنی جایز گرفتاری کا مقابلہ یا مزاحمت۔	۲۲۴
سکہ۔	۲۳۰
تلبیس سکہ۔	۲۳۱
تلبیس سکہ ملکہ۔	۲۳۲
تلبیس سکہ کے اوزار کا بنانا یا فروخت کرنا۔	۲۳۳
تلبیس سکہ ملکہ کے اوزار کا بنانا یا فروخت کرنا۔	۲۳۴
اوزار یا سامان کا تلبیس سکہ کیواسطے استعمال کی غرض سے قبضہ میں رکھنا۔	۲۳۵
انڈیا کے باہر سکہ کی تلبیس کی انڈیا میں اعانت کرنا۔	۲۳۶
سکہ ملتبس کا اندر لانا یا باہر لیجانا۔	۲۳۷
ملتبس سکہ ملکہ کا اندر لانا یا باہر لیجانا۔	۲۳۸
اوروں کو سکہ جس کا قبضہ اس علم سے ہو کہ وہ ملتبس ہے حوالہ کرنا۔	۲۳۹
اوروں کو سکہ ملکہ جس کا قبضہ اس علم سے ہو کہ وہ ملتبس ہے حوالہ کرنا۔	۲۴۰
اوروں کو سکہ کا بطور اصلی کے حوالہ کرنا جبکہ جب اُس نے اول قبضہ کیا ملتبس ہونا نہ جانتا تھا	۲۴۱

قبضہ ملتبس سکہ کا ایسے شخص کی جانب سے جو جانتا تھا کہ وہ ملتبس ہے جب اوس نے اوس کا قبضہ لیا۔	۲۴۲
قبضہ ملتبس سکہ ملکہ کا ایسے شخص کی جانب سے جو جانتا تھا کہ وہ ملتبس ہے جب اوس نے اوس کا قبضہ لیا۔	۲۴۳
شخص جو کسی ٹکسال میں ملازم ہو کسی سکہ کا وزن یا ترکیب اوس سے جو قانون سے مقرر ہے مختلف کرائے۔	۲۴۴
ناجایز طور سے ٹکسال سے آلۂ ضرب سکہ کا لینا۔	۲۴۵
فریبًا یا بددیانتی سے کسی سکہ کا وزن گھٹانا یا ترکیب بدلنا۔	۲۴۶
فریبًا یا بددیانتی سے کسی سکہ ملکہ کا وزن گھٹانا یا ترکیب بدلنا۔	۲۴۷
کسی سکہ کی صورت کو اس نیت سے تبدیل کرنا کہ وہ اور کسی قسم کے سکہ کی طرح چل جائے۔	۲۴۸
سکہ ملکہ کی صورت کو اس نیت سے تبدیل کرنا کہ وہ کسی اور قسم کے سکہ ملکہ کی طرح چل جائے۔	۲۴۹
کسی اور کو حوالہ کرنا سکہ کا جس کا قبضہ اس علم کیساتھ ہو کہ وہ تبدیل کیا گیا ہے	۲۵۰
حوالہ کرنا سکہ ملکہ کا جس کا قبضہ اس علم کے ساتھ ہو کہ وہ تبدیل کیا گیا ہے۔	۲۵۱
اوس شخص کا مبدّل سکہ کو قبضہ میں رکھنا جو اوس کو مبدّل جانتا ہو جب اوس نے اوس کو اپنے قبضہ میں لیا۔	۲۵۲
اوس شخص کا مبدّل سکہ ملکہ کو قبضہ میں رکھنا جو اوس کو مبدل جانتا ہو جب اوس نے اوس کو قبضہ میں لیا۔	۲۵۳

کسی اور کو حوالہ کرنا سکہ کا بطور اصلی کے جسکو کہ حوالہ کرنے والا جب اول اوس کا قابض ہوا بدل نہیں جانتا تھا۔	۲۵۴
تلبیس گورنمنٹ اسٹامپ۔	۲۵۵
کسی اوزار یا سامان کو گورنمنٹ اسٹامپ کی تلبیس کی غرض سے قبضہ میں رکھنا	۲۵۶
اوزار کا سرکاری اسٹامپ کی تلبیس کی غرض کیواسطے بنانا یا بیچنا۔	۲۵۷
فروخت گورنمنٹ اسٹامپ ملبس۔	۲۵۸
گورنمنٹ اسٹامپ ملبس کا قبضہ میں رکھنا۔	۲۵۹
گورنمنٹ اسٹامپ کو جس کا ملبس ہونا معلوم ہو بطور اصلی کے استعمال کرنا۔	۲۶۰
گورنمنٹ کو نقصان پہونچانے کی نیت سے کسی مادہ سے جس پر گورنمنٹ اسٹامپ لگا ہو کسی تحریر کو مٹانا یا کسی دستاویز پر کسی اسٹامپ کو جو اوسکے واسطے استعمال کیا گیا ہو علیحدہ کرنا۔	۲۶۱
گورنمنٹ اسٹامپ کو یہ جانکر کہ وہ پہلے استعمال ہو چکا ہے استعمال کرنا۔	۲۶۲
چھیلنا نشان کا جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ اسٹامپ استعمال ہو چکا ہے۔	۲۶۳
قتل انسان مستلزم سزا۔	۲۹۹
قتل عمد۔	۳۰۰
جس شخص کے ہلاک کرنیکا ارادہ تھا اوس کے سوا کسی شخص کے موت کے باعث ہونے سے قتل انسان مستلزم سزا۔	۳۰۱
سزائے قتل عمد۔	۳۰۲
سزائے قتل عمد کی جس کا ارتکاب اوس شخص نے کیا ہو جس کو حبس دوام ہو۔	۳۰۳

سزائے قتل انسان مستلزم سزا جو قتل عمد ہو۔ ۳۰۴
اقدام قتل عمد۔ ۳۰۷
ٹھگ۔ ۳۱۰
سزا متعلق ٹھگ۔ ۳۱۱
اسقاط حمل کا باعث ہونا۔ ۳۱۲
اسقاط حمل کا بلا رضامندی عورت کے باعث ہونا۔ ۳۱۳
کسی فعل سے جو اسقاط حمل کرانے کی نیت سے کیا جائے موت کا وقوع میں آنا ۳۱۴
فعل جو بچے کے زندہ پیدا ہونے کے روکنے کے یا بعد پیدایش اوس کی موت کا باعث ہونیکی نیت سے کیا جائے۔ ۳۱۵
کسی جنین کے موت کا ایسے فعل سے باعث ہونا جو قتل انسان مستلزم سزا کی حد تک پہونچتا ہو۔ ۳۱۶
کسی بارہ سال سے کم عمر بچے کا اوس کی والدین میں سے کسی کی یا اون اشخاص کی جو اونکی محافظ ہوں جانب سے باہر ڈالے جانا اور چھوڑے جانا۔ ۳۱۷
بالارادہ ضرر پہونچانے کی سزا۔ ۳۲۳
خطرناک آلات یا وسایل کے ذریعہ سے بالارادہ ضرر پہونچانا۔ ۳۲۴
بالارادہ ضرر شدید پہونچانے کی سزا۔ ۳۲۵
خطرناک آلات یا وسایل سے بالارادہ ضرر شدید پہونچانا۔ ۳۲۶
مال کے استحصال بالجبر کے لئے یا کسی ناجایز فعل کے واسطے مجبور کرنے کیلئے بالارادہ ضرر پہونچانا۔ ۳۲۷

کسی جرم کے ارتکاب کی نیت سے زہر وغیرہ کے ذریعہ سے ضرر پہونچانا۔ ۳۲۸
مال کے استحصال بالجبر یا کسی ناجایز فعل کے واسطے مجبور کرنے کے لئے بالارادہ
ضرر شدید پہونچانا۔ ۳۲۹
جبر سے اقبال یا واپسی مال کرانے کے واسطے ضرر پہونچانا۔ ۳۳۰
جبر سے اقبال یا واپسی مال کرانے کے واسطے ضرر شدید پہونچانا۔ ۳۳۱
ملازم سرکاری کو اپنے فرض سے خوف دلانے کے واسطے بالارادہ ضرر پہونچانا۔ ۳۳۲
ملازم سرکاری کو اپنے فرض سے خوف دلانے کے واسطے بالارادہ ضرر شدید پہونچانا ۳۳۳
مال استحصال بالجبر کے لئے یا کسی ناجایز فعل کیواسطے مجبور کرنے کے لئے حبس بیجا۔ ۳۴۷
جبر سے اقبال یا واپسی مال کرانے کے واسطے حبس بیجا۔ ۳۴۸
برٹش انڈیا سے لے بھاگنا۔ ۳۶۰
ولایت جایز سے لے بھاگنا۔ ۳۶۱
بھگا لیجانا۔ ۳۶۲
لے بھاگنے کی سزا۔ ۳۶۳
قتل عمد کے لئے لے بھاگنا یا بھگا لیجانا۔ ۳۶۴
کسی شخص کو خفیتہً بطور ناجایز حبس میں رکھنے کی نیت سے لے بھاگنا
یا بھگا لیجانا۔ ۳۶۵
کسی عورت کو اوس کی ازدواج پر مجبور کرنے وغیرہ کے لئے لے بھاگنا یا
بھگا لیجانا۔ ۳۶۶
کسی شخص کو ضرر شدید پہونچانے غلام بنانے وغیرہ کے لئے لے بھاگنا

یا بھگا لیجانا۔	۳۶۷
کسی لے بھاگے ہوئے شخص کو بطور ناجایز چھپانا یا حبس میں رکھنا۔	۳۶۸
دس برس سے کم عمر بچے کو اوس کے بدن پر سے مال منقولہ چرانیکی نیت سے لے بھاگنا یا بھگا لیجانا۔	۳۶۹
کسی شخص کو بطور غلام کے خریدنا یا علیحدہ کرنا۔	۳۷۰
عادتاً غلاموں کی خرید و فروخت کا بیوپار کرنا۔	۳۷۱
کسی نابالغ کو مطالب پیشہ کرانے وغیرہ کے واسطے فروخت کرنا۔	۳۷۲
کسی نابالغ کو مطالب پیشہ کرانے کے واسطے خرید کرنا۔	۳۷۳
زنا بالجبر۔	۳۷۵
زنا بالجبر کی سزا۔	۳۷۶
جرایم خلاف وضع فطری۔	۳۷۷
سرقہ۔	۳۷۸
سرقہ کی سزا۔	۳۷۹
سکنی مکان وغیرہ میں سرقہ۔	۳۸۰
منشی یا ملازم کی جانب سے مال کا جو آقا کے قبضہ میں ہو سرقہ۔	۳۸۱
ارتکاب سرقہ کے لئے موت یا ضرر کے باعث ہونے کی تیاری کرنے کے بعد سرقہ۔	۳۸۲
استحصال بالجبر۔	۳۸۳
استحصال بالجبر کی سزا۔	۳۸۴

شخص کو استحصال بالجبر کے ارتکاب کے لئے تخویف کرنا۔	۳۸۵
کسی شخص کو موت یا ضرر شدید کی تخویف کرنے سے استحصال بالجبر۔	۳۸۶
شخص کو استحصال بالجبر کے ارتکاب کے لئے تخویف موت یا ضرر شدید کی کرنا	۳۸۷
کسی جرم قابل سزائے موت یا حبس بعبور دریائے شور وغیرہ کے الزام کی دھمکی سے استحصال بالجبر۔	۳۸۸
ارتکاب استحصال بالجبر کے لئے شخص کو جرم کے الزام کی تخویف دینی۔	۳۸۹
سرقہ بالجبر۔	۳۹۰
ڈکیتی۔	۳۹۱
سرقہ بالجبر کی سزا۔	۳۹۲
ارتکاب سرقہ بالجبر کا اقدام۔	۳۹۳
سرقہ بالجبر کے ارتکاب میں بالارادہ ضرر پہونچانا۔	۳۹۴
ڈکیتی کی سزا۔	۳۹۵
ڈکیتی بہ معیّت قتل۔	۳۹۶
سرقہ بالجبر یا ڈکیتی بعد اقدام ہلاکت یا ضرر شدید پہونچانے کے۔	۳۹۷
آلۂ مہلک سے مسلح ہوکر سرقہ بالجبر یا ڈکیتی کے ارتکاب کا اقدام کرنا۔	۳۹۸
ڈکیتی کے ارتکاب کرنے کی تیاری کرنا۔	۳۹۹
ڈکیتوں کے گروہ میں شریک ہونے کی سزا۔	۴۰۰
چوروں کے آوارہ پھرنے والے گروہ میں شریک ہونے کی سزا۔	۴۰۱
ڈکیتی کے ارتکاب کے مطلب کے واسطے جمع ہونا۔	۴۰۲

مال کا بددیانتی سے تصرف بیجا۔	۴۰۳
مال کا جو کسی شخص متوفی کے اوس کی موت کے وقت قبضہ میں ہو تصرف بیجا مجرمانہ۔	۴۰۴
خیانت مجرمانہ۔	۴۰۵
خیانت مجرمانہ کی سزا۔	۴۰۶
بردندۂ مال وغیرہ کی جانب سے خیانت مجرمانہ۔	۴۰۷
منشی یا ملازم کی جانب سے خیانت مجرمانہ۔	۴۰۸
ملازم سرکاری یا خزانچی سوداگر یا گماشتہ کی جانب سے خیانت مجرمانہ۔	۴۰۹
مال مسروقہ۔	۴۱۰
مال مسروقہ بددیانتی سے لینا۔	۴۱۱
مال کو جس کا ڈکیتی کے ارتکاب میں سرقہ کیا گیا ہو بددیانتی سے لینا۔	۴۱۲
مال مسروقہ کا عادتاً خرید و فروخت کرنا۔	۴۱۳
مال مسروقہ کے چھپانے میں مدد دینا۔	۴۱۴
دغا۔	۴۱۵
اور شخص بنکر دغا۔	۴۱۶
دغا کی سزا۔	۴۱۷
اس علم سے دغا کرنا کہ اوس سے ناجائز نقصان کسی شخص کو پہونچے جس کے حقوق کی حفاظت کرنے کا مجرم پابند ہو۔	۴۱۸
اور شخص بنکر دغا کرنے کی سزا۔	۴۱۹

دغا کرنا اور بددیانتی سے مال کے حوالگی کی ترغیب دینا ۔ ۴۲۰
قرضخواہوں میں تقسیم سے روکنے کے واسطے مال کا بددیانتی سے یا فریبًا علیحدہ کرنا یا چھپانا ۔ ۴۲۱
کسی قرضہ یا مطالبہ کو جو مجرم کو واجب الوصول ہو اپنے قرضخواہوں کیواسطے مستفید ہونے کو بددیانتی سے یا فریبًا روکنا ۔ ۴۲۲
بددیانتی سے یا فریبًا کسی دستاویز انتقال کا جس میں معاوضہ کی بابت جھوٹا بیان ہو تکمیل کرنا ۔ ۴۲۳
مال کا بددیانتی سے فریبًا علیحدہ کرنا چھپانا ۔ ۴۲۴
نقصان رسانی ۔ ۴۲۵
ارتکاب نقصان رسانی کی سزا ۔ ۴۲۶
نقصان رسانی کا ارتکاب کرنا اور اوس سے پچاس روپیہ سے زیادہ تعداد کا نقصان پہونچانا ۔ ۴۲۷
دس روپیہ کی قیمت کے کسی حیوان کو ہلاک کرنے یا اوس کی عضو کو بیکار کردینے کے ذریعہ سے نقصان رسانی ۔ ۴۲۸
پچاس روپیہ کی قیمت کے کسی حیوان کو یا مویشی وغیرہ کو ہلاک کرڈالنے یا اوس کا عضو بیکار کرنے کے ذریعہ سے نقصان رسانی ۔ ۴۲۹
وسائل آبپاشی کو مضرت پہونچانے یا پانی کو ناجایز طور پر اور جانب کرنے کے ذریعہ سے نقصان رسانی ۔ ۴۳۰
کسی عام سڑک پل یا دریا کو مضرت پہونچانیکے ذریعہ سے نقصان رسانی ۔ ۴۳۱

طغیانی یا بدرروعام کے روک جس سے زیان پیدا ہو ذریعہ نقصان رسانی۔ ۴۳۲

کسی لایٹ ہوس یا نشان سمندری تلف کرنے یا انتقال جا کرنے کم سفید کرنیکے ذریعہ سے جھوٹی روشنی دکھانیکے ذریعہ سے نقصان رسانی۔ ۴۳۳

کسی نشان زمین کو جو بحکم سرکاری مقرر کیا گیا ہو تلف کرنے یا انتقال وغیرہ کے کرنیکے ذریعہ سے نقصان رسانی۔ ۴۳۴

سو روپیہ کی تعداد تک زیان پہونچانے کی نیت سے آگ یا بھک سے اڑجانے والے مادہ کے ذریعہ سے نقصان رسانی۔ ۴۳۵

کسی مکان وغیرہ کے غارت کرنے کی نیت سے بذریعۂ آگ یا بھک سے اڑجانے والے مادہ کے نقصان رسانی۔ ۴۳۶

پٹے ہوے مرکب تری یا بیس ٹن کے بوجھے کے مرکب تری کو غارت کرنے یا کم مامون کرنے کی نیت سے نقصان رسانی۔ ۴۳۷

اوس نقصان رسانی کی جس کی آخر دفعہ میں تعریف کی گئی ہے سزا جبکہ اوس کا ارتکاب آگ یا بھک سے اڑجانے والے مادہ کے ذریعہ سے کیا جاوے۔ ۴۳۸

سرقہ وغیرہ کے ارتکاب کی نیت سے مرکب تری کو قصداً زمین پر یا کنارہ پہونچانے کی سزا۔ ۴۳۹

موت یا ضرر پہونچانے کی تیاری کے بعد ارتکاب نقصان رسانی۔ ۴۴۰

مخفی مداخلت بیجا بخانہ۔ ۴۴۳

مخفی مداخلت بیجا بخانہ بوقت شب۔ ۴۴۴

نقب زنی ۔	۴۴۵
نقب زنی بوقت شب ۔	۴۴۶
جعلسازی ۔	۴۶۳
جھوٹی دستاویز بنانا ۔	۴۶۴
جعلسازی کی سزا ۔	۴۶۵
جعلسازی کسی شل کورٹ آف جسٹس کی یا کسی عام رجسٹر ولادت وغیرہ کی ۔	۴۶۶
جعلسازی کسی کفالت المال یا وصیت نامہ کی ۔	۴۶۷
دغا کے لئے جعلسازی ۔	۴۶۸
کسی شخص کی حیثیت عرفی کو نقصان پہونچانے کے لئے جعلسازی ۔	۴۶۹
جعلی دستاویز ۔	۴۷۰
جعلی دستاویز کو لبطور اصلی کے استعمال کرنا ۔	۴۷۱
جعلسازی کے جو حسب دفعہ (۴۶۷) مستوجب سزا ہو ارتکاب کی نیت سے ملتبس مہر دھات کی تختی وغیرہ کا بنانا یا قبضہ میں رکھنا ۔	۴۷۲
جعلسازی کے جو اور طور پر مستوجب سزا ہو ارتکاب کی نیت سے ملتبس مہر یا دھات کی تختی وغیرہ کا بنانا یا قبضہ میں رکھنا ۔	۴۷۳
کسی کفالت المال یا وصیت نامہ کا اوس کو جعلی جانکر لبطور اصلی استعمال کرنے کی نیت سے قبضہ میں رکھنا ۔	۴۷۴
کسی علامت یا نشان کا جو دستاویز متذکرۂ دفعہ (۴۶۷) کے تصدیق کرنے کے واسطے استعمال کیا جائے تلبیس کرنا یا ملتبس	

نشاندار مادہ کو قبضہ میں رکھنا۔	۴۷۵
کسی علامت یا نشان کا جو دستاویزات متذکرۂ دفعہ (۴۷۳) کے علاوہ دستاویزات کی تصدیق کرنے کے واسطے استعمال کیا جائے ملتبس کرنا یا ملتبس نشان دار مادہ کو قبضہ میں رکھنا۔	۴۷۶
وصیت وغیرہ کا فریبًا فسخ تلف وغیرہ کرنا۔	۴۷۷

(۱) امپریئل سرویس ٹروپس (افواج ملازمت شاہی) کے کسی دستہ سے بھاگ جانا۔

(۲) دریائی ڈکیتی از روئے قانون بین الاقوام۔

(۳) کسی مرکب تری کو دریائے شور میں غرق کرنا یا تباہ کرنا یا غرق یا تباہ کرنے کا اقدام یا سازش کرنا۔

(۴) دریائے شور پر کسی جہاز میں حملہ کرنا ہلاکت کے یا شدید ضرر جسمانی پہونچانے کے ارادہ سے دریائے شور پر کسی جہاز میں دو یا زاید شخصوں کی بغاوت یا سازش بغاوت بمقابلۂ حکم ناخدا کے۔

(۵) ہر جرم بمخالفت حکم کسی دفعہ مجموعہ تعزیرات ہند کے یا بمخالفت حکم کسی اور قانون کے جس کی تصریح وقتًا فوقتًا گزٹ آف انڈیا میں بذریعۂ اشتہار ازطرف گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل خواہ بالعموم تمام ریاستوں کے لئے یا بالخصوص کسی ایک یا ایک سے زیادہ ریاستوں کے لئے کر دی جائے۔

باب نہم

ایکٹ حوالگی مجرمان مجریۂ ہند

۱۵ - بابتہ ۱۹۰۳ء

جن مقدمات میں جرایم کا ارتکاب خارج از حدود برٹش انڈیا ہوتا ہے اور جنمیں ملزم بغرض تجویز اوس ملک کے حوالہ کردیا جاتا ہے جہاں جرم کا ارتکاب ہوا ہو۔ اون کا تصفیہ حسب قانون حوالگی مجرمان مجریہ ہند نمبر ۱۵ بابتہ ۱۹۰۳ء کیا جاتا ہے اس ایکٹ کے نفاذ سے قانون اختیار بر ریاست غیر و حوالگی مجرمان مصدرہ ۱۸۷۹ء منسوخ ہوگیا ہے یہ ایکٹ صرف حوالگی مجرمان سے متعلق ہے۔ اسکے احکام مختلف ابواب میں ترتیب دئے گئے ہیں۔ جو امور مندرجہ ذیل سے متعلق ہیں (۱) ریاست ہائے غیر کے (یعنے اُن ریاستوں کے جن سے احکام مندرجہ ایکٹ ہائے حوالگی مجرمان ۱۸۷۰ء و ۱۸۷۳ء و سنہ ۳۳ و ۳۴ جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریہ باب ۵۲ و ۳۶ و ۳۷ جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریہ باب ۶۰ متعلق ہیں) مجرمان فراری کی حوالگی (۲) اون ریاستوں کے مجرمان مفرور کی حوالگی جو ریاست ہائے غیر نہوں۔ اور (۳) اُن مجرمان فراری کی حوالگی جو ممالک زیر نگین شہنشاہ معظم میں ہوں۔ یہ کل ایکٹ سات ابواب میں منقسم ہے جو حسب ذیل ہیں۔

باب ۱ - مراتب ابتدائی۔

باب ۲ - ریاست ہائے غیر کے مجرمان فراری کی حوالگی۔

باب ۳۔ اُن ریاستوں کے مجرمان فراری کی حوالگی جو ریاست ہائے غیر ہوں۔

باب ۴۔ حوالگی مجرمان فراری جو ممالک زیر نگین شہنشاہ معظم میں ہوں۔

باب ۵۔ جرایم جنکا ارتکاب دریائے شور پر ہو۔

باب ۶۔ اُن کمیشنوں کی تعمیل جو عدالتہائے فوجداری خارج از برٹش انڈیا کی طرف سے جاری ہوں۔

باب ۷۔ احکام مستنزاد۔

باب ۲ و ۴ و ۵ چونکہ اس کتاب کی اغراض میں داخل نہیں ہیں لہذا اس کتاب میں درج نہیں کئے گئے ہیں۔ یہ ایکٹ یکم جون سنہ ۱۹۰۴ع سے نافذ ہوا ہے۔

قانون حوالگی مجرمان مجریہ ہند کا باب ۳ جو اُن ریاستوں کے مجرمان فراری کی حوالگی سے متعلق ہے جو ریاست ہائے غیر ہوں ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

دفعہ ۷ (۱) جب کوئی جرم قابل حوالگی مجرمان کسی ایسی ریاست کی قلمرو میں جو ریاست غیر ہو کسی ایسے شخص سے جو رعیت برطانیہ اہل یورپ نہو سرزد ہو یا گمان ہو کہ اُس سے سرزد ہوا اور وہ شخص برٹش انڈیا میں بھاگ آیا ہو یا برٹش انڈیا میں ہو اور اوس ریاست کا پولٹیکل ایجنٹ اس مضمون کا ایک وارنٹ کسی ایسے ضلع کے مجسٹریٹ کے نام جہاں شخص مذکور کا ہونا باور کیا جاتا ہو جاری کرے کہ شخص مذکور گرفتار ہو کر اوس مقام پر اور اوس شخص یا حاکم کو حوالہ کیا جائے جس کا نام وارنٹ میں مندرج ہو تو مجسٹریٹ مذکور کو لازم ہو گا کہ اوس وارنٹ کے بموجب عمل کرے اور اختیار ہو گا کہ بنا برآں ہدایتیں

بعض صورتوں میں پولٹیکل ایجنٹ وارنٹ جاری کر سکتا ہے۔

صادر کرے۔

"جرم قابل حوالگی" سے مراد کوئی ایسا جرم ہے جو ضمیمہ اول میں مندرج ہے[1]۔

"رعیت برطانیہ اہل یورپ" سے رعیت برطانیہ اہل یورپ مراد ہے جیسی کہ اوس کی تعریف مجموعہ ضابطہ فوجداری نافذ الوقت میں کی گئی ہے[2]۔ "رعیت برطانیہ اہل یورپ" کی تعریف دفعہ ۴ (ط) مجموعہ ضابطہ فوجداری مجریہ ہند (ایکٹ ۵ بابت ۱۸۹۸ء) میں حسب ذیل کی گئی ہے۔

(۱) ہر رعیت ملکہ معظمہ جس نے ممالک متحدہ گریٹ برٹین اور آئرلنڈ میں یا جناب ملکہ معظمہ کی کسی نوآبادی یا ملک مقبوضہ واقع یورپ یا امریکہ یا آسٹریلیا میں یا نوآبادی ہائے نیوزیلنڈ یا کیپ آف گڈ ہوپ یا نٹال میں تولد پایا یا حقوق رعیتی حاصل کئے یا سکونت مستقل اختیار کی ہو۔

(۲) ہر ویسے شخص کی اولاد یا اولاد کی اولاد جو صحیح النسب ہو۔

"ریاست غیر" سے ایسی ریاست مراد ہے جس سے ایکٹ ہائے حوالگی مجرمان ۱۸۷۰ء و ۱۸۷۳ء (۳۳ و ۳۴ وکٹوریا باب ۵۲ و ۳۶ و ۳۷ وکٹوریا باب ۶۰) بروقت متعلق ہوں[3]۔

"پولٹیکل ایجنٹ" سے مراد اور اوسکے مفہوم میں یہ داخل ہیں۔

(۱) کسی مملکت یا مقام میں جو بیرون حدود برٹش انڈیا ہو وہ عہدہ دار اعلیٰ جو

---

[1] دفعہ ۲۔ ایکٹ حوالگی مجرمان مجریہ ہند ۱۵۔ بابت ۱۹۰۳ء۔

[2] ایضاً ایضاً

[3] ایضاً ایضاً

گورنمنٹ برٹش انڈیا کا قایم مقام ہو۔

(۲) ہر عہدہ دار گورنمنٹ آف انڈیا یا لوکل گورنمنٹ جس کو گورنمنٹ آف انڈیا یا لوکل گورنمنٹ نے بغرض تعمیل تمام یا کسی اختیارات پولیٹکل ایجنٹ محکومہ قانون نافذ الوقت متعلقہ اختیار بر ریاست یا غیر حوالگی مجرمان کسی مقام کے لئے جو داخل برٹش انڈیا نہیں ہے مامور کیا ہو۔[۵]

اس دفعہ کی رو سے پولیٹکل ایجنٹ کو یہ اختیار تمیزی دیا گیا ہے کہ منجانب اُس ریاست کے جہاں وہ مقرر ہو اُن مقدمات میں بھی جو عہدنامہ میں داخل نہوں ملزمین کی حوالگی کی درخواست کرے جن اشخاص پر جرایم سنگین کے ارتکاب کا الزام لگایا گیا ہو اونکی حوالگی ہر دو سرکار بر عہدنامہ کی دفعہ کے بموجب لازم ہے لیکن جن مقدمات میں برٹش انڈیا سے ممالک محروسہ سرکار عالی میں حوالگی ہوتی ہے اُن میں اُن اشخاص کی حوالگی کا اختیار تمیزی صاحب عالیشان بہادر کو دیا گیا ہے جن پر سوائے جرایم مندرجہ دفعہ مذکور کے بعض دوسرے جرایم کے ارتکاب کا الزام لگایا گیا ہو۔ اس دفعہ سے واضح ہوگا کہ پولیٹکل ایجنٹ کو کسی دیسی ریاست کیجانب سے کسی رعیت برطانیہ اہل یورپ کی حوالگی کی درخواست اس غرض سے کہ اوسکی تجویز اوس ریاست میں ہو کرنیکا اختیار حاصل نہیں ہے۔ ایسے شخص کی نسبت حسب دفعہ ۱۰۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۵ بابت ۱۸۹۸ء) کارروائی ہونی چاہئے اس دفعہ کی رو سے کسی پولیٹکل ایجنٹ کو کسی ایسی صورت میں جسکے متعلق عہدنامہ موجود ہو اور ریاست متعلقہ ضابطہ مندرجہ عہدنامہ کے مطابق عمل کرنیکی صراحتاً خواہش ظاہر کرے وارنٹ جاری کرنیکا اختیار نہیں ہے نہ کسی ایسے مقدمہ میں جس میں از روئے دفعہ ۹ منجانب ریاست حوالگی کی درخواست کیجائے۔ پولیٹکل ایجنٹ دفعہ ہذا کے بموجب وارنٹ جاری کرنے کا مجاز نہوگا الا اوس صورت میں کہ وہ شخص جو اوسوقت اُس ریاست یا دیسی کی (جہاں وہ پولیٹکل ایجنٹ ہو)

---

[۵] دفعہ ۳ (۴) ایکٹ مضامین عام نمبر ۱۰ ۱۸۹۷ء۔

حکومت عاملانہ کا انتظام کرتا ہو خود تحریری درخواست کرے یا بحکم اُسکے ایسی درخواست کی جائے یا اوس ریاست کی کوئی ایسی عدالت درخواست کرے جس کو گورنر جنرل نے باجلاس کونسل یا گورنر مدراس یا گورنر بمبئی نے باجلاس کونسل (یعنے جیسی کہ صورت ہو) سرکاری گزٹ میں بذریعۂ اعلان نامزد کیا ہو۔ اگر ملزم رعیت برطانیہ ہو تو پولیٹیکل ایجنٹ کو قبل اجرائے وارنٹ اس امر پر غور کرنا لازم ہے کہ آیا اوس کو اس بات کی تصدیق کرنا چاہیئے کہ وہ مقدمہ اس نہج کا ہے کہ اوسکی تحقیقات برٹش انڈیا کے اندر ہونی چاہیئے اور اگر اوسکو اطمینان ہو جائے کہ مقدمہ کی تحقیقات کا بجائے ریاست دیسی کے برٹش انڈیا میں ہونا موجب انصاف رسانی و سہولت گواہان ہے تو اوسکو لازم ہے کہ وہ اس طور پر تصدیق کرے۔ پولیٹیکل ایجنٹ کو لازم ہے کہ کل مقدمات میں قبل صادر کرنے وارنٹ کے بعد تحقیقات ابتدائی اس امر کا اطمینان حاصل کرے کہ ملزم کی نسبت بادی النظر میں مقدمہ قایم ہوتا ہے۔ پولیٹیکل ایجنٹ کو لازم ہے کہ دفعہ ہذا کے بموجب وارنٹ صادر کرنیکے قبل اس امر کا تصفیہ کرے کہ آیا وارنٹ میں یہ حکم درج کیا جائے کہ ملزم پولیٹیکل ایجنٹ کو یا کسی عہدہ دار سرکار انگریزی کو جو پولیٹیکل ایجنٹ کے ماتحت ہو اس غرض سے حوالہ کیا جائے کہ پولیٹیکل ایجنٹ اوسکی تجویز کرے یا کسی عہدہ دار ریاست کے حوالہ کیا جائے تاکہ عدالتہائے ریاست میں اوسکی تجویز ہو تصفیہ کرنے کے قبل پولیٹیکل ایجنٹ کو لازم ہے کہ امور مندرجہ ذیل پر غور کرے۔

(۱) نوعیت الزام منسوبہ۔

(۲) تعویق اور دقت جو ملزم کو اوس کے روبرو حاضر کرنے میں واقع ہو۔

(۳) عدالتہائے ریاست کی عدالتی لیاقت۔

(۴) آیا ملزم رعیت برطانیہ ہے یا نہیں اور اگر وہ رعیت برطانیہ (بجز رعیت برطانیہ

اہل یورپ کے) ہو تو آیا عدالتہائے ریاست از روئے رواج یا بوجہ تسلیم ایسی رعایائے برطانیہ کی جو اونکے حوالہ کی جائے تجویز کرتی ہیں یا نہیں - اور

(۵) آیا عدالتہائے ریاست کو از روئے رواج یا بوجہ تسلیم اوس سزا کے تجویز کرنے کا اختیار حاصل ہے جو کسی ایسے جرم کی بابت جو جرم منسوبہ کے مماثل ہو از روئے مجموعہ تعزیرات ہند دی جا سکتی ہے -

باوصف کسی عبارت مندرجہ قاعدہ ماسبق کے اگر پولٹیکل ایجنٹ کو گورنر جنرل ہند باجلاس کونسل نے عام یا خاص ہدایت کی ہو کہ وہ خود ملزم کی تجویز کرے یا ملزم کو بغرض تجویز ریاست متعلقہ کی عدالت مجاز کے تفویض کرے تو پولٹیکل ایجنٹ کو لازم ہے کہ وارنٹ میں یہ حکم درج کرے کہ ملزم خود اوس کے یا اوسکے کسی عہدہ دار ماتحت کے یا ریاست متعلقہ کے کسی عہدہ دار کے یعنے جیسی کہ صورت ہو حوالہ کیا جائے جس صورت میں کہ ملزم بغرض تجویز عدالت ریاست کے حوالہ کیا جائے تو پولٹیکل ایجنٹ کو اس امر کا اطمینان حاصل کرنا چاہئے کہ ملزم کے حق میں بطور واجبی تجویز کیجاتی ہے - اور ثبوت جرم کے بعد جو سزا صادر کیجائے وہ حد سے زیادہ یا وحشیانہ نہیں ہے اور اگر اوسکو اس بات کا اطمینان نہو تو اوسکو لازم ہے کہ قیدی کو باستظار حکم گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل اپنی حراست میں واپس طلب کرلے - پولٹیکل ایجنٹ کو لازم ہے کہ ہر ششماہی کو ایک تختہ اُن اشخاص کا جو بغرض تجویز ریاست دیسی کے حوالہ کئے گئے ہوں گورنمنٹ آف انڈیا یا گورنمنٹ ہائے مدراس یا بمبئی میں جیسی کہ صورت ہو حسب نمونہ ضمیمہ (ز) پیش کرے - جو ملزمین برٹش انڈیا میں بربنائے وارنٹ از روئے دفعہ ہذا گرفتار کئے جائیں اونکے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کیا جائیگا جیسا کہ برٹش انڈیا میں اشخاص زیر دریافت کیساتھ کیا جاتا ہے جن اشخاص کی نسبت پولٹیکل ایجنٹ قید کی سزا تجویز کرے وہ اگر رعایائے

برطانیہ ہوں تو ملک انگریزی میں قریب ترین محبس میں بھیجے جائیں گے اور وہاں اونکی نسبت ویسا ہی برتاؤ کیا جائیگا کہ گویا اونکو قانون مقامی کے مطابق سزا دی گئی ہے لیکن شرطیہ کے اس قاعدہ سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ جو قواعد در بارہ دائر کرنے اپیل بنا راضی تجاویز پولیٹیکل ایجنٹ نافذ الوقت ہوں اون کے خلاف اپیل کرنے کا ایسے شخص کو کوئی حق حاصل ہے ۔

الفاظ "وہ شخص یا حاکم جس کا نام وارنٹ میں مندرج ہو" جو اس دفعہ میں مستعمل ہوے ہیں اس غرض سے داخل کئے گئے ہیں کہ اُس عام طریقہ کو قانوناً ناجائز قرار دیا جائے جسکی رو سے کوئی ایسا شخص جو پولیٹیکل ایجنٹ کے وارنٹ کے مطابق گرفتار اور ریاست دیسی میں بھیجا جائے راست اُس ریاست دیسی کی عدالت کے حوالہ کر دیا جاتا ہے ۔ یہ الفاظ اُن تمام صور توں کے لئے جن کا وقوع میں آنا ممکن ہے کافی طور پر وسیع معلوم ہوتے ہیں ۔

(۲) جو وارنٹ حسب تصریح مندرجہ دفعہ تحتی (۱) جاری کیا جائے اوسکی

وارنٹ مذکور کی تعمیل

تعمیل اُس طریقہ پر ہو گی جو قانون نافذ الوقت میں تعمیل وارنٹ کی نسبت محکوم ہو اور شخص ملزم جب گرفتار ہو اُس مقام میں بھیجا اور اُس شخص یا حاکم کے حوالہ کیا جائیگا جس کا نام اوس وارنٹ میں مندرج ہو الا جبکہ ایکٹ ہذا کے احکام کے مطابق وہ رہا کر دیا جائے ۔

سلہ قواعد مجریہ گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل بہ تعمیل اُن اختیارات کے جو از روئے انڈین فارین جوریسڈکشن آرڈر بابت ۱۹۰۲ء دفعہ ۲۲ - ایکٹ حوالگی مجرمان مجریہ ہند نمبر ۵ بابت ۱۹۰۳ء عطا ہوئے ہیں نوٹیفکیشن نمبر ۱۸۶۲ مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۰۴ء مطبوعہ گزیٹ آف انڈیا مورخہ ۱۴ مئی ۱۹۰۴ء حصہ (۱) صفحہ ۳۶۴ یہ قواعد بہ تنسیخ اُن جملہ قواعد سابق کے جو اس بارہ میں نافذ تھے یکم جون ۱۹۰۴ء سے جاری کئے گئے ہیں ۔

دربارہ طریقۂ تعمیل وارنٹ دیکھو دفعات ۷۷ تا ۸۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۵ ۱۸۹۸ء

اس دفعہ تحتی میں اُس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے فرائض کے متعلق جسکے نام وارنٹ حسب دفعہ تحتی (۱) جاری کیا گیا ہو کوئی خاص ہدایتیں نہیں ہیں لیکن اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالنا چاہئے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو اپنی قوت فیصلہ کو کام میں لائے بغیر ہر ایسے وارنٹ کی تعمیل کرنا لازم ہے جو پولیٹیکل ایجنٹ کے پاس سے وصول ہو۔ اگر کوئی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کسی ایسے وارنٹ کی تعمیل فوراً کردے جو بدیہی ناجائز ہو مثلاً اگر وہ کسی وارنٹ کی تعمیل کرے جو کسی ایسے جرم کی بابت جو اس ایکٹ کے ضمیمہ اول میں داخل نہیں ہے اور جس کا ملک انگریزی کے اندر وقوع میں آنا بیان کیا گیا ہو رعیت برطانیہ اہل یورپ کی گرفتاری کے لئے صادر کیا گیا ہو تو اوس پر ایک سنگین ذمہ داری وارد ہوگی۔ برعکس اس کے اگر کوئی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کسی ایسے وارنٹ کی تعمیل کرنے سے انکار کرے جو بادی النظر میں جائز ہو تو وہ اپنی طرز کارروائی کو صحیح ثابت کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔ ایک دوسری صورت جو واقع ہوسکتی ہے وہ یہ ہے کہ کوئی ملزم گرفتار ہونیکے بعد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سامنے اس امر کا ثبوت پیش کرنا چاہے کہ وہ رعیت برطانیہ اہل یورپ ہے اور اس وجہ سے دفعہ تحتی (۱) کے مطابق گرفتار کئے جانے کا مستوجب نہیں ہے یہ ظاہر ہے کہ گرفتاری کے قبل یا اوس کے بعد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو اوس الزام کی صحت کے متعلق جو شخص ملزم پر لگایا گیا ہو تحقیقات کرنے کا اختیار حاصل نہیں ہے[۱]۔

---

[۱] ہدایات موسومہ عہدہ داران عدالت مجریہ چیف کورٹ پنجاب جلد ۳۔

(۳) مجموعہ ضابطہ فوجداری نافذالوقت کے احکام جو اشخاص مفرور کی صورت میں اشتہار اور قرقی جائداد سے متعلق ہیں معہ ضروری ترمیم کے اُس صورت سے بھی متعلق ہوں گے جبکہ کسی مجسٹریٹ ضلع کے پاس تحت دفعہ ہذا کوئی وارنٹ وصول ہو اسطرح پر کہ گویا وہ وارنٹ خود اوسی مجسٹریٹ ضلع نے جاری کیا تھا۔

اشتہار اور قرقی جائداد اشخاص مفرور کی صورت میں

یہ ضمن اس غرض سے قایم کیا گیا ہے کہ اس امر کا کوئی شبہہ باقی نہ رہے کہ اشتہار متعلقہ اشخاص مفرور اور اونکی جائداد کی قرقی کے بارہ میں مجموعہ ضابطہ فوجداری میں جو مفید احکام مندرج ہیں وہ آیا کارروائی ہائے حوالگی میں وارنٹوں سے متعلق کئے جاسکتے ہیں یا نہیں مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۵ ۱۸۹۸ء) کی دفعات ۸۷ - ۸۹ میں اشتہار اور قرقی کے متعلق چند احکام ہیں۔

دفعہ ۸ (۱) جبکہ کوئی پولٹیکل ایجنٹ کسی ایسے وارنٹ کی پشت پر یہ ہدایت لکھدے کہ جس شخص کی گرفتاری کیلئے یہ وارنٹ جاری کیا جاتا ہے وہ اگر ایک مچلکہ معہ کافی ضامنوں کے اس مضمون کا لکھدے کہ وہ اوس شخص یا حاکم کے روبرو جس کا نام اس بارہ میں وارنٹ میں مندرج ہو ایک مصرحہ وقت اور مقام پر حاضر ہوگا تو رہا کر دیا جاسکتا ہے تو ایسی صورت میں وہ مجسٹریٹ جس کے نام وہ وارنٹ بھیجا جائے ایسی ضمانت لیکر شخص مذکور کو حراست سے رہا کر دے گا۔

ضمانت داخل کرنے پر رہائی

(۲) جبکہ ضمانت حسب دفعہ ہذا لیجائے تو مجسٹریٹ کو لازم ہوگا کہ اس امر کی تصدیق اُس پولٹیکل ایجنٹ کے پاس جس نے وارنٹ جاری کیا ہو

مجسٹریٹ مچلکہ رکھ لیگا

لکھ بھیجے اور مچلکہ رکھ لے ۔

(۳) اگر وہ شخص جو کسی ایسے مچلکہ کا پابند ہو مقام اور وقت مصرحہ پر حاضر نہو تو مجسٹریٹ کو اختیار ہوگا کہ اوسکی عدم حاضری کی نسبت اپنی تشفی کرکے ایک وارنٹ اس ہدایت کے ساتھ جاری کرے کہ شخص مذکور پھر گرفتار ہوکر کسی ایسے شخص کے حوالہ کیا جائے جسکو پولیٹیکل ایجنٹ نے اوسے حراست میں لینے کے لئے مجاز کیا ہو ۔

عدم حاضری کی صورت میں گرفتاری مکرر۔

(۴) کسی ایسے مچلکہ کی صورت میں جو حسب دفعہ ہذا تحریر ہو مجسٹریٹ وہ اختیارات کام میں لاسکتا ہے جو مجموعہ ضابطہ فوجداری نافذ الوقت کی رو سے مچلکہ کے عوض زر نقد جمع کرانے اور تاوان مچلکہ قابل اخذ ہوجانے اور بریت ضامنان کی نسبت عطا کئے گئے ہیں ۔

مچلکہ کے عوض زرنقد جمع کرانا اور تاوان مچلکہ قابل اخذ ہوجانا۔

دفعات ۵۱۳ و ۵۱۴ مجموعہ ضابطہ (ایکٹ ۵ ۱۸۹۸ء) میں مچلکہ کے عوض زر نقد جمع کرانے اور تاوان مچلکہ قابل اخذ ہوجانیکے متعلق احکام مندرج ہیں ۔

دفعہ ۹ - جبکہ گورنمنٹ آف انڈیا یا لوکل گورنمنٹ سے کوئی ایسی ریاست جو ریاست غیر ہو کسی ایسے شخص کی حوالگی کی جو ریاست مذکور کی قلمرو میں ارتکاب جرم کا ملزم ہو درخواست کرے یا اوسکی جانب سے درخواست گذرے تو اوس پر بجز اس کے کہ کوئی ایسی شہادت نہیں لیجائیگی جس سے یہ ثابت ہو کہ جرم ایک پولیٹیکل حیثیت کا ہے یا قابل حوالگی نہیں ہے) اوس ضابطہ کے مطابق کارروائی کیجائے گی جو کسی

اور ریاستوں کیطرف سے درخواستیں جو ریاستہائے غیر ہوں

ریاست غیر کی گورنمنٹ کی طرف سے گذری ہوئی درخواستوں کیلئے دفعہ ۳ میں مقرر ہے گویا کہ وہ ایسی درخواست ہے جو اُس دفعہ کے بموجب کسی ایسی گورنمنٹ نے کی ہے مگر شرط یہ ہے کہ اگر اوس ریاست میں یا اوسکے لئے کوئی پولیٹکل ایجنٹ ہو تو درخواست بتوسط اوس پولیٹکل ایجنٹ کے گذرے گی۔

دفعہ ۳ کے احکام جو اُن درخواست ہائے حوالگی سے متعلق ہیں جو کسی ریاست غیر کی جانب سے کی جائیں از روئے دفعہ ہذا اُن درخواستوں سے متعلق کئے گئے ہیں جو کسی ایسی ریاست کی جانب سے کیجائیں جو ریاست غیر نہو۔ دفعہ ہذا میں یہ شرط قایم کی گئی ہے کہ جب کسی ایسی ریاست میں یا اوس کے لئے کوئی پولیٹکل ایجنٹ ہو تو ملزم کی حوالگی کیلئے درخواست اوس کے توسط سے گذرنی چاہیئے۔

دفعہ ۳ میں جو ضابطہ مقرر کیا گیا ہے وہ حسب ذیل ہے۔

حوالگی کی درخواست

"(۱) جبکہ گورنمنٹ ہند یا کسی لوکل گورنمنٹ سے کسی ریاست غیر کی گورنمنٹ اپنے کسی مجرم فراری کی حوالگی کیواسطے درخواست کرے جو برٹش انڈیا میں ہو یا جسکے برٹش انڈیا میں ہونیکی نسبت شبہہ ہو تو گورنمنٹ ہند یا لوکل گورنمنٹ مذکور کو (جیسی صورت ہو) اختیار ہوگا کہ اگر مناسب سمجھے ایک حکم کسی ایسے مجسٹریٹ کے نام صادر کرے جسے اوس جرم کی تحقیقات کا اختیار ہوتا اگر وہ اوسکے علاقہ حکومت کی حدود ارضی کے اندر وقوع میں آتا بایں ہدایت کہ مجسٹریٹ مذکور اوس مقدمہ کی تحقیقات عمل میں لائے۔

سمن یا وارنٹ گرفتاری

(۲) اُس مجسٹریٹ کو جسے اس نہج کی ہدایت کی جائے لازم ہے کہ اگر وہ جرم ایسا معلوم ہو جسکے لئے معمولاً سمن بھیجا جاتا ہو تو مجرم فراری کے نام سمن جاری کرے اور اگر جرم قابل وارنٹ ہو تو مجرم کی گرفتاری کا وارنٹ صادر کرے۔

(۳) جب مجرم مذکور مجسٹریٹ کے روبرو حاضر ہو یا لایا جائے تو مجسٹریٹ جہانتک ممکن ہو

مجسٹریٹ تحقیقات کریگا

مقدمہ کی تحقیقات قریب قریب اُسی طریقہ پر کرے گا اور وہی اختیار سماعت اور اور اختیارات رکھیگا کہ گویا وہ مقدمہ قابل تجویز عدالت سشن یا ہائیکورٹ ہے اور ایسی شہادت لیگا جو درخواست کی تائید میں اور مجرم فراری کیطرف سے گذرے اور نیز ایسی شہادت جو اس بات کے دکھلانے کے لئے پیش کی جائے کہ وہ جرم جس کا مجرم مذکور ملزم ہے یا یہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ اوسکا مجرم قرار پاچکا ہے ایک پولیٹکل حیثیت کا جرم ہے یا جرم قابل حوالگی نہیں ہے۔

(۴) اگر مجسٹریٹ کی یہ رائے ہو کہ ثبوت بادی النظری اُس درخواست کی تائید میں

سپردگی

پایا جاتا ہے تو وہ مجرم فراری کو تا انتظار حکم گورنمنٹ ہند یا لوکل گورنمنٹ کے (یعنے جیسی صورت ہو) محبس میں بھیج سکتا ہے۔

(۵) اگر مجسٹریٹ کی یہ رائے ہو کہ ثبوت بادی النظری اُس درخواست کی تائید میں نہیں

ضمانت

پایا جاتا یا اگر مقدمہ بموجب احکام مجموعہ ضابطہ فوجداری نافذالوقت کے قابل ضمانت ہو تو مجسٹریٹ مجاز ہوگا کہ مجرم فراری کو ضمانت پر رہا کرے۔

(۶) مجسٹریٹ کو لازم ہوگا کہ اپنی تحقیقات کے نتیجہ کی رپورٹ گورنمنٹ ہند یا لوکل

مجسٹریٹ کی رپورٹ

گورنمنٹ کے پاس (یعنے جیسی صورت ہو) پیش کرے اور اُس رپورٹ کے ساتھ ایک بیان تحریری جو مجرم فراری گورنمنٹ کے ملاحظہ کیواسطے پیش کرنا چاہے ارسال کرے۔

(۷) اگر گورنمنٹ ہند یا لوکل گورنمنٹ کی (یعنے جیسی صورت ہو) یہ رائے ہو کہ اوس رپورٹ

ہائیکورٹ سے استصواب اگر گورنمنٹ ضروری سمجھے

یا بیان تحریری سے ایک اہم مسئلہ قانونی پیدا ہوتا ہے تو وہ حکم صادر

کر سکتی ہے کہ وہ مسئلہ قانونی اوس ہائیکورٹ کے حوالہ کیا جائے جس کا نام حکم مذکور میں مندرج ہو اور جبتک وہ مسئلہ طے نہو جائے مجرم فراری حوالہ نہیں کیا جائیگا۔

(۸) اگر اوس رپورٹ اور بیان تحریری کے وصول ہونے یا مسئلہ مذکور کے طے ہو جانے پر گورنمنٹ ہند یا لوکل گورنمنٹ کی (یعنے جیسی صورت ہو) یہ رائے ہو کہ مجرم فراری حوالہ ہو جانا چاہئے تو اوسے اختیار ہے کہ اس مضمون کا ایک وارنٹ صادر کرے کہ مجرم مذکور بحراست بھیجدیا جائے اور اُس مقام پر اور اُس شخص کے حوالہ کیا جائے جس کا نام وارنٹ میں لکھا گیا ہو۔

وارنٹ حوالگی

(۹) ہر شخص کو جسکے نام کوئی وارنٹ بموجب دفعہ تحتی (۸) کے صادر ہو جائز ہوگا کہ شخص متذکرہ وارنٹ کو لیکر حراست میں رکھے اور اسکو مقام متذکرہ وارنٹ میں لیجائے اور اگر شخص مذکور کسی ایسی حراست سے بھاگ جائے جس میں وہ وارنٹ مذکور کے بموجب دیا گیا ہو تو وہ پھر گرفتار کیا جا سکتا ہے اوسیطرح پر کہ جس طرح کوئی شخص جو کسی جرم خلاف ورزی قانون برٹش انڈیا کا ملزم ہو بھاگ جانے پر مکرر گرفتار ہو سکے۔

وارنٹ حوالگی کے بموجب حراست اور گرفتاری مکرر کا جواز

(۱۰) اگر وارنٹ متذکرہ دفعہ تحتی (۸) کسی ایسے مجرم فراری کی نسبت جو دفعہ تحتی (۴) کے بموجب محبس میں بھیجدیا گیا ہو اسطرح بھیجے جانے کے بعد سے دو مہینے کے اندر نہ تو جاری ہو اور نہ تعمیل پائے تو ہائیکورٹ مجاز ہوگی کہ اوس مجرم فراری کی طرف سے درخواست گذرنے اور اس بات کا ثبوت پہونچنے پر کہ گورنمنٹ ہند یا لوکل گورنمنٹ کو (یعنے جیسی صورت ہو) درخواست مذکور گذرانے کے ارادہ کی اطلاع معقول دیجا چکی ہے مجرم مذکور کی رہائی کا حکم صادر کرے اِلا جبکہ اس کے خلاف وجہ موجہ دکھلائی جائے۔"

دو مہینے کے بعد اُن مجرمین فراری کی رہائی جو محبس میں بھیجدئے گئے ہوں۔

اس دفعہ کی روسے مجسٹریٹ کا یہ فرض ہے کہ اگر گورنمنٹ آف انڈیا یا کوئی لوکل گورنمنٹ کسی الزام کی صحت کے متعلق تحقیقات کرنیکا حکم دے تو اوس حکم کے مطابق کارروائی کرے واضح رہے کہ گورنمنٹ کو جو اختیار دیا گیا ہے وہ کسی خاص قسم کے اشخاص یا جرایم تک محدود نہیں ہے۔ یہ قیاس کیا جاتا ہے کہ قبل اسکے کہ گورنمنٹ اس دفعہ کے مطابق کسی مجسٹریٹ کو تحقیقات کا حکم دے وہ اس امر کا اطمینان حاصل کرلیگی کہ کل ضروری شرائط کی تکمیل ہوئی ہے تحقیقات کے بعد مجسٹریٹ کی جانب سے اوس گورنمنٹ کے پاس جسنے اوسے تحقیقات کا حکم دیا ہو رپورٹ بھیجی جانی چاہئے۔ اگر گورنمنٹ کسی مزید کارروائی ضرورت سمجھے تو اس دفعہ کی روسے اوسکو اختیار ہے کہ ملزم کی حوالگی کے لئے وہ خود وارنٹ جاری کرے[۱]۔

جو اشخاص حسب دفعہ ہذا ملک انگریزی میں گرفتار کئے جائیں اون کے ساتھ جہاں تک ممکن ہو ویسا ہی برتاؤ کیا جائیگا جیسا کہ اسی قسم کے جرم کی بابت مجموعہ ضابطہ فوجداری کے مطابق یا اگر گرفتاری کسی بلدہ پریزیڈنسی میں ہو تو ضابطہ مجریہ بلاد پریزیڈنسی کے مطابق اشخاص زیر دریافت کے ساتھ کیا جاتا ہے[۲]۔

اِس دفعہ میں جو ضابطہ مقرر کیا گیا ہے وہ ایکٹ حوالگی مجرمان سنہ ۱۸۷۰ع (سنہ ۳۳ و ۳۴ ملکہ معظمہ وکٹوریہ باب ۵۲) سے لیا گیا ہے اور جہانتک اس ملک کے حالات کے لحاظ سے مناسب ہے انگلستان کے ضابطہ کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے جس شخص کی حوالگی کی درخواست اس دفعہ کی روسے کی جائے اوسکو اس امر کی وجہ ظاہر کرنیکا حق حاصل ہے کہ وہ حوالہ کیوں نہ کیا جائے۔ اور اگر اسمیں کوئی اہم مسئلہ قانونی پیدا ہو تو اوس کے متعلق ہائیکورٹ سے

---

[۱] ہدایات موسومہ عہدہ داران عدالت مجریہ چیف کورٹ پنجاب جلد ۲۔

[۲] اعلان نمبر ۳ مورخہ ۱۲۔ مارچ سنہ ۱۸۷۵ع (جسکی ترمیم بذریعۂ اعلان نمبر ۸۷ مورخہ ۱۶۔ اگست سنہ ۱۸۷۶ع ہوی ہے۔)

استصواب کیا جا سکتا ہے - یہ قیاس کیا جاتا ہے کہ معمولی مقدمات میں ایسے استصواب کی ضرورت نہو گی اور اس امر کا تصفیہ کرنا کہ آیا استصواب کرنا چاہئے یا نہیں کلیتاً حکومت عاملانہ کی رائے پر چھوڑا گیا ہے -

دفعہ ۳ (۱) میں الفاظ "اگر مناسب سمجھے" اس غرض سے داخل کئے گئے ہیں کہ جہانتک ممکن ہو یہ امر صاف طور پر ظاہر ہو جائے کہ ایسی صورتیں پیش ہو سکتی ہیں جن میں گورنمنٹ تحقیقات عدالتی کا حکم دینے سے انکار کرے -

دفعہ ۳ (۴) کے متعلق یہ کہنا ضرور ہے کہ قانون انگلستان (یعنے ایکٹ حوالگی مجرمان ۱۸۷۰ء ۳۳ و ۳۴ جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریہ باب ۵۲) کے مطابق حوالگی کے لئے یہ معیار مقرر کیا گیا ہے کہ آیا مجسٹریٹ ملزم کو بغرض تجویز سپرد کریگا - ایکٹ مجریہ ہند بابتہ ۱۸۷۹ء (یعنے ایکٹ حوالگی مجرمان ۱۸۷۹ء) کوئی معیار مقرر نہیں کرتا بلکہ اس امر کا تصفیہ کہ آیا ملزم حوالہ کیا جائے یا نہیں گورنمنٹ کی رائے پر چھوڑتا ہے - لیکن ضرور ہے کہ تاوقتیکہ مجسٹریٹ کے روبرو ایک بادی النظری مقدمہ قایم نہو اس کا تصفیہ گورنمنٹ سے نہ کرایا جائے اسی لحاظ سے یہ ضمنی دفعہ قایم کی گئی ہے -

دفعہ ۱۰ - (۱) اگر کسی مجسٹریٹ درجہ اوّل کو یا کسی ایسے مجسٹریٹ کو جسے لوکل گورنمنٹ نے اس بارہ میں اختیارات خاص عطا کئے ہوں یہ معلوم ہو کہ اوس کے علاقۂ حکومت کی حدود ارضی کے اندر کسی شخص پر کسی ایسی ریاست میں جو ریاست غیر نہو کسی جرم کے مرتکب ہونیکا الزام لگایا گیا ہے یا ارتکاب جرم کا شبہ اوس پر کیا گیا ہے اور یہ کہ وہ شخص اُس ریاست کے حوالہ حسب قانون کیا جا سکتا ہے یا یہ کہ

بعض صورتوں میں وارنٹ گرفتاری جاری کرنیکا مجسٹریٹوں کو اختیار

وارنٹ اوسکی گرفتاری کیلئے دفعہ ۷ کے بموجب جاری ہو سکتا ہے تو مجسٹریٹ مذکور مجاز ہوگا کہ اگر مناسب سمجھے اوس کی گرفتاری کے لئے وارنٹ جاری کرے ایسی مخبری یا نالش کی بنیاد پر اور اس قدر ثبوت لینے کے بعد جو اوس کی دانست میں اجرائے وارنٹ کے لئے وجہ کافی ہوتا اگر وہ جرم اوسکے علاقہ حکومت کی حدود ارضی کے اندر سرزد ہوتا۔

دفعہ ۷ (۱) کی رو سے کسی دیسی ریاست کے پولٹیکل ایجنٹ کو اُس شخص کی گرفتاری کے لئے جس پر اُس ریاست میں ارتکاب جرم کا الزام لگایا گیا ہو وارنٹ جاری کرنیکا اختیار دیا گیا ہے دفعہ ۱۰- (۱) میں اُن صورتوں کا ذکر کیا گیا ہے جنمیں قبل اسکے کہ پولٹیکل ایجنٹ کو اطلاع پہونچے مجسٹریٹ کو یہ کیفیت معلوم ہو جائے کہ کوئی ایسا شخص اوسکی حدود ارضی کے اندر پناہ گزیں ہے - ایسا مجسٹریٹ اگر مناسب سمجھے تو ایسے شخص کی گرفتاری کے لئے دفعہ ہذا کے بموجب وارنٹ جاری کرنیکا مجاز ہے -

اس دفعہ کی رو سے مجسٹریٹ کو جو اختیار دیا گیا ہے وہ چونکہ صرف اُن صورتوں تک محدود ہے جن میں (۱) ملزمین کسی ایسی ریاست کے جو ریاست غیر ہو قانوناً حوالہ کئے جا سکتے ہیں یا (۲) کوئی پولٹیکل ایجنٹ حسب دفعہ ۷ (۱) وارنٹ جاری کرنیکا مجاز ہے لہٰذا وہ صورتیں جن میں ایسا اختیار تمیزی استعمال کرنیکی ضرورت ہو بہت کم واقع ہونگی۔ مجسٹریٹوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس دفعہ کی رو سے جو اختیار دیا گیا ہے اوسکی غرض و غایت یہ ہے کہ شخص ملزم برٹش انڈیا کی حدود کے باہر نہ کہ اوسکے اندر کسی عدالت میں بغرض تجویز حوالہ کیا جائے وہ جرائم جن کا ارتکاب کوئی دیسی ہندی رعیت ملک معظم برٹش انڈیا کے باہر کسی مقام میں کرے اور وہ جرائم جن کا ارتکاب کوئی رعیت برطانیہ یا ملک معظم کا کوئی ملازم (عام اس سے کہ

وہ رعیت برطانیہ ہو یا نہو) ہندوستان کے کسی والی یا ریاست کے ملک میں جو ملک معظم
کے ساتھ رابطہ اتحاد رکھتی ہو کرے مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۸۸ کے بموجب برٹش انڈیا
کی عدالتہائے فوجداری میں بلحاظ اختیارات مندرجہ ایکٹ مذکور اور بپابندی اوس کے
احکام کے قابل سماعت ہیں اُن اشخاص کے متعلق جو رعایائے برطانیہ نہوں اور جو برٹش انڈیا
کی حدود کے باہر جرائم کے مرتکب ہوں برٹش انڈیا کی عدالت ہائے فوجداری کو
بجز اُس اختیار کے جو دفعہ ۱۰ (۱) کی رو سے عطا کیا گیا ہے کوئی دوسرا اختیار حاصل
نہیں ہے۔ دفعہ مذکور کی رو سے مجسٹریٹ کو صرف گرفتاری کا اور اگر گورنمنٹ آف انڈیا یا
لوکل گورنمنٹ حکم دے الزام منسوبہ کی صحت کے متعلق تحقیقات کرنے کا اختیار حاصل ہے
آخر الذکر صورتوں میں مجسٹریٹ اوس اقتدار کو جو دفعہ ہذا کی رو سے عطا کیا گیا ہے استعمال
کرنے میں اپنے اختیار تمیزی کو دانشمندی کے ساتھ کام میں لاسکتا ہے۔ لیکن دوسری
تمام صورتوں میں یعنے جبکہ ملزمین رعایائے برطانیہ ہوں مناسب ہوگا اگر مجسٹریٹ اس
امر پر کامل غور کرے کہ آیا وہ دفعہ ہذا کے بموجب اختیار استعمال کرے یا اُس شخص کو جو تحریک
کرے پولیٹیکل ایجنٹ سے یا لوکل گورنمنٹ سے درخواست کرنے کی ہدایت کرے یا اوس
اختیار کو استعمال کرے جو اوسکو دفعہ ۱۸۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی رو سے عطا کیا گیا ہے
ہر حالت میں مجسٹریٹ کو ضرور ہے کہ ایسا اختیار استعمال کرنیکے قبل اس امر کا اطمینان
حاصل کرے کہ منجملہ اُن دو شرائط کے جنکا اوپر ذکر کیا گیا ہے کوئی ایک شرط موجود ہے اور
مخبری یا استغاثہ کے علاوہ اس امر کی شہادت طلب کرے کہ الزام کی اصلیت ہے[1]

(۲) مجسٹریٹ کو لازم ہوگا کہ اگر ارتکاب جرم کسی ایسی ریاست کی قلمرو

---

[1] ہدایات موسومہ عہدہ داران عدالت مجریہ چیف کورٹ پنجاب جلد ۲۔

اجرائے وارنٹ کی اطلاع فوراً دیجائیگی

میں بظاہر ہو یا بیان کیا جاتا ہو جسکے لئے کوئی پولیٹکل ایجنٹ مقرر ہو تو وارنٹ تحت دفعہ ہذا جاری ہونیکی رپورٹ فوراً اوس پولیٹکل ایجنٹ کو کرے اور اور صورتوں میں لوکل گورنمنٹ کو۔

(۳) جو شخص ایسے وارنٹ کی رو سے گرفتار ہو جو تحت دفعہ ہذا جاری ہوا ہو

شخص گرفتار شدہ کی نظر بندی کی میعاد

وہ بدون لوکل گورنمنٹ کی منظوری خاص کے دو مہینے سے زیادہ عرصہ تک نظر بند نہ رکھا جائیگا اِلا جبکہ عرصہ مذکور کے اندر مجسٹریٹ کے نام کوئی حکم اوس شخص کی نسبت بمطابقت ضابطہ مقررہ دفعہ ۹ کے یا بموجب دفعہ ۷ کوئی وارنٹ اوس شخص کی گرفتاری کے لئے پہونچے۔

جس مدت تک کہ شخص ملزم بانتظار وصول درخواست حوالگی زیر حراست رکھا جا سکتا ہے وہ ضمن ہذا میں مقرر کی گئی ہے۔ اگر تاریخ گرفتاری سے دو مہینے کے اندر درخواست وصول نہو تو ملزم رہا کر دیا جائیگا۔ مجسٹریٹ اپنے اختیار سے ملزم کو دو مہینے سے زیادہ مدت تک زیر حراست نہیں رکھ سکتا۔ دو مہینے سے زیادہ مدت تک زیر حراست رکھنے کی منظوری دینے کا اختیار لوکل گورنمنٹ کو ہے ملزم کی رہائی تحت ضمن ہذا مانع اسکی نہوگی کہ اگر دو مہینے کے بعد بھی درخواست وصول ہو تو وہ مکرر گرفتار کیا جائے۔

(۴) اگر کوئی شخص تحت دفعہ ہذا گرفتار کیا یا نظر بند رکھا جائے تو احکام متعلقہ

ضمانت

ضمانت مندرجہ مجموعہ ضابطہ فوجداری نافذ الوقت اُس سے اوسیطرح متعلق ہونگے کہ گویا شخص مذکور برٹش انڈیا کے اندر اُس جرم کے ارتکاب کا جس کا اوس پر الزام لگایا گیا ہے ملزم ہے۔

اس ضمن کی رو سے مجسٹریٹ کو اختیار دیا گیا ہے کہ بانتظار وصول درخواست حوالگی

ملزم کو حسب احکام مجموعہ ضابطہ فوجداری ضمانت پر رہا کرے۔

اوس شخص کا حوالہ کیا جانا جو کسی ایسے جرم کا ملزم ہو جو برٹش انڈیا میں واقع ہوا ہو یا اوس شخص کا جو برٹش انڈیا میں کسی جرم کی علت میں سزا بھگت رہا ہو۔

دفعہ ۱۱-(۱) کوئی شخص جو کسی ایسے جرم کا ملزم ہو جس کا ارتکاب برٹش انڈیا کے اندر ہوا ہو مگر جو وہ جرم نہو جسکی علت میں اوسکی حوالگی کی درخواست کی گئی ہے یا کوئی شخص جو برٹش انڈیا کے اندر کسی حکم اثبات جرم کی رو سے کوئی سزا بھگت رہا ہو بمتابعت کسی ایسے وارنٹ کے جو پولیٹکل ایجنٹ تحت دفعہ ۷ جاری کرے یا ایسی درخواست کے جو تحت دفعہ ۹ کسی ایسی ریاست کے ذریعہ سے جو ریاست غیر نہو یا اوس کی طرف سے گذرے حوالہ نہیں کیا جائیگا الا اس شرط پر کہ شخص مذکور گورنمنٹ ہند یا لوکل گورنمنٹ کو (یعنے جیسی صورت ہو) اوس وقت واپس کیا جائے جبکہ اوسکی تجویز بابت اوس جرم کے جسکی علت میں اوسکی حوالگی کی درخواست کی گئی ہو ختم ہو جائے۔ مگر ملحوظ رہے کہ شرط مذکور سے یہ متصور نہو گا کہ تعمیل حکم سزائے موت جو قانوناً صادر ہوا ہو موقوف یا ملتوی ہو جائے۔

اس دفعہ میں کسی ایسے شخص کی حوالگی کے لئے حکم ہے جس پر علاوہ اوس جرم کے جس کی بابت حوالگی کی درخواست کیجائے برٹش انڈیا کے اندر کسی جرم کے ارتکاب کا الزام لگایا گیا ہو یا برٹش انڈیا کے اندر کوئی سزا بھگت رہا ہو۔ جب ایسا شخص کسی دیسی ریاست کے حوالہ کیا جائے تو اوس دیسی ریاست کو ضرور ہو گا کہ اوس شخص کو اوس وقت برٹش انڈیا میں واپس کر دے جبکہ اوسکی تجویز بابت اوس جرم کے جسکی علت میں اوسکی حوالگی عمل میں آئی ہو ختم ہو جائے۔ لیکن اگر ایسے شخص کی نسبت ریاست دیسی کی عدالت نے

قانوناً سزائے موت صادر کی ہو تو اوسکی تعمیل موقوف یا ملتوی نہ رہے گی یعنے ایسی صورت میں اوس شخص کو برٹش انڈیا میں واپس کرنیکی ضرورت نہ ہوگی بلکہ سزائے موت کی تعمیل کردیجائیگی اگر ریاست دیسی کی عدالت سزائے موت کے سوائے کوئی دوسری سزا صادر کرے تو ایسی سزا بھگتنے کیلئے وہ اُس وقت پھر ریاست دیسی کے حوالہ کیا جائیگا جبکہ وہ برٹش انڈیا میں بوجہ برات یا بوجہ ختم میعاد سزا رہا کردیا جائے ۔

حوالگی پر حکم سزا کا التوا

(۲) جب کوئی شخص جو برٹش انڈیا میں کسی حکم اثبات جرم کی رو سے کوئی سزا بھگت رہا ہو حوالہ کیا جائے تو اوس کے حکم سزا کی نسبت یہ متصور ہوگا کہ وہ اوسکے واپس کئے جانے کی تاریخ تک ملتوی رہیگا بعد ازاں حکم مذکور اُس جزو سزا کی نسبت جو شخص مذکور کی حوالگی کے وقت غیر منقضی رہا ہو از سر نو شروع اور موثر ہوگا ۔

اس ضمن کی رو سے چند قانونی وقتوں کو رفع کرنا مقصود ہے جو ایسی صورتوں میں مانع حوالگی ہوتی تھیں اب یہ قرار دیا گیا ہے کہ جب ملزم ریاست دیسی میں زیر دریافت ہو تو عدالت برٹش انڈیا کی صادر کی ہوی سزا ملتوی رہیگی اور برٹش انڈیا میں اوس کے واپس کئے جانیکے بعد وہ جزو سزا جو اوسکی حوالگی کے وقت غیر منقضی رہا ہو از سر نو شروع ہوگا ۔

باب ہذا کا اون اشخاص سے تعلق جو مجرم قرار پائے ہوں

دفعہ ۱۲- اس باب کے احکام جو اشخاص ملزم سے علاقہ رکھتے ہیں ضروری اصلاحوں کے ساتھ ایسے شخص سے بھی متعلق ہونگے جو کسی ایسی ریاست کی قلمرو میں جو ریاست غیر نہو کسی جرم کا مجرم قرار پاکر اپنی میعاد سزا گذر جانے سے پہلے برٹش انڈیا کے اندر بھاگ آیا ہو یا موجود ہو ۔

ایکٹ ۱۲ بابتہ ۱۹۰۳ء (قانون حوالگی مجرمان) جو پہلے نافذ تھا بلحاظ ہر صرف اشخاص ملزم یا مشتبہ سے متعلق تھا۔ اس جدید ایکٹ کی دفعہ ۱۲ سے یہ مقصود ہے کہ باب ہذا اُن اشخاص سے بھی متعلق کیا جائے جو مجرم قرار پا چکے ہوں۔

دفعہ ۱۳۔ ہر شخص کی بنسبت جو کسی جرم کے ارتکاب کی اعانت کا ملزم ہو یا مجرم قرار دیا جائے باب ہذا کی اغراض کے لئے یہ تصور کیا جائیگا کہ اوس پر ارتکاب جرم مذکور کا الزام لگایا گیا یا وہ اوس جرم کا مجرم قرار دیا گیا اور بنابراں وہ مستوجب گرفتاری و حوالگی ہوگا۔

اعانت اور اقدام

دفعہ ہذا سے یہ مقصود ہے کہ اس ایکٹ کے احکام جرایم کے ارتکاب کی اعانت اور نیز اقدام سے متعلق کئے جائیں یہ دفعہ ایکٹ حوالگی مجرمان ۱۸۷۳ء (مجریہ ۳۶ و ۳۷ سنہ جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریہ باب ۶۰) کی دفعہ ۳ سے اخذ کی گئی ہے۔

دفعہ ۱۴۔ ہر شخص کو جسکے نام کوئی وارنٹ حسب احکام باب ہذا صادر ہوا ہو جایز ہوگا کہ شخص متذکرہ وارنٹ کو لیکر حراست میں رکھے اور اوسکو مقام متذکرہ وارنٹ میں لیجائے اور اگر شخص مذکور کسی ایسی ریاست سے بھاگ جائے جس میں وہ وارنٹ مذکور کے بموجب دیا گیا ہو تو وہ پھر گرفتار کیا جا سکتا ہے اوسیطرح پر کہ جسطرح کوئی شخص جو کسی جرم خلاف ورزی قانون برٹش انڈیا کا ملزم ہو بھاگ جانے پر مکرر گرفتار ہو سکے۔

وارنٹ مجریہ باب ہذا کے موجب حراست اور گرفتاری مکرر کا جواز

اس دفعہ سے یہ امر صاف ہو جاتا ہے کہ وہ شخص جسکی حوالگی کے لئے وارنٹ جاری کیا گیا ہو قانوناً گرفتار کیا جا کر زیر حراست رکھا جا سکتا ہے اور فرار ہو جانے کی صورت میں مکرر

ماخوذ کیا جا سکتا ہے۔

دفعہ ۱۵۔ گورنمنٹ ہند یا لوکل گورنمنٹ بذریعہ حکم کے کسی ایسی کارروائی کو جو حسب باب ہذا عمل میں آئے موقوف کرسکتی ہے اور ہدایت کرسکتی ہے کہ کوئی وارنٹ جو تحت باب ہذا جاری ہو منسوخ کیا جائے اور وہ شخص جس کی گرفتاری کیلئے وارنٹ مذکور جاری ہوا ہو رہا کردیا جائے۔

گورنمنٹ کا اختیار دربارہ موقوف کرنے کارروائیوں کے اور رہا کرنے اشخاص زیر حراست کے

یہ امر قرین مصلحت سمجھا گیا ہے کہ اگر کسی مقدمہ میں کسی وجہ سے کارروائی حوالگی کو ملتوی رکھنا مناسب خیال کیا جائے تو حکومت عاملانہ کو کارروائی کی کسی نوبت پر دست اندازی کرنے کا اختیار رہنا چاہئے اور یہ دفعہ اسی غرض سے درج کی گئی ہے۔

دفعہ ۱۶۔ احکام باب ہذا کسی ایسے جرم سے یا کسی ایسے جرم قابل حوالگی مجرمان سے (یعنے جیسی صورت ہو) متعلق ہونگے جس کا ارتکاب قبل نافذ ہونے اس ایکٹ کے ہوا ہو اور نیز کسی ایسے جرم سے جسکی نسبت کسی عدالت برٹش انڈیا کو اختیار مساوی حاصل ہو۔

باب ہذا کا تعلق اُن جرموں سے جو اُسکے نفاذ کے پہلے وقوع میں آئے ہوں

دفعہ ۱۷۔ (۱) کسی کارروائی تحت باب ہذا میں کاغذات وجہ ثبوت اور اظہارات (عام اس سے کہ وہ اوس شخص کے سامنے لئے گئے ہوں یا نہوں جس کے خلاف میں وہ استعمال کئے جائیں) اور اون کی نقلیں اور واقعات کے سرکاری سرٹیفکٹ اور عدالتی دستاویزات مشعر بیان واقعات اگر

کاغذات وجہ ثبوت اور اظہارات اور دیگر دستاویزات کا شہادت میں لیا جانا۔

باضابطہ مصدقہ ہوں بطور شہادت لی جا سکتی ہیں۔

(۲) قطعات وارنٹ اور اظہارات اور بیانات بالحلف جن سے یہ واضح ہوتا ہو کہ وہ کسی عدالت خارج برٹش انڈیا سے جاری ہوئے ہیں یا عدالت مذکور نے لئے ہیں یا اون کی نقلیں اور کسی ایسی عدالت سے جو حکم اثبات جرم ہوا ہو اوس کے سرٹیفکٹ یا دستاویزات عدالتی مشعر بیان واقعۂ حکم اثبات جرم مذکور باضابطہ مصدقہ سمجھی جائیں گی۔

کاغذات و اظہارات وغیرہ مذکورۂ بالا کب مصدقہ متصور ہونگے

(الف) اگر وارنٹ سے یہ واضح ہو کہ اوس پر ریاست کے (جہاں سے وہ جاری ہو) کسی جج یا مجسٹریٹ یا اور عہدہ دار کے دستخط ہیں یا کسی ایسے جج یا مجسٹریٹ یا عہدہ دار کے جو اوس ریاست میں یا اوس کے واسطے کام کرتا ہو۔

(ب) اگر اظہارات یا بیانات یا اونکی نقلوں سے یہ واضح ہو کہ اون پر اوس ریاست کے (جہاں وہ لئے گئے تھے) کسی جج یا مجسٹریٹ یا اور عہدہ دار کے دستخط ہیں یا کسی ایسے جج یا مجسٹریٹ یا عہدہ دار کے جو اوس ریاست میں یا اوسکے واسطے کام کرتا ہو اس امر کی تصدیق ہیں کہ وہ اصل اظہارات یا بیانات یا اونکی صحیح نقول ہیں یعنے جیسی کہ صورت ہو۔

(ج) اگر حکم اثبات جرم کے سرٹیفکٹ سے یا دستاویز عدالتی مشعر بیان واقعہ حکم اثبات جرم سے یہ واضح ہو کہ اوس ریاست کے (جہاں وہ حکم اثبات جرم وقوع میں آیا ہو) کسی جج یا مجسٹریٹ یا اور عہدہ دار کی تصدیق

شدہ ہے جو اُس ریاست میں یا اوس کے واسطے کام کرتا ہو۔

(ج) اگر قطعات وارنٹ اور اظہارات اور بیانات اور نقلوں و سرٹیفکٹوں اور عدالتی دستاویزوں کی (یعنے جیسی صورت ہو) تصدیق کسی گواہ کے حلف کے ذریعہ سے یا اوس ریاست کے کسی وزیر کی منصبی مہر کے ذریعہ سے ہوئی ہو جہاں وہ بالترتیب جاری ہوے یا لئے گئے یا دئے گئے یا دی گئی ہوں۔

(۳) اس دفعہ کی اغراض کے لئے لفظ "وارنٹ" میں ہر ایسی عدالتی دستاویز داخل ہے جس سے کسی ایسے شخص کی گرفتاری کا جواز ہو جو کسی جرم کا ملزم ہو یا مجرم قرار دیا گیا ہو۔

وارنٹ کی تعریف

دفعہ ۱۸- اس باب کی کوئی عبارت کسی عہدنامہ متعلقہ حوالگی مجرمان کی شرایط کو ناقص نہیں کریگی اور ضابطہ محکومہ عہدنامہ مذکور کی پابندی ہر معاملہ میں جس سے وہ متعلق ہو ہوگی اور اس ایکٹ کے احکام بموجب اوسکے اصلاح پذیر ہونگے۔

باب ہذا عہدناموں کو ناقص نہ کرے گا

قانون حوالگی مجرمان مجریہ ہند کا باب ۱ جو اُن کمیشنوں کی تعمیل سے متعلق ہے جو عدالت ہائے فوجداری خارج از برٹش انڈیا سے جاری ہوں حسب ذیل ہے۔

دفعہ ۲- ہر گواہ کی شہادت نسبت کسی معاملہ فوجداری کے جو کسی ملک یا مقام خارج از برٹش انڈیا کے اندر کسی عدالت یا اجلاس میں دائر ہو اوسی طرح حاصل ہو سکتی ہے جس طرح وہ شہادت کسی معاملہ دیوانی میں احکام مجموعہ ضابطہ دیوانی

اُن کمیشنوں کی تعمیل جو عدالتہائے فوجداری خارج از برٹش انڈیا سے جاری ہوں۔

نافذ الوقت متعلقہ کمیشن کے مطابق حاصل ہوسکتی ہے اور احکام مجموعہ مذکور متعلقہ کمیشن کا مفہوم سمجھا جائیگا کہ گویا لفظ "مقدمہ" میں ہر معاملہ فوجداری شامل ہے مگر شرط یہ ہے کہ یہ دفعہ اُس وقت متعلق نہو گی جبکہ شہادت کسی ایسی عدالت یا اجلاس موقوعہ ریاست بیرون ہند کیلئے درکار ہو جو عدالت برطانیہ نہو اور جرم ایک پولٹیکل حیثیت کا ہو۔

واضح ہو کہ یہ امر کہ جرم پولٹیکل حیثیت کا ہے صرف اُس وقت مانع کارروائی تحت دفعہ ہذا ہو گا جبکہ شہادت کسی عدالت غیر موقوعہ بیرون ہند کے لئے مطلوب ہو۔ اس مسئلہ کا تصفیہ کہ آیا جرم پولٹیکل حیثیت کا ہے یا نہیں عدالت کی رائے پر چھوڑا گیا ہے۔ اس موقع پر پولٹیکل جرم کی تعریف بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ ایک محرر خزانہ جو اپنی اغراض کے لئے سرکاری رقوم کا تغلب کرے یا ایک حاکم عدالت جو ناانصافی کا مرتکب ہو اوسکی نسبت یہ نہیں کہا جائیگا کہ اوسنے پولٹیکل جرم کا ارتکاب کیا۔ یہ امر قرین انصاف معلوم ہوتا ہے کہ صرف وہی افعال جرایم پولٹیکل میں داخل کئے جائیں جنکی نسبت یہ بتایا جائے کہ وہ اصول قوانین ریاست میں تغیر و تبدل کرنے یا انتظام ریاست میں خلاف قانون انقلاب پیدا کرنیکی نیت سے سرزد ہوے ہیں یا وہ ایسے افعال ہوں جو گو فی نفسہٖ قانون کی باضابطہ حدود سے تجاوز کر گئے ہوں لیکن وہ اس وجہ سے جائز خیال کئے جاسکتے ہیں کہ اون کا ارتکاب گورنمنٹ کے ایسے افعال کے خلاف کیا گیا ہے جن سے قانون اور اصول انصاف و نصفت کی خلاف ورزی ہوتی ہو[۵۱]۔

قانون حوالگی مجرمان مجریہ ہند کے باب ۷ میں احکام مستنزاد درج ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

---

۵۱ قانون اقوام مولفہ بار دفعہ ۱۵۰۔

دفعہ ۲۲(۱) گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل مجاز ہیں کہ اس ایکٹ کی

وضع قواعد کا اختیار

اغراض پوری کرنیکے لئے قواعد وضع فرمائیں۔

(۲) علی الخصوص اور بغیر کم کرنے اختیار مرقومہ بالا کی عمومیت کے قواعد مذکور امور مفصلہ ذیل کی بابت مرتب ہو سکتے ہیں۔

(الف) بابت منتقل کرنے حسب منشائے ایکٹ ہذا اُن قیدیوں کے جو ملزم یا زیر حراست ہوں اور بابت اونکی نگرانی اور پرورش کے اوسوقت تک کہ وہ اُن اشخاص متذکرہ وارنٹ کے حوالہ کئے جائیں جو اون کو اپنی سپردگی میں لینے کے مجاز ہوں۔

(ب) بابت قرقی اور مصرف کسی ایسے مال کے جس کی نسبت کوئی جرم بینہ متعلقہ ایکٹ ہذا واقع ہوا ہو یا جو جرم مذکور کے ثبوت کے لئے مطلوب ہو۔

(ج) بابت اس امر کے کہ عہدہ داران گورنمنٹ یا اور لوگ جو اس بارہ میں مجاز ہوں برٹش انڈیا کے اندر اُن اشخاص کا تعاقب کر کے اون کو گرفتار کریں جو ایسے جرایم کے ملزم ہوں جن کا ارتکاب اور کہیں ہوا ہو اور۔

(د) بابت اُس ضابطہ اور دستور کے جو کارروائے ہائے حوالگی مجرمان میں ملحوظ رہے گا۔

(۳) جو قواعد تحت دفعہ ہذا وضع ہوں وہ گزٹ آف انڈیا میں چھپکر مشتہر ہونگے اور بعد ازاں اونکا اثر ایسا ہوگا کہ گویا وہ اس ایکٹ کی رو سے صادر ہوئے ہیں

ان اشخاص کی نظربندی جو دفعہ ۵۴ ضمن ”سابعاً“ ایکٹ ۵ ۱۸۹۸ء کے بموجب گرفتار ہوں۔

دفعہ ۲۳ - باوصف کسی مضمون کے جو مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء میں مندرج ہو کوئی ایسا شخص جو بلا حکم مجسٹریٹ اور بلا وارنٹ مطابق احکام دفعہ ۵۴ ضمن ”سابعاً“ مجموعہ مذکور کے گرفتار ہو اوس مجسٹریٹ کے احکام کے بموجب جس کے علاقہ اختیار کی حدود اراضی کے اندر گرفتاری مذکور وقوع میں آئی ہو اوسی طرح اور اونھیں قیود کی پابندی کے ساتھ نظربند کیا جاسکیگا جس طرح اور جن قیود کی پابندی کے ساتھ وہ شخص جو کسی ایسے وارنٹ کے بموجب گرفتار ہو جسکو اُس مجسٹریٹ نے بتحت دفعہ ۱۰ اجاری کیا ہو۔

مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۵۴ ضمن ۷ کے مطابق ہر عہدہ دار پولیس مجاز ہے کہ بلا حکم مجسٹریٹ اور بدون وارنٹ کسی ایسے شخص کو برٹش انڈیا کے اندر گرفتار کرے جو کسی ایسے فعل میں شریک رہا ہو یا جسکی نسبت اس بات کی شکایت معقول گذری ہو یا اطلاع معتبر پہونچی ہو یا شبہہ معقول ناشی ہو کہ وہ کسی ایسے فعل میں شریک رہا ہے جسکا ارتکاب کسی مقام خارج برٹش انڈیا میں ہوا ہے اور جو برٹش انڈیا کے اندر ہونے کی تقدیر میں جرم کی حیثیت سے لایق سزا ہوتا اور جس فعل کی بابت وہ شخص بموجب کسی قانون کے جو الگی مجرمان بملک غیر سے علاقہ رکھتا ہے یا فراری مجرموں کے ایکٹ مصدرہ ۱۸۸۱ء کے بموجب یا اور ذریعہ سے برٹش انڈیا کے اندر گرفتار ہونے یا حراست میں نظربند رکھے جانیکا مستوجب ہو۔

اشخاص اسطور پر گرفتار ہوں وہ مجسٹریٹ متعلقہ کے حکم سے اوسیطرح اور اونھیں قیود کی پابندی کے ساتھ زیر حراست رکھے جائینگے جس طرح اور جن قیود کی پابندی کے ساتھ وہ

شخص جوکسی ایسے وارنٹ کے بموجب گرفتار ہو جسکو اُس مجسٹریٹ نے اس ایکٹ کی دفعہ ۱۰ کے بموجب جاری کیا ہو - یہ امر کہ شکایت یا شبہہ معقول کیا ہے ہر مقدمہ کے حالات پر منحصر رہنا چاہئے - لیکن یہ ضرور ہے کہ وہ کم از کم کسی ایسے معین واقعہ پر مبنی ہو جس سے شخص گرفتار شدہ پر شبہہ عاید ہوتا ہو نہ کہ ایک ایسے قیاس یا اطلاع پر جو شخص غیر معین ہو اہالی پولیس کو یہ اختیار بھی حاصل نہیں ہے کہ وہ کسی شخص کو محض اس بنا پر کہ آیندہ اوسکے خلاف میں کوئی بات ثابت ہو گی گرفتار کریں جیسا کہ وہ کبھی کبھی کیا کرتے ہیں - اگر کوئی عہدہ دار پولیس اپنے جایز اختیارات گرفتاری سے عمداً تجاوز کرے تو وہ مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۲۲۰ کے بموجب سات سال کی قید کا مستوجب ہو گا[۱]

منسوخیاں | دفعہ ۲۴ - ایکٹ ہائے مصرحہ ضمیمہ دوم اُس حد تک منسوخ ہوئے جس کی تصریح اوس کے چوتھے خانہ میں کر دی گئی ہے -

ضمیمۂ اوّل

جرایم قابل حوالگی مجرمان

[ملاحظہ طلب باب ۳ دائن ریاستوں کے مجرمان فراری کی حوالگی جو ریاست غیر ہوں]

[دفعات جنکا حوالہ دیا گیا ہے مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعات ہیں]

دائنوں کو فریب دینا (دفعہ ۲۰۶)

[۱] بہاری سنگھ و دیگر اشخاص ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۳ -

گرفتاری میں تعرض (۲۲۴)
جرایم جو سکہ اور اسٹامپ سے متعلق ہیں [دفعات ۲۳۰ لغایت ۲۶۳ (الف)
قتل انسان مستلزم سزا (دفعات ۲۹۹ لغایت ۳۰۴)
اقدام قتل عمد (دفعہ ۳۰۷)
ٹھگی (دفعات ۳۱۰ و ۳۱۱)
اسقاط حمل کرانا اور بچے کو چھوڑ دینا (دفعات ۳۱۲ لغایت ۳۱۷)
ضرر پہونچانا (دفعات ۳۲۳ لغایت ۳۳۳)
حبس بیجا (دفعات ۳۴۷ و ۳۴۸)
انسان کو لے بھاگنا اور غلام بنانا (دفعات ۳۶۰ لغایتہ ۳۷۴)
زنا بالجبر اور جرایم خلاف وضع فطری (دفعات ۳۷۵ لغایتہ ۳۷۷)
سرقہ۔ استحصال بالجبر۔ سرقہ بالجبر وغیرہ (دفعات ۳۷۸ لغایت ۴۱۴)
دغا (دفعات ۴۱۵ لغایت ۴۲۰)
فریب آمیز وثایق کا انتقال وغیرہ (دفعات ۴۲۱ لغایت ۴۲۴)
نقصان رسانی (دفعات ۴۲۵ لغایت ۴۴۰)
مخفی مداخلت بیجا بخانہ (دفعات ۴۴۳ و ۴۴۶)
جعلسازی جعلی دستاویزوں کو کام میں لانا وغیرہ [دفعات ۴۶۳

تغایت ۷۷۴ (الف)]

امپیریل سروس ٹروپس (افواج ملازمت شاہی) کے کسی دستہ سے بھاگ جانا۔

دریائی ڈکیتی ازروئے قانون بین الاقوام

کسی مرکب تری کو دریائے شور میں غرق کرنا یا تباہ کرنا یا غرق یا تباہ کرنے کا اقدام یا سازش کرنا۔

دریائے شور پر کسی جہاز میں حملہ کرنا ہلاکت کے یا شدید ضرر جسمانی پہونچانے کے ارادہ سے دریائے شور پر کسی جہاز میں دو یا زاید شخصوں کی بغاوت یا سازش بغاوت بمقابلہ حکم ناخدا کے۔

ہر جرم بمخالفت حکم کسی دفعہ مجموعہ تعزیرات ہند کے یا بمخالفت حکم کسی اور قانون کے جسکی تصریح وقتاً فوقتاً گزٹ آف انڈیا میں بذریعہ اشتہار از طرف گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل خواہ بالعموم تمام ریاستوں کیلئے یا بالخصوص کسی ایک یا ایک سے زیادہ ریاستوں کیلئے کردیجائے۔

اس ضمیمہ کا اثر اون ریاستوں تک محدود ہے جو ریاستہائے غیر ہوں (دیکھو باب ۳)

جدید جرایم قابل حوالگی مقرر کرنے کا جو اختیار گورنمنٹ کو دیا گیا ہے اوسکی رو سے گورنمنٹ تمام ریاستوں کے لئے یا کسی خاص ریاست کے لئے حسب اقتضائے رائے خود ایسے جرایم مقرر کرسکتی ہے۔



ضمیمۂ دوّم

قوانین منسوخ شدہ

(ملاحظہ طلب دفعہ ۲۴)

سنہ	نمبر	مختصر نام	کس حد تک منسوخ ہوا
۱۸۷۹ء	۲۱	قانون اختیار بر ریاست غیر و حوالگی مجرمان مصدرہ ۱۸۷۹ء۔	اوسقدر جو منسوخ نہیں ہوا ہے۔
۱۸۹۵ء	۹	ایکٹ (متعلقہ ہند) مصدرہ ۱۸۹۵ء در باب حوالگی مجرمان۔	کل ایکٹ۔
۱۸۹۶ء	۵	ایکٹ بابت ۱۸۹۶ء جس کے ذریعہ سے قانون اختیار بر ریاست غیر و حوالگی مجرمان ۱۸۷۹ء کی ترمیم ہوئی ہے۔	کل ایکٹ

واضح ہو کہ کل قانون اختیار بر ریاست غیر و حوالگی مجرمان مصدرہ ۱۸۷۹ء منسوخ ہو گیا ہے کیونکہ جسقدر حصہ اوس ایکٹ کا جو اختیار بر ریاست غیر سے متعلق ہے اوس کی بجائے انڈیا آرڈران کونسل ۱۹۰۲ء (متعلقہ اختیار ریاست غیر) جاری کیا گیا ہے۔

باب دہم

تحویل ملزمین مابین اضلاع برار و اضلاع سرکار عالی

قواعد تحویل ملزمین مابین علاقہ برار و اضلاع ملک سرکار عالی انھیں قواعد کے بموجب عمل میں آتی ہے جو تحویل مابین برٹش انڈیا و ملک سرکار عالی سے متعلق ہیں ۔

تحویل ملزمین بعلاقۂ برار

جب پولیس علاقہ برار کسی ملزم کو ممالک محروسہ سرکار عالی میں گرفتار کرے تو وہ ملزم پولیس علاقۂ سرکار عالی کے تفویض کیا جاتا ہے اور اوسکی رسید لیجاتی ہے ۔ اوسکے بعد پولیس علاقہ برار اپنے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے درخواست کرتی ہے کہ تحویل ملزم کی کارروائی عمل میں لائی جائے ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بترسیل وجہ ثبوت جو اظہارات گواہان استغاثہ سے مرتب کیا گیا ہو کمیشنر سے درخواست کرتا ہے ۔ اگر کمیشنر کی رائے میں وجہ ثبوت کافی ہو تو وہ اوس مقام کے تعلقدار کے نام جہاں ملزم گرفتار ہو کر تفویض کیا گیا ہو مراسلہ متضمن تحویل ملزم جاری کرتا ہے اور یہ مراسلہ وجہ ثبوت کے ساتھ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے توسط سے تعلقدار کے پاس بھیجا جاتا ہے عموماً پولیس کا پہرہ ملزم کو اپنی حراست میں لینے کی غرض سے جاتا ہے ۔ اس درخواست کے وصول ہونے پر تعلقدار ملزم کو پولیس علاقۂ برار کے

حوالہ کردیتا ہے۔[۱]

تحویل ملزمین بعلاقۂ سرکار عالی

جن صورتوں میں عہدہ داران سرکار عالی کو کسی ملزم کی ضرورت ہو تو طریقہ کارروائی یہ ہے کہ جب پولیس سرکار عالی علاقہ برار میں ملزم کو گرفتار کرتی ہے تو ملزم پولیس علاقہ برار کے تفویض کیا جاتا ہے اور تعلقدار علاقہ سرکار عالی سے درخواست وصول ہونے تک زیر حراست رکھا جاتا ہے۔ تعلقدار علاقہ سرکار عالی برار کے اُس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس جس کی پولیس کو ملزم گرفتار شدہ تفویض کیا گیا ہو درخواست معہ وجہ ثبوت بھیجے گا اور اگر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ وجہ ثبوت کو کافی خیال کرے تو وہ ملزم کو حوالہ کردیگا۔[۲]

اگر کسی مقدمہ میں عہدہ داران سرکار عالی کی جانب سے کسی ملزم کی تحویل کی درخواست کی جائے اور وجہ ثبوت مرسلہ ناکافی خیال کیا جائے تو ضرور ہے کہ عہدہ داران مذکور کو اس امر سے اطلاع دیجائے کہ کس خاص امر میں وجہ ثبوت ناکافی ہے تاکہ مزید وجہ ثبوت مرتب کرکے بھیجا جاسکے۔[۳]

عہدہ داران سرکار عالی عہدہ داران برار کے ساتھ راست خط و کتابت کرسکتے ہیں۔	۱۲۸۶ء میں صاحب عالیشان بہادر نے یہ بیان کیا کہ برار کا ملک اسطرح پر واقع ہے کہ چاروں طرف

[۱] بشرطیکہ اوس کی رائے میں وجہ ثبوت کافی ہو۔

[۲] یہ قواعد یادداشت کمشنر برار مورخہ ۱۵۔ستمبر ۱۸۹۳ء میں مندرج ہیں۔

[۳] مراسلہ کمشنر برار موسومۂ ڈپٹی کمشنران برار نشان ۳۹ ۶۹ - ۶۹۴۴ - مورخہ ۱۳ مرجولائی سنہ ۱۹۰۱ء۔

سے مجرمین وہاں پناہ لیتے ہیں اور صاحب عالیشان بہادر اور نواب مدارالمہام بہادر عالی کے استصواب سے تحویل ملزمین کی کارروائی کرنے سے غیر ضروری تعویق ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے صاحب عالیشان بہادر نے یہ رائے ظاہر کی کہ ایسے کل مقدمات میں کمیشنران برار اور عہدہ داران سرکار عالی کو راست خط و کتابت کرکے بلا واسطہ صاحب عالیشان بہادر و نواب مدارالمہام سرکار عالی ملزمین کی تحویل کی کارروائی کرنے کا اختیار دینا چاہیئے۔ سرکار عالی نے اس رائے سے اتفاق ظاہر کیا اور اس مضمون کا حکم تمام تعلقداران اضلاع متصل برار کے نام بتاریخ ۱۴ جمادی الاول ۱۲۸۶ھ مطابق ۲۳ اگسٹ ۱۸۶۹ء جاری کیا[له]۔ اس حکم میں بتاکید اس امر کی ہدایت کی گئی ہے کہ خلاف شرایط عہدنامہ بابت ۱۸۶۷ء کوئی درخواست نہ کی جائے یا کوئی ملزم حوالہ نہ کیا جائے۔ حکم مذکور میں یہ ہدایت بھی مندرج ہے کہ سرکار میں ایک ماہانہ تختہ اون تمام اشخاص کا جو عہدہ داران سرکار عالی کیجانب سے عہدہ داران برار کے حوالہ کئے جائیں اور نیز اون تمام اشخاص کا جو عہدہ داران سرکار عالی کے حوالہ کئے جائیں بذریعۂ معتمدی عدالت پیش ہوا کرے اور آخر میں یہ تاکید کی گئی ہے کہ جن مقدمات میں عہدہ داران سرکار عالی درخواست تحویل ناجایز تصور کریں اون میں کمیشنروں کے پیش کئے ہوئے وجوہ پر کامل غور کرکے الفاظ مناسب میں جواب دیا جایا کرے۔

ملزمین کس مدت تک زیر حراست رکھے جائیں	مقدمات متعلقہ برار میں بھی ملزمین کو بانتظار درخواست تحویل زیر حراست رکھنے کے لئے دو مہینے کی مدت معین ہے لیکن اگر

له ضمیمہ ح۔

کسی خاص وجہ سے مدت معینہ کی توسیع کی درخواست کی جائے تو مجسٹریٹ کو اختیار ہے کہ حسب اقتضائے رائے خود ایسی درخواست منظور کرے[۱]

حکم مورخہ ۴ جمادی الاول ۱۳۲۶ھ کا نظمائے بلدہ سے متعلق کیا جانا۔

مقدمات تحویل ملزمین میں بربنا حکم سرکار مورخہ ۴ جمادی الاول ۱۳۲۶ھ عہدہ داران اضلاع سرکار عالی کو کمشنر صاحبان برار کے ساتھ راست خط وکتابت کرنیکی اجازت دی گئی تھی جس کی بناپر عدالت ہائے اضلاع سے اس پر عمل درآمد جاری ہے لیکن چونکہ حکم مذکور موسومۂ تعلقداران اضلاع ہے۔ اور نظمائے بلدہ سے بھی اس کا تعلق رکھا جانا مناسب ہے نظر براں بشرف صدور فرمان واجب الاذعان مورخہ ۲ ربیع الثانی ۱۳۲۷ھ بغرض سہولت کار آیندہ سے بذریعۂ گشتی محکمہ معتمدی عدالت وکوتوالی وامور عامہ نشان ۲ مورخہ ۱۱ تیر ۱۳۱۹ف حکم جاری کیا گیا کہ جمیع نظمائے عدالتہائے فوجداری بلدہ بھی مثل نظماء عدالتہائے اضلاع عہدہ داران علاقہ برار سے مقدمات تحویل میں بپابندی احکام مندرجہ حکم سرکار مورخہ ۴ جمادی الاول ۱۳۲۶ھ بلا واسطۂ محکمۂ مذکور راست مراسلت کرنیکے مجاز ہوں گے۔

قانون حوالگی مجرمان مجریہ ہند علاقہ برار سے متعلق نہیں کیا گیا ہے۔

واضح ہو کہ قانون حوالگی مجرمان مجریہ ہند (ایکٹ نمبر ۱۵ بابتہ ۱۹۰۳ء) علاقہ برار سے خاص طور پر متعلق نہیں کیا گیا ہے اور اس کا اثر کسی ایسے مقام پر نہیں ہے جو برٹش انڈیا کا جزو نہو[۲]

---

[۱] گشتی نشان ۱۲ مورخہ یکم اردی بہشت ۱۳۱۸ف منجانب معتمد عدالت وکوتوالی وامور عامہ۔

[۲] مراسلہ صاحب عالیشان بہادر سرکار عالی نشان ۱۶۹۰۷ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۱۰ء۔

باب یازدہم

قواعد متعلقۂ سکندرآباد[۱]

سرکار عالی نے چھاؤنی سکندرآباد کے متعلق اختیارات دیوانی و فوجداری گورنمنٹ آف انڈیا کو دیا گیا ہے ہیں۔ تحویل ملزمین مابین علاقہ سرکار عالی و چھاؤنی سکندرآباد کے متعلق خاص قواعد گورنمنٹ آف انڈیا سے منضبط اور بذریعۂ اشتہار صاحب عالیشان بہادر نمبر ۲۷ مورخہ ۲۰ ڈسمبر ۱۸۹۳ء شایع ہوئے ہیں۔ سرکار عالی نے بھی یہی قواعد ضمیمہ جریدۂ اعلامیہ مورخہ ۱۶ فروردی ۱۳۰۴ف جلد دوم میں شایع کئے ہیں۔

قواعد

ضمن اوّل

در باب تحویل ملزمین از سکندرآباد بہ عدالت ہائے سرکار عالی

قاعدہ اول۔ صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد حسب اجازت گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل حکم صادر کرتے ہیں کہ کوئی دیسی ہندی رعیت سرکار عالی اندرون حدود چھاؤنی سکندرآباد گرفتار کیجائے اور کسی عہدہ دار سرکار عالی کے حوالہ کر دیجائے بشرطیکہ صاحب رزیڈنٹ کوئی ایسا حکم صادر نہ کریں گے

[۱] چھاؤنی حیدرآباد کنٹجنٹ واقع بلارم اب چھاؤنی سکندرآباد میں شامل ہوگئی ہے۔

اِلّا بموجب شرائط مفصلہ ذیل ۔ یعنے

(۱) ایسا کوئی حکم جاری نہ کیا جائے بجز اسکے کہ سرکار عالی شخص مذکور کی گرفتاری اور تحویل کے لئے بذریعۂ تحریر صاحب رزیڈنٹ سے درخواست کرے ۔

(۲) سرکار عالی کی ایسی درخواست میں تحریری اور مصدقہ کیفیت مندرج ہو گی جس کو صاحب رزیڈنٹ امور مفصلہ ذیل کے متعلق قابل اطمینان خیال کریں ۔

(الف) یہ کہ وہ شخص جس کی گرفتاری اور تحویل کی درخواست کیجائے سرکار عالی کی دیسی ہندی رعیت ہے ۔

(ب) یہ کہ ایسے شخص پر ممالک زیر انتظام سرکار عالی میں حسب تعریف مندرجہ دفعہ ۴۰ مجموعہ تعزیرات ہند کسی جرم کے ارتکاب کا بوجوہ معقول الزام لگایا گیا ہے ۔

(ج) یہ کہ ایسا شخص چھاؤنی سکندرآباد میں موجود ہے ۔

(۳) صاحب رزیڈنٹ کا حکم اوس نمونہ کے بموجب جاری ہوگا جس کو صاحب رزیڈنٹ وقتاً فوقتاً مناسب خیال کریں بشرطیکہ

(الف) وہ صاحب مجسٹریٹ چھاؤنی سکندرآباد کے نام ہو اور

(ب) اوس میں سرکار عالی کے اوس عہدہ دار کا نام مندرج ہو جسکے حوالات میں شخص مطلوب دیا جائے ۔

(۴) صاحب رزیڈنٹ حکم مذکور کی ایک مصدقہ نقل سرکار عالی کے

پاس روانہ کرینگے اور عہدہ دار سرکار عالی مندرجہ حکم مذکور اوس حکم کو صاحب مجسٹریٹ چھاؤنی سکندرآباد کے پاس پیش کریگا۔

قاعدہ دوم۔ اوس حکم کی ناراضی سے جو صاحب رزیڈنٹ قاعدۂ ماسبق کے بموجب صادر کیا ہو اپیل نہو گا۔

قاعدۂ سوم۔ صاحب مجسٹریٹ سکندرآباد کو جناب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل اختیار دیا گیا ہے کہ جو حکم صاحب رزیڈنٹ نے حسب منشار قاعدۂ اول گرفتاری اور تحویل کے لئے صادر کیا ہو اوسکی تعمیل اندرون حدود اراضی سکندرآباد کریں بشرطیکہ عہدہ دار سرکار عالی جس کا نام اُس حکم میں مندرج ہو جو صاحب رزیڈنٹ نے سرکار عالی کے پاس روانہ کیا ہو صاحب مجسٹریٹ چھاؤنی کے پاس اوس حکم کی اصل مصدقہ پیش کرے

ضمن دوم

درباب تحویل ملزمین از عدالت ہائے سرکار عالی بہ چھاؤنی سکندرآباد

قاعدۂ چہارم۔ اگر کوئی شخص جسپر صاحب مجسٹریٹ یا اسسٹنٹ مجسٹریٹ چھاؤنی سکندرآباد کے اجلاس میں اندرون حدود اراضی چھاؤنی سکندرآباد کسی جرم (حسب تعریف مندرجہ دفعہ ۴۰ مجموعہ تعزیرات ہند) کے ارتکاب کا الزام لگایا گیا ہو ممالک زیر انتظام سرکار عالی میں موجود ہو یا اوس کے موجود ہونیکا گمان ہو تو صاحب مجسٹریٹ چھاؤنی مجاز ہیں کہ صاحب رزیڈنٹ کے پاس اُس شخص کی گرفتاری اور تحویل کے لئے درخواست روانہ کریں اور صاحب رزیڈنٹ کو اختیار ہے کہ اوس درخواست کو سرکار عالی

کے پاس بھیجیں۔

قاعدۂ پنجم۔ جایز ہے کہ ہر درخواست جو قاعدۂ ماسبق کے بموجب کیجائے اوس نمونہ کے بموجب کیجائے جس کو صاحب رزیڈنٹ وقتاً فوقتاً مناسب خیال کریں بشرطیکہ اوس میں امور مفصلہ ذیل کی بابت قابل اطمینان شہادت مندرج ہو۔

(الف) یہ کہ اوس شخص پر جس کی گرفتاری اور تحویل کی درخواست کی گئی ہے اندرون حدود چھاؤنی سکندرآباد کسی جرم (حسب تعریف مندرجہ دفعہ ۴۰ مجموعہ تعزیرات ہند) کے ارتکاب کا بوجوہ معقول الزام لگایا گیا ہے۔ اور

(ب) یہ کہ شخص مذکور اندرون ممالک زیر انتظام سرکار عالی موجود ہے۔

قاعدۂ ششم۔ اگر درخواست گرفتاری و تحویل بحسب قاعدۂ ماسبق سرکار عالی کی جانب سے منظور ہو تو صاحب مجسٹریٹ چھاؤنی سکندرآباد کو لازم ہوگا کہ شخص حوالہ شدہ کی نسبت خواہ اپنی عدالت میں خواہ اسسٹنٹ مجسٹریٹ چھاؤنی سکندرآباد کی عدالت میں حسب ضابطہ دریافت اور تجویز ہونے کا بندوبست کریں۔

اہم امور متعلقہ قواعد	قواعد متذکرۂ صدر کے متعلق جو اہم امور قابل غور ہیں وہ یہ ہیں

(۱) یہ کہ جس حالت میں کہ جرم کا ارتکاب اندرون حدود اراضی عدالتہائے سرکار عالی ہوا ہو تو شخص ملزم بغرض تجویز عدالتہائے سرکار عالی کے سپرد کیا جائیگا بشرطیکہ وہ

سرکار عالی کی دیسی ہندی رعیت ہو لیکن اگر جرم کا ارتکاب اندرون حدود چھاؤنی ہوا ہو تو شخص ملزم عام اس سے کہ وہ رعیت برطانیہ ہو یا رعیت سرکار عالی علاقہ دار الا چھاؤنی کے تفویض کر دیا جائیگا۔ پس ظاہر ہے کہ صورت آخر الذکر میں بلا لحاظ قومیت شخص ملزم کی تحویل ہو سکتی ہے لیکن صورت اول الذکر میں یہ ضرور ہے کہ ملزم دیسی ہندی رعیت سرکار عالی ہو معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسئلہ کہ آیا تمام ہندوستانی ساکنان سکندرآباد "دیسی ہندی رعایائے سرکار عالی" کی تعریف میں داخل ہیں یا نہیں تصفیہ طلب ہے۔ اس مسئلہ کو سرکار عالی نے ایک شخص مسمی راجنا ساکن سکندرآباد کے مقدمہ میں چھیڑا تھا۔ اس شخص کی تحویل کی درخواست مال مسروقہ کو رکھنے کے جرم میں جس کا ارتکاب بلدہ میں ہوا تھا منجانب سرکار عالی کی گئی تھی اس مقدمہ میں فرسٹ اسسٹنٹ رزیڈنٹ صاحب بہادر بجواب مراسلہ نواب مدار المہام سرکار عالی حسب ذیل لکھا۔

"راجنا کے مقدمہ میں جو سوال پیدا ہوا اوس کو عہد نامہ سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ یہ بحث قواعد مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۸۶۷ء (یعنے قواعد متذکرہ صدر) کے ضمن میں پیش آئی ہے اور چونکہ صاحب عالیشان بہادر کی ذاتی رائے یہ ہے کہ بلحاظ اغراض انصاف رسانی قواعد مذکور کے مطابق جہاں تک ممکن ہو آزادی سے تحویل ہونی چاہیئے اس لئے اونھوں نے راجنا کے مقدمہ میں قومیت کے متعلق کسی قسم کی بحث ابتدائً اپنے ہی طرف سے چھیڑنے سے باز رہنا زیادہ مناسب خیال فرمایا بالخصوص اس وجہ سے کہ بعض اوقات اس قسم کی بحثوں سے بڑی دقتوں کا سامنا ہوتا ہے۔ آیندہ سے تمام مقدمات میں صاحب عالی شان بہادر کا

ارادہ عموماً یہی طریقہ اختیار کرنیکا ہوگا اور اون کو یقین ہے کہ سرکار عالی بھی اسی طور پر عمل کریگی[1]۔ ایسی بہت سی نظائر موجود ہیں جنمیں بعد تاریخ خط و کتابت متذکرہ صدر ایسے مقدمات میں صاحب عالیشان بہادر یا سرکار عالی کی جانب سے قومیت کے متعلق کوئی بحث نہیں چھیڑی گئی۔

(۲) یہ کہ باضابطہ وجہ ثبوت کی ضرورت نہیں ہے بلکہ واقعات مقدمہ کی کیفیت کافی ہے۔

(۳) یہ کہ جس شخص کی تحویل کی درخواست کیجائے اوس پر کسی جرم مندرجہ مجموعہ تعزیرات ہند کے ارتکاب کا الزام لگایا گیا ہے۔

| تحویل کس طور پر عمل میں آتی ہے | مقدمات متعلقہ چھاؤنی سکندرآباد میں اوسی طریقے سے ملزمین کی تحویل میں آتی ہے جو اضلاع سرکار عالی اور برٹش انڈیا کیلئے مقرر ہے۔ ناظم عدالت فوجداری بلدہ اور مجسٹریٹ چھاؤنی سکندرآباد مدارالمہام سرکار عالی اور صاحب عالیشان بہادر کے ذریعہ سے تمام درخواستہائے تحویل پیش کرتے ہیں[2]۔

| عارضی تحویل | اگر کسی مقدمہ میں پولیس چھاؤنی سکندرآباد محض بغرض انصاف رسانی عارضی طور پر قبل باضابطہ تحویل کے صرف تحقیقات کیلئے ناظم صاحب کوتوالی یا کوتوال حسب ضرورت اندرون و بیرون بلدہ سے کسی ملزم کی تحویل طلب کرے تو سرکار کو اعتراض نہوگا اگر عارضی طور پر

[1] مراسلہ نشان ۲۷۳ مورخہ ۲۰ فبروری ۱۸۹۱ع منجانب فرسٹ اسسٹنٹ رزیڈنٹ بنام نواب مدارالمہام سرکار عالی۔

[2] مراسلہ نشان ۸۳۵ مورخہ ۲۰ اردی بہشت ۱۳۰۱ف منجانب معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ موسومہ مجلس عالیہ عدالت

و مراسلہ نشان ۱۲۵۳ مورخہ ۱۰ امرداد ۱۳۰۵ف منجانب ایضاً ایضاً

بازار رزیڈنسی کے متعلق بھی یہی طریقہ جاری ہے۔

ملزم سپرنٹنڈنٹ پولیس مذکور کی درخواست پر باخذ رسید حوالہ کردیا جائے ۔ سپرنٹنڈنٹ مذکور کو لازم ہوگا کہ وہ ایک وقت معقول کے اندر ملزم کو واپس کردیں ۔ اسیطرح اگر ناظم صاحب کوتوالی اضلاع سرکار عالی یا کوتوال صاحب اندرون وبیرون بلدہ کو بھی ایسی عارضی تحویل انصاف رسانی کے لحاظ سے ضروری معلوم ہو تو وہ سپرنٹنڈنٹ پولیس علاقہ چھاؤنی سے درخواست کرسکتے ہیں جو ملزم کو اس شرط پر حوالہ کردیں گے کہ ایک معقول وقت کے اندر وہ واپس کردیا جائے ۔ خاص خاص مستثنی صورتوں میں جو اہم ہوں اور جن میں ناظم صاحب کوتوالی اضلاع سرکار عالی اور کوتوال صاحب اندرون وبیرون بلدہ نے یا سپرنٹنڈنٹ پولیس چھاؤنی نے عارضی طور پر ملزم کو حوالہ کیا ہو ضرور ہے کہ سرکار کو اطلاع دیجایا کرے [۱]

حکم متذکرۂ بالا میں نبظر سہولت اسقدر صراحت کردی گئی ہے کہ جب علاقہ چھاؤنی سکندرآباد کا کوئی ملزم علاقہ کوتوالی سرکار عالی میں گرفتار ہو تو کوتوالی سرکار عالی کیجانب سے پولیس سکندرآباد کو فوراً اطلاع دیجائے اور اگر ۲۴ گھنٹہ کے اندر پولیس سکندرآباد اوسکی عارضی تحویل کی درخواست کرے تو وہ بھیجدیا جائے اگر ۲۴ گھنٹے کے اندر ایسی درخواست وصول نہو تو کوتوالی سرکار عالی کو لازم ہوگا کہ ملزم کو حسب ضابطہ عدالت فوجداری میں پیش کردے ۔ اس کے بعد اگر پولیس سکندرآباد کی طرف سے عارضی تحویل کی درخواست

---

[۱] مراسلہ محکمہ معتمدی عدالت وکوتوالی وامور عامہ نشان ۲۱۶۱ مورخہ ۱۹ اسفندارمذ/ امرداد ی بہشت ۱۳۱۶ف موسومہ ناظم صاحب کوتوالی اضلاع سرکار عالی ومراسلہ نشان ۲۱۶۲ مورخہ ۱۹ امرداد ی بہشت ۱۳۱۶ف موسومہ کوتوال صاحب اندرون وبیرون بلدہ ۔ صاحب عالیشان بہادر نے بھی اسی قسم کے احکام کنٹونمنٹ مجسٹریٹ سکندرآباد سپرنٹنڈنٹ بازار رزیڈنسی اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ریلوے اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ چھاؤنی اورنگ آباد کے نام بذریعہ گشتی نشان ۵-۱۵-۵ مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۰۶ء جاری کئے ہیں ۔ نوٹ ۔ ملزمین کی عارضی تحویل کا قاعدہ چھاؤنی واقع اورنگ آباد سے بھی متعلق ہے ۔

ہو تو بغیر حصول حکم عدالت فوجداری متعلقہ اوس ملزم کو علاقہ سکندرآباد میں نہ بھیجے جن ایام میں ملزم حسب علاقہ میں زیر حوالات ہے اُن ایام کی بابت خوراک اُسی علاقہ سے دیجائیگی[51] ۔

باب دوازدہم

قواعد متعلقۂ بازار رزیڈنسی

اختیارات کا نیابتاً دیا جانا بازار رزیڈنسی کے متعلق اختیارات فوجداری و دیوانی سرکار عالی کی جانب سے سرکار عظمت مدار کو اوسی طور پر نیابتاً دئے گئے ہیں جیسا کہ چھاؤنی سکندرآباد اور حدود ریلوے اندرون ممالک محروسہ سرکار عالی میں دئے گئے ہیں ۔

قواعد بازار رزیڈنسی کے متعلق تحویل ملزمین کے کوئی خاص قواعد موجود نہیں ہیں لیکن اگر مقام مذکور کے متعلق کوئی اہم اور سخت بحث پیدا ہو جسکے پیدا ہونیکا بہت کم احتمال ہے تو غالباً عہدنامہ ۱۸۵۳ء کی شرایط ایسی صورتوں سے متعلق ہونگی[52] لیکن عموماً ایسے مقدمات میں حسب ذیل عملدرآمد ہے ۔

(۱) ہر شخص ملزم بلالحاظ قومیت اُس عدالت کے حوالہ کر دیا جاتا ہے جسکی حدود ارضی

---

[51] مراسلہ محکمہ معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ نشان ۱۰۸۰ مورخہ ۱۱ فروردی ۱۳۱۶ ف موسومہ کوتوال صاحب بلدہ و بیرون بلدہ و ناظم صاحب کوتوالی اضلاع ۔

[52] مراسلہ مسٹر جے اے کرافرڈ فرسٹ اسسٹنٹ رزیڈنٹ موسومہ نواب فتح نواز جنگ بہادر نشان ۷۸۵ مورخہ ۶ مئے ۱۹۱۰ء ۔

کے اندر جرم کا ارتکاب ہوا ہو۔

(۲) باضابطہ وجہ ثبوت کی ضرورت نہیں ہے۔ واقعات مقدمہ کی ایک سرسری کیفیت کافی ہے۔ اور

(۳) ہر ایسے شخص کی تحویل کیجاتی ہے جس پر منجملہ جرایم مندرجہ مجموعہ تعزیرات کسی جرم کے ارتکاب کا الزام لگایا گیا ہو[۱]۔

تحویل کس طور پر عمل میں آتی ہے مقدمات متعلقہ بازار رزیڈنسی میں ملزمین کی تحویل اوسی طریقہ سے عمل میں آتی ہے جو چھاؤنی سکندرآباد کے لئے مقرر ہے۔

پولیس سرکار عالی کا ملزمین کو حدود رزیڈنسی سے گذر کر لیجانا بازار رزیڈنسی ایک ایسا مقام ہے جہاں قوانین وضوابط سرکار عظمت مدار نافذ ہیں۔ اور اُن حدود کے اندر دراصل کوئی حراست جایز نہیں ہے بجز اسکے کہ وہ پابندی قوانین وضوابط مذکور عمل میں آئی ہو۔ بظاہر ایک مستحکم اور آسان عملدرآمد کے لحاظ سے یہ امر تسلیم کر لیا گیا ہے کہ اہالی کوتوالی سرکار عالی حدود بازار رزیڈنسی میں سے ہوکر اون قیدیوں کے لیجانے کے مجاز ہیں جو حسب قانون سرکار عالی حراست جایز میں ہوں اور اس میں کسی قسم کی مزاحمت نہیں کی جاتی ہے علیٰ ہذا البعض اوقات اہالی پولیس رزیڈنسی علاقہ سرکار عالی سے گذر کر سکندرآباد ریلوے اسٹیشن کو قیدیوں کو بلا مزاحمت زیر حراست لیجاتے ہیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس عملدرآمد کی ٹھیک سمت کسی حکم کی رو سے معین نہیں کی گئی ہے۔ لیکن یہ سمجھا گیا ہے یہ امر لازمی

[۱] علاوہ جرایم مندرجہ مجموعہ تعزیرات مقدمات متعلقہ رزیڈنسی بازار میں اُن جرایم کی بابت بھی حوالگی ملزمین کا طریقہ جاری ہے جو انڈین پوسٹ آفس ایکٹ کے مطابق قابل سزا ہیں (مراسلہ مدارالمہام سرکار عالی نشان ۱۷، مورخہ ۳۰ سپتمبر ۱۸۹۳ء و مراسلہ مدارالمہام سرکار عالی نشان ۱۵۳۱ مورخہ ۲۹ - اکتوبر ۱۹۰۱ء موسومہ صاحب عالیشان بہادر)

ہے کہ اولاً ایسی حراست واقعی ہو نہ کہ برائے نام اور ثانیاً وہ بالکل عارضی ہو یعنے صرف اسقدر مدت کیلئے ہو جو قیدیوں کی رفتار کیلئے ضروری ہو۔ جہانتک ممکن ہو اثناء راہ میں ٹھیرجانا نہ چاہئے۔ ان شرایط کی پابندی بالخصوص اس وجہ سے لازمی معلوم ہوتی ہے کہ اثناء راہ میں قیدیوں کی حراست کے متعلق مخالفانہ دعاوے پیدا نہوں [۱]۔

عارضی تحویل — اگر کسی مقدمہ میں پولیس بازار رزیڈنسی محض بغرض انصاف رسانی عارضی طور پر قبل باضابطہ تحویل کے صرف تحقیقات کیلئے ناظم صاحب کوتوالی اضلاع سرکار عالی یا کوتوال صاحب اندرون و بیرون بلدہ سے کسی ملزم کی تحویل طلب کرے تو سرکار کو اعتراض نہوگا اگر عارضی طور پر ملزم سپرنٹنڈنٹ پولیس مذکور کی درخواست پر باخذ رسید حوالہ کردیا جائے سپرنٹنڈنٹ مذکور کو لازم ہوگا کہ وہ ایک وقت معقول کے اندر ملزم کو واپس کردیں اسیطرح اگر ناظم صاحب کوتوالی اضلاع سرکار عالی یا کوتوال صاحب اندرون و بیرون بلدہ کو بھی ایسی عارضی تحویل انصاف رسانی کے لحاظ سے ضروری معلوم ہو تو وہ سپرنٹنڈنٹ پولیس علاقہ بازار رزیڈنسی سے درخواست کرسکتے ہیں جو ملزم کو اس شرط پر حوالہ کردینگے کہ ایک معقول وقت کے اندر وہ واپس کردیا جائے خاص خاص مستثنیٰ صورتوں میں جو اہم ہوں اور جن میں ناظم صاحب کوتوالی اضلاع سرکار عالی یا کوتوال صاحب اندرون و بیرون بلدہ نے یا سپرنٹنڈنٹ پولیس بازار رزیڈنسی نے عارضی طور پر ملزم کو حوالہ کیا ہو ضرور ہے کہ سرکار کو اطلاع دی جایا کرے [۲]۔

---

[۱] مراسلہ صاحب عالیشان بہادر بنام نواب مدار المہام سرکار عالی نشان ۱۸۵۸ مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۸۹۶ء۔

[۲] مراسلہ محکمہ معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ نشان ۲۱۶۱ مورخہ ۱۹ اردی بہشت ۱۳۱۵ف موسومہ ناظم صاحب کوتوالی اضلاع سرکار عالی و مراسلہ نشان ۲۱۶۲ مورخہ ۱۹ اردی بہشت ۱۳۱۵ف موسومہ کوتوال صاحب اندرون و بیرون بلدہ۔

حکم متذکرۂ بالا میں نبظر سہولت اسقدر صراحت کردی گئی کہ جب علاقہ بازار رزیڈنسی کا کوئی ملزم علاقہ کوتوالی سرکارعالی میں گرفتار ہو تو سرکارعالی کیجانب سے پولیس بازار رزیڈنسی کو فوراً اطلاع دیجائے اور اگر ۲۴ گھنٹے کے اندر پولیس بازار رزیڈنسی اوس کی عارضی تحویل کی درخواست کرے تو وہ بھیجدیا جائے۔ اگر ۲۴ گھنٹے کے اندر ایسی درخواست وصول ہو تو کوتوالی سرکارعالی کو لازم ہوگا کہ ملزم کو حسب ضابطہ عدالت فوجداری متعلقہ میں پیش کردے اسکے بعد اگر پولیس بازار رزیڈنسی کیجانب سے عارضی تحویل کی درخواست ہو تو بغیر حصول حکم عدالت فوجداری متعلقہ اوس ملزم کو علاقہ رزیڈنسی بازار میں نہ بھیجے جن ایام میں ملزم جس علاقہ میں زیرحوالات رہے اُن ایام کی بابت خوراک اوسی علاقہ سے دیجائے گی۔

باب سیزدہم

اختیارات اندرون حدود ریلوے درممالک محروسہ سرکارعالی

اختیارات کا سرکارعظمت مدار کو نیابتاً دیا جانا	ممالک محروسہ سرکارعالی کے اندر جو ریلوے لین واقع ہے اوس پر اختیارات فوجداری و دیوانی سرکارعظمت مدار کو نیابتاً دے

۵ مراسلہ محکمہ معتمدی عدالت وکوتوالی وامورعامہ نشان ۱۸۸۰ مورخہ ۱۱ر فروردی ۱۳۱۲ف موسومہ کوتوال صاحب بلدہ وبیرون بلدہ وناظم صاحب کوتوالی اضلاع۔

گئے ہیں۔ اختیارات فوجداری صرف اون مقدمات پر محدود ہیں جو اندرون حدود ریلوے واقع ہوں۔

مارچ ۱۸۸۶ء میں مسٹر جے۔ جی۔ کارڈری رزیڈنٹ نے سرکار عالی کو یہ صلاح دی کہ "ممالک محروسہ سرکار عالی کے اندر ریلوے کے انتظامات متعلقہ اختیارات کو ایک مضبوط اور قانونی بنیاد پر اور ایک سہل اور باضابطہ شکل میں قایم کرنا مناسب ہے" اور اُس وقت کی ناقابل اطمینان حالت کا ذکر کرنے کے بعد یہ رائے ظاہر کی کہ "اگر حضور پرنور حدود ریلوے کے کامل اختیارات فوجداری و دیوانی سرکار عظمت مدار کو منتقل فرمائیں تو کل ناجوازی و بے ضابطگی فوراً رفع ہو جائیگی" اور یہ بھی بیان کیا کہ اس سے حضور پرنور کے حقوق شاہی یا خودمختاری پر کسی قسم یا درجہ کی مداخلت متصور نہ ہو گی بلکہ صرف یہ مقصود ہے کہ ابتدائے قیام ریلوے سے جو کارروائی عملاً جاری ہے وہ باضابطہ کیجائے اور یہ ایک ایسا امر ہے جو ہر رئیس نے اپنے ملک میں جہاں جہاں ریلوے قایم ہوتی گئی جائز رکھا ہے۔ یہ سمجھا جائیگا کہ سرکار عظمت مدار نے یہ اختیار بطور خود اپنے حق کی رو سے نہیں لے لیا ہے بلکہ حضور پرنور نے بطور خود اپنی مرضی سے اُن مقامات پر جو اندرون احاطہ ریلوے واقع ہیں اور جہاں یوروپینوں کیوجہ سے مشکلات کے واقع ہونے کا اندیشہ ہے بنظر سہولت قانونی و انتظامی عطا فرمایا ہے"[1] جبکہ سرکار عالی کی جانب سے اس قسم کے انتقال کی نسبت اعتراضات ظاہر کئے گئے اور یہ رائے دیگئی کہ "انتظام موجودہ کو مضبوط اور قانونی بنیاد پر قایم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ رزیڈنٹ کو لوکل گورنمنٹ کے اختیارات عطا کئے جائیں تاکہ وہ دوسرے عہدہ داروں کو ضروری

---

[1] مراسلہ نمبری ۲۱۵ مورخہ ۲۰ مارچ ۱۸۸۶ء۔

اقتدارات عدالتی دلیکس اور قوانین ریلوے و ٹیلگراف وغیرہ تمام حدود ریلوے سے حکماً متعلق کئے جائیں؛" تو اس کے جواب میں مسٹر کارڈری نے بیان کیا کہ" نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل تحریر فرماتے ہیں کہ موجودہ مشکل کو رفع کرنیکا زیادہ سہل طریقہ یہ ہے کہ حضور پر نور سرکار عظمت مدار کو اندرون حدود ریلوے اختیارات فوجداری و دیوانی نیابتاً عطا فرمائیں اور گورنمنٹ آف انڈیا اس امر کو منظور کرنے پر بالکل راضی ہوگی کہ اُن تمام احکام میں جو بوقت اجرائے قوانین و انتظام ضروری صادر کئے جائیں تمہید میں یہ اقرار مندرج ہوا کرے کہ احکام مذکور از روئے اختیارات مشتہرۂ حضور پر نور بتاریخ فلاں (یعنے جس تاریخ کو کہ ایسے اختیارات عطا کئے جائیں) صادر کئے جاتے ہیں[۱]" بتاریخ ۳۰۔ اگسٹ ۱۸۸۶ء کرنل مارشل نے جو اُسوقت معتمد پیشی اعلیٰ حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہم العالی تھے نواب مدارالمہام سرکار عالی کو اعلیٰ حضرت کی منظوری سے بدیں الفاظ اطلاع دی کہ" سرکار عظمت مدار کو اندرون حدود ریلوے اختیارات فوجداری و دیوانی اسی طور پر نیابتاً عطا کئے جائیں جیسے کہ دوسری ریاستہائے خودمختار میں عطا کئے گئے ہیں"۔ اس بنا پر نواب مدارالمہام سرکار عالی (سرآسمانجاہ بہادر) نے صاحب عالیشان بہادر کو یہ جواب دیا کہ" سرکار عالی گورنمنٹ آف انڈیا کی درخواست دربارۂ اختیارات فوجداری و دیوانی متعلقہ ریلوے کو منظور کرنے پر راضی ہے جیسا کہ دوسری ریاستہائے خودمختار میں اراضیات متعلقہ ریلوے پر عمل ہے[۲]"۔ خط و کتابت مذکورۂ بالا سے واضح ہوگا کہ اراضیات متعلقہ ریلوے میں سرکار عظمت مدار کو جو

---

[۱] مراسلہ مورخہ ۳۰۔ اپریل ۱۸۸۶ء

[۲] مراسلہ نمبری ۱۰۰۴ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۸۸۶ء۔

اختیارات دئے گئے ہیں وہ نیابتًا دئے گئے ہیں نہ کہ کامل طور پر منتقل کیے گئے ہیں پس
ان اختیارات کی رو سے سرکار عظمت مدار کو صرف اُن مقدمات کی دریافت کا اقتدار
حاصل ہے جو اندرون حدود ریلوے واقع ہوں مسٹر ہرمزجی نوشیروانجی وکیل سابق
مشیر قانونی و معتمد سرکار عالی علاقہ عدالت و کوتوالی و امور عامہ نے اختیارات متعلقہ ریلوے
کے کامل مسئلہ پر اپنی یادداشت مورخہ ۱۰ مارچ ۱۸۹۶ء دربارہ مقدمہ مولوی سید محمد یوسف الدین صاحب
اول تعلقدار علاقہ سرکار عالی میں بہت غور اور قابلیت کے ساتھ بحث کی ہے۔ اول تعلقدار
موصوف کو ریلوے پولیس نے اندرون حدود ریلوے بر بنائے وارنٹ مصدرہ
ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ شملہ اس الزام پر گرفتار کیا تھا کہ اونھوں نے شملہ میں جرم مندرجہ
دفعات ۱۱۶ و ۱۶۱ مجموعہ تعزیرات ہند کا ارتکاب کیا۔ یہ ثابت کرنیکے بعد کہ اراضیات
متعلقہ ریلوے پر اختیارات کامل طور پر سرکار عظمت مدار کو منتقل نہیں کئے گئے ہیں۔
بلکہ نیابتًا دئے گئے ہیں مسٹر ہرمزجی نے یہ نتیجہ نکالا کہ ”جن اختیارات کے نیابتًا
عطا کئے جانے کی درخواست کی گئی اور جو اختیارات کہ بلحاظ اوس کے عطا کئے گئے اون
میں رعایائے سرکار عالی کو علاقہ سرکار عالی میں گرفتار کرکے علاقہ سرکار عالی سے باہر
لیجانے کا کوئی اختیار شامل نہیں ہے اور نہ اون میں اس قسم کا اختیار شامل کرنا کبھی
مقصود تھا۔ بلکہ جو اختیارات عطا کئے گئے ہیں وہ صرف اوس غرض سے ہیں کہ ریلوے کا
انتظام مناسب طور پر ہو سکے اور عہدہ داران سرکار عظمت مدار سرکار عالی کیجانب سے
بطور اوسکے نائبوں کے معمولی اختیارات فوجداری عمل میں لائیں جیسا کہ فی الحقیقت
پہلے ہوتا تھا اور قریب قریب اُسی طور پر جیسا کہ دوسرے مقامات پر سرکار موصوف کیجانب سے
دوسرے عہدہ دار عمل میں لاتے ہیں“ مسٹر ہرمزجی نے یہ بھی ظاہر کیا کہ ”اگر یہ

خیال کیا جائے کہ عدالتہائے سرکار عظمت مدار اور اہالی پولیس سرکار عظمت مدار کو رعایائے سرکار عالی سے کسی شخص کو جو اندرون حدود ریلوے داخل ہو یا بذریعہ ریل سفر کرتا ہو کسی ایسے جرم کے لئے جس کا ارتکاب کسی مقام پر ہوا ہو بغرض دریافت یا کسی دوسری غرض سے بغیر استصواب سرکار عالی گرفتار کرنیکا اختیار حاصل ہے تو سرکار عظمت مدار کو سرکار عالی سے کسی ملزم کی تحویل کی درخواست کرنیکی ضرورت ہی نہو گی۔

مقدمہ یوسف الدین — مقدمہ مذکورہ صدر میں مولوی سید محمد یوسف الدین صاحب نے التوائے کارروائی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ شملہ اور منسوخی حکم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دربارہ اجرائے وارنٹ کے لئے چیف کورٹ پنجاب میں درخواست پیش کی چیف کورٹ نے درخواست خارج کردی مولوی سید محمد یوسف الدین صاحب نے پریوی کونسل کی جوڈیشل کمیٹی کے روبرو درخواست بغرض عطائے اجازت ارجاع مرافعہ بنا راضی فیصلہ و حکم چیف کورٹ پیش کی اور جوڈیشل کمیٹی نے اجازت دی۔ بنابراں بتاریخ ۷ جولائی ۱۸۹۷ء مقدمہ جوڈیشل کمیٹی میں پیش ہوا اور یہ تجویز ہوی کہ گرفتاری خلاف ضابطہ عمل میں آئی اور چیف کورٹ پنجاب کا فیصلہ منسوخ کیا گیا پریوی کونسل کے فیصلہ سے قانون اقوام کا ایک اہم مسئلہ طے ہو جاتا ہے اس مقدمہ کی کارروائی کی کیفیت معہ فیصلہ پریوی کونسل اس کتاب کے اخیر میں مندرج ہے[۱]

جوڈیشل کمیٹی کی تجویز میں اہم امور یہ ہیں۔

(۱) اراضیات متعلقہ ریلوے پر اختیارات فوجداری و دیوانی جو عطا ہوئے ہیں اون سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ رقبہ مذکور کے متعلق حکومت مملکت بھی منتقل کردی گئی ہے۔ اور اس وجہ سے جس مقام پر ریلوے بنائی گئی ہے وہ ہرگز برٹش انڈیا کا جزء نہیں ہے

[۱] ضمیمہ (ط)

بلکہ ہنوز ممالک محروسہ سرکار عالی کا جزء ہے۔

(۲) جو اختیارات فوجداری عطا کئے گئے ہیں وہ صرف اُن جرائم سے متعلق ہیں جن کا ارتکاب اندرون حدود ریلوے ہو۔ اور

(۳) چونکہ وہ رقبہ جس پر ریلوے بنائی گئی ہے برٹش انڈیا نہیں ہے اسلئے اگر برٹش انڈیا کی کسی عدالت سے کسی ایسے شخص کی گرفتاری کے لئے وارنٹ جاری کیا جائے جس پہ ممالک محروسہ سرکار عالی کے باہر کسی جرم کے ارتکاب کا الزام لگایا گیا ہو تو اوس وارنٹ کی تعمیل اندرون حدود ریلوے نہیں ہوسکتی بلکہ اوس شخص کی گرفتاری اور تحویل کے لئے بذریعۂ صاحب عالیشان بہادر سرکار عالی میں حسب قانون حوالگی ملزمین مفرور درخواست پیش کرنا چاہئے۔ پس واضح ہو کہ سید محمد یوسف الدین صاحب کے مقدمہ میں علاقہ داران سرکار عظمت مدار پر شرائط مندرجہ عہد نامہ کی پابندی لازم تھی اور چونکہ وہ جرم جسکے ارتکاب کا الزام مولوی سید محمد یوسف الدین صاحب پر لگایا گیا تھا بموجب عہد نامہ بابتہ ۱۸۶۷ء قابل تحویل نہیں ہے لہذا علاقہ داران سرکار موصوف اونکی تحویل کی درخواست نہیں کرسکتے تھے۔

معاہدہ دربارہ عطائے اختیارات بہ سرکار عظمت مدار متعلقہ اراضیات ریلوے

بتاریخ ۲۸ مئی سنہ ۱۹۰۱ء سرکار عالی اور سرکار عظمت مدار کے مابین ایک معاہدہ ہوا جسکی روسے اون اراضیات کے متعلق جنپر ریلوے ہائے مندرجہ حاشیہ واقع ہیں یا آئندہ واقع ہو جملہ اختیارات بشرائط ذیل بسرکار عظمت مدار کو عطا کئے گئے

(۱) ہز ہائینس دی نظامس گرنٹیڈ اسٹیٹ ریلوے۔
(۲) جی - آئی - پی - ریلوے۔
(۳) دہونڈ منماڑ ریلوے۔
(۴) بارسی لائیٹ ریلوے۔
(۵) مدراس ریلوے۔
(۶) سدرن مرہٹہ ریلوے۔

(۱) سرکار عظمت مدار کسی ایسے شخص کے

نام جو سرکار عالی کی ملازمت میں ہو یا جو اعلحضرت بندگان عالی متعالی مدظلہم العالی کی ملازمت خانگی میں ہو کسی ایسے جرم کی بابت جس کا ارتکاب بجز اُس ریلوے لین کے جس پر گورنمنٹ آف انڈیا کو اختیارات فوجداری حاصل ہیں کسی دوسرے مقام پر ہوا ہو جس کا ارتکاب ایسے مقام پر ہونا بیان کیا گیا ہو کسی حکمنامہ فوجداری کی تعمیل نہیں کریگی۔

کسی شخص کا ملازمت سرکار عالی میں ہونا اوسوقت کہا جائیگا جبکہ اوسکو ملازمت کی بابتہ علاقہ دیوانی سے تنخواہ ملتی ہو یا کسی قسم کی ماہوار ملتی ہو بشرطیکہ صورت اول الذکر میں تنخواہ کی مقدار ایکسو روپیہ ماہانہ سے کم نہو اور صورت ثانی الذکر میں منصب کی شکل میں ماہوار ملتی ہو جس کی مقدار ایکسو روپیہ سالانہ سے کم نہو اور منصبدار سرکار عالی کا ایک صداقت نامہ جس سے اوس کا منصبدار ہونا ظاہر ہوتا ہو پیش کرے۔

کسی شخص کا اعلحضرت کی ملازمت خانگی میں ہونا اوس وقت کہا جائیگا جبکہ وہ اعلحضرت کے مصاحبین میں سے ہو یا علاقہ صرف خاص میں معتمد صرف خاص کے حکم سے مامور کیا گیا ہو وہ شخص جو اعلحضرت کے ملازم خانگی کا ملازم ہو اعلحضرت کی ملازمت خانگی میں داخل نہیں سمجھا جائیگا۔

(۲) اراضیات مذکورہ پر جس قدر آمدنی آبکاری و کرورگیری حاصل ہو اوسکے وصول کرنے کا حق سرکار عالی کے لئے محفوظ رہیگا اور اراضیات مذکورہ پر جو عہدہ داران سرکار عظمت مدار مقرر ہوں اونکو ضرور ہوگا کہ وہ عہدہ داران سرکار عالی کو آمدنی آبکاری و کرورگیری کے وصول کرنے میں سہولت دیں۔

قواعد در باب تحویل ملزمین مابین علاقہ ریلوے و عدالتہائے سرکار عالی	تحویل ملزمین مابین عدالتہائے سرکار عالی و علاقہ داران ریلوے کے متعلق کوئی خاص قواعد موجود نہیں ہیں لیکن اسکے

قسم کے مقدمات میں ہمیشہ یہی عملدرآمد رہا ہے کہ قواعد متعلقہ سکندرآباد و رزیڈنسی کے بموجب عمل کیا جاتا ہے۔

ریلوے پولیس اندرون حدود عدالتہائے سرکارعالی بغیر استصواب اہالی پولیس سرکارعالی خانہ تلاشی کرنے کی مجاز نہیں ہے۔

ریلوے پولیس مجاز نہیں ہے کہ اندرون حدود عدالت ہائے سرکارعالی کسی شخص ملزم کی خانہ تلاشی بغیر استصواب اہالی پولیس سرکارعالی کرے۔ جب اس قسم کی درخواست پولیس سرکارعالی سے کی جائے، تو پولیس علاقہ سرکارعالی کو چاہئے کہ مقدمات غیر قابل دست اندازی کوتوالی میں قریب تر ناظم فوجداری سے اسکی اجازت حاصل کرکے خانہ تلاشی کرادے۔ تمام جرایم فوجداری میں جب ریلوے پولیس سرکارعالی کے اہلکاران کوتوالی کی معرفت کوئی کارروائی کرے تو بلاواسطہ قریب تر ناظم فوجداری کے کوئی شخص یا مال حوالہ ریلوے پولیس نہ کیا جائے بلکہ لازم ہے کہ بعد کارروائی ضروری کے اول اطلاع ناظم فوجداری قریب تر کے پاس پیش کرے اور بپابندی احکام مصدرہ ناظم متعلقہ کے کارروائی آیندہ ہونی چاہئے۔[1]

ملازمین علاقہ ریلوے کی گرفتاری کی اطلاع علاقہ داران ریلوے کو دینی چاہئے۔

تمام مقدمات میں جنہیں اہالی کوتوالی سرکارعالی ملازمین علاقہ ریلوے کو اندرون حدود عدالتہائے سرکارعالی اُن جرایم کیلئے جن کا ارتکاب حدود مذکور میں ہوا ہو گرفتار کریں لازم ہے کہ علاقہ داران ریلوے کو اُس سے فی الفور اطلاع دیجایا کرے۔[2]

---

[1] گشتی مجلس عالیہ عدالت نشان ۲۸ مورخہ ۲۳ آبان ۱۳۰۸ف بر بنائے احکام سرکار مندرجہ مراسلہ نشان ۵۷۶۹ مورخہ ۲ مہر ۱۳۰۸ف منجانب معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ۔

[2] مراسلات $\frac{۳۵۱۰}{۹۰۳}$ مورخہ ۱۳ اپریل ۱۸۹۶ء و نمبر ۹۰۶ مورخہ ۹ امسی ۱۸۹۶ء منجانب معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ۔

عارضی تحویل

اگر کسی مقدمہ میں پولیس علاقہ اراضی ریلوے واقع ممالک محروسہ سرکار عالی باستثناء اوس اراضی کے جس پر سدہرن مرہٹہ ریلوے اور بارسی لائیٹ ریلوے واقع ہے محض بغرض انصاف رسانی عارضی طور پر قبل باضابطہ تحویل کے ضرور تحقیقات کیلئے ناظم صاحب کوتوالی اضلاع یا کوتوال صاحب اندرون و بیرون بلدہ سے کسی ملزم کی تحویل طلب کرے تو سرکار کو اعتراض نہوگا اگر عارضی طور پر ملزم سپرنٹنڈنٹ پولیس مذکور کی درخواست پر باخذ رسید حوالہ کیا جائے۔ سپرنٹنڈنٹ مذکور کو لازم ہوگا کہ وہ ایک وقت معقول کے اندر ملزم کو واپس کردیں۔ اسی طرح اگر ناظم صاحب کوتوالی اضلاع یا کوتوال صاحب اندرون و بیرون بلدہ کو بھی ایسی عارضی تحویل انصاف رسانی کے لحاظ سے ضروری معلوم ہو تو وہ سپرنٹنڈنٹ پولیس علاقہ ریلوے سے درخواست کرسکتے ہیں جو ملزم کو اس شرط پر حوالہ کردینگے کہ ایک معقول وقت کے اندر وہ واپس کردیا جائے۔ خاص خاص مستثنیٰ صورتوں میں جو اہم ہوں اور جن میں ناظم صاحب کوتوالی اضلاع اور کوتوال صاحب اندرون و بیرون بلدہ نے یا سپرنٹنڈنٹ پولیس ریلوے نے عارضی طور پر ملزم کو حوالہ کیا ہو ضرور ہے کہ سرکار کو اطلاع دیجایا کرے[۱]۔



[۱] مراسلہ محکمہ معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ نشان ۲۱۶۱ مورخہ ۱۹ اسفندارمذ بہشت ۱۳۱۵ف موسومہ ناظم صاحب کوتوالی اضلاع سرکار عالی و مراسلہ نشان ۲۱۶۲ مورخہ ۱۹ اسفندارمذ بہشت ۱۳۱۵ف موسومہ کوتوال صاحب اندرون و بیرون بلدہ۔

باب چہاردہم

قواعد متعلقہ گرفتاری و تجویز سزا سپاہیان فوج ہند علاقہ سرکار عظمت مدار[1]

ماہ اسفندار ۱۳۱۳ف میں پنجاب رجمنٹ متعینہ سکندرآباد کے ایک سپاہی مسمی خوشحال خاں کو کوتوالی سرکار عالی نے جرم سرقہ کی علت میں جس کا ارتکاب علاقہ سرکار عالی میں ہوا تھا گرفتار کیا اور عدالت فوجداری بلدہ نے بعد دریافت مقدمہ اوسکی نسبت ایک ہفتہ کی قید سخت کی سزا تجویز کی اس پر اول مددگار صاحب عالیشان بہادر نے استدعا کی کہ سپاہی مذکور رہا کردیا جائے اور عہدہ داران متعلقہ کو اس امر کی طرف توجہ دلائی جائے کہ فوج ہند علاقہ سرکار عظمت مدار کے سپاہیوں کی نسبت اس طور پر بغیر اطلاع صاحب عالیشان بہادر کارروائی کرنا مناسب نہیں ہے مِن بعد اول مددگار صاحب عالیشان بہادر نے یہ خواہش ظاہر کی کہ اس مضمون کے احکام جاری کئے جائیں کہ جب کبھی فوج ہند علاقہ سرکار عظمت مدار کا کوئی سپاہی دستیاب ہو جس پر علاقہ سرکار عالی میں کسی جرم کے ارتکاب کا الزام لگایا گیا ہو تو ضرور ہے کہ وہ فوراً اوس رجمنٹ کے تفویض کردیا جائے

[1] رزولیوشن سرکار عالی مجریہ محکمہ معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ (صیغہ عدالت) نمبر ۸/۹۴ مورخہ ۱۴ فروردی ۱۳۱۶ف۔

جس سے وہ متعلق ہو اور اگر اوسکی تحویل کی ضرورت ہو تو بر سبیل وجہ ثبوت اوس کی تحویل کی درخواست کیجائے اس پر صاحب عالیشان بہادر کو اُن قواعد کی طرف توجہ دلائی گئی جن کو گورنمنٹ آف انڈیا نے ۱۸۹۴ء و ۱۸۹۵ء میں جاری کیا تھا اور جن میں اون صورتوں کے مابین فرق قایم کیا گیا ہے جبکہ سپاہیان فوج رخصت پر ہوں اور جبکہ وہ رخصت پر نہوں آخرالذکر صورت میں وہ بر سر کار تصور کئے جاتے ہیں کسی قدر مزید خط و کتابت کے بعد یہ مسئلہ گورنمنٹ آف انڈیا کے سامنے پیش کیا گیا - اب اس امر کے متعلق کہ عدالتہائے سرکار عالی کو فوج ہند کے سپاہیوں کی نسبت کیا اختیارات ہیں اور تا تصفیہ مسئلہ اختیار ایسے اشخاص کو کس حراست میں رکھنا چاہئے گورنمنٹ آف انڈیا نے قواعد منسلکہ جاری کئے ہیں -

حکم

بہ تعمیل فرمان واجب الاذعان مزینہ ۲۷ ذیحجہ ۱۳۲۲ھ عالیجناب مہاراجہ بہادر یمین السلطنت مدارالمہام سرکار عالی باجلاس کبنٹ کونسل حکم صادر فرماتے ہیں کہ عہدہ داران کوتوالی و عدالتہائے سرکار عالی کی ہدایت کے لئے قواعد منسلکہ شایع کئے جائیں اور نہایت احتیاط سے اون کی تعمیل کی جائے -

(۲) جب کوئی شخص گرفتار کیا جائے جو یہ نہ بیان کرے کہ وہ فوج ہند کا سپاہی ہے لیکن اس امر کے باور کرنیکی وجہ ہو کہ وہ ایسا سپاہی ہے تو فوراً دفتر معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ کو بواسطہ معمولی جرم سرزد شدہ تاریخ و مقام گرفتاری اور حلیہ کی مفصل کیفیت کے ساتھ اطلاع دیجائے -

(۳) جب یہ امر صاف طور پر ثابت ہو جائے کہ شخص مذکور رخصت پر ہے یا نہیں تو ضابطہ

کارروائی مندرجہ قواعد منسلکہ کی احتیاط سے پابندی کیجائے ان قواعد کے دیکھنے سے واضح ہوگا کہ فوج ہند کا کوئی دیسی عہدہ دار یا سپاہی جو علاقہ سرکار عالی میں اُسوقت گرفتار ہو جبکہ وہ بر سر کار ہو (یعنے جبکہ وہ رخصت پر نہ ہو) فوراً قریب ترین عہدہ داران فوج سرکار عظمت مدار کے تحویل کیا جانا چاہئے۔ اگر فاصلہ معقول پر کوئی رجمنٹ نہو تو ایسے عہدہ دار یا سپاہی کو اُن حالات کی مفصل کیفیت کے ساتھ جن میں کہ وہ گرفتار کیا گیا ہو دفتر معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ پر بتوسط معمولی بھیجدینا چاہئے جب کوئی دیسی عہدہ دار یا سپاہی بحالت رخصت گرفتار کیا جائے تو عدالتہائے فوجداری علاقہ سرکار عالی اوسکی نسبت کارروائی کرنیکی مجاز ہوں گے اس صورت میں وہ تا تجویز بلحاظ نوعیت جرم یا تو زیر حراست رکھا جائے یا ضمانت پر رہا کیا جائے لیکن یہ امر نہایت ہی ضروری ہے کہ ایسے مقدمات میں فوراً کارروائی کیجائے اور عہدہ داران فوج کو اطلاع دیجائے کہ شخص گرفتار شدہ کی نسبت کیا ہو رہا ہے۔ اسلئے جملہ عدالتوں کو جو ایسے اشخاص کی تجویز کریں اور جمیع عہدہ داران کوتوالی کو ہدایت کیجاتی ہے کہ ایسے مقدمات کے تصفیہ میں کوئی تعویق جایز نہ رکھی جائے اور بفور گرفتاری قریب ترین عہدہ داران فوج کو اور نیز دفتر معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ کو یا فاصلہ معقول پر کوئی رجمنٹ نہونے کی صورت میں صرف دفتر آخر الذکر کو اطلاع دیجائے اور اس کے بعد جب شخص مذکور بری ہو یا مجرم قرار پائے تو اوسکی اطلاع بھی جلد دیجائے۔

(۴) اگر یہ امر مشتبہ ہو کہ آیا عہدہ دار یا سپاہی مذکور رخصت پر ہے یا نہیں اور اوسکے پاس کوئی ایسے کاغذات نہوں جن سے یہ امر ثابت ہو تو اُس سے دریافت کیا جاسکتا ہے اور وہ جو جواب دے اسکے لحاظ سے مقدمہ کا تصفیہ کر دیا جائے بجز اوس

صورت کے کہ اس امر کے باور کرنے کی وجہ موجود ہو کہ اوس کا جواب صحیح نہیں ہے۔

ایسی حالت میں اوسکی تجویز اوسوقت تک نہ کی جانی چاہیئے جبتک کہ بتوسط دفتر معتمدی عدالت وکوتوالی وامورعامہ یہ امر دریافت نہ کرلیا جائے کہ وہ شخص فی الحقیقت رخصت پر ہے۔

(۵) اگر فوج ہند کا کوئی دیسی عہدہ دار یا سپاہی جو کسی ایسے جرم کی علت میں گرفتار کیا جائے جس کا ارتکاب اندرون ممالک محروسہ سرکار عالی ہوا ہو اسوجہ سے عہدہ داران فوج کے تحویل کیا جائے کہ وہ بروقت گرفتاری رخصت پر نہیں تھا تو اوسکی تجویز قانون فوج (آرٹیکلس آف وار) مجریہ ہند کی دفعہ (۱۷۱) کے مطابق بذریعۂ کورٹ مارشل عمل میں آئیگی بجز اسکے کہ وجوہ خاص سے مابین سرکار عالی و عہدہ داران فوج یہ قرار پائے کہ ملزم مذکور کی تجویز عدالت سرکار عالی میں عمل میں آئے۔ اگر یہ طے ہو کہ اوسکی تجویز کورٹ مارشل سے ہوگی تو عہدہ داران فوج کے روبرو دفعہ متذکرۂ بالا کے مطابق مقدمہ کی پیروی ایسا عہدہ دار کریگا جو اس بات کیلئے مجاز کیا گیا ہے اور ایسے عہدہ دار کو اس امر کا انتظام کرنا ضرور ہوگا کہ جملہ ممکن الحصول شہادت پیش کیجائے۔

قواعد

قواعد مصدرۂ گورنمنٹ آف انڈیا دربارۂ اختیار عدالتہائے سرکار عالی متعلقہ عہدہ داران دیسی وسپاہیان فوج ہند علاقہ سرکار عظمت مدار وحراست عہدہ داران وسپاہیان مذکور تا تصفیہ مسئلہ اختیار۔

(الف) دیسی ریاستوں کی عدالتیں بجز اسکے کہ اونکو خاص طور پر اختیار دیا جائے

اس امر کی مجاز نہیں ہیں کہ فوج ہند کے کسی دیسی عہدہ دار یا سپاہی کی نسبت جس نے اُسوقت جبکہ وہ رخصت پر نہو ریاستہائے دیسی کے ممالک میں کسی قسم کے جرم کا ارتکاب کیا ہو کوئی اختیار عمل میں لائیں۔

(ب) وہ دیسی عہدہ دار یا سپاہی جو کسی دیسی ریاست میں رخصت پر رہنے کی حالت میں اوس ریاست کے قانون کے خلاف کسی قسم کے جرم کا مرتکب ہو عدالت ہائے ریاست مذکور کے زیر اختیار ہوگا۔

(ج) جب فوج ہند کا کوئی دیسی عہدہ دار یا سپاہی کسی دیسی ریاست میں اُسوقت جبکہ وہ رخصت پر نہو کسی جرم کا ارتکاب کرے جس سے وہ گرفتار کئے جانے کے قابل ہو اور حالات ایسے نہوں کہ اوسکی گرفتاری عہدہ داران فوج کے ذریعہ سے عمل میں آسکے تو عہدہ داران ریاست مذکور ایسے ملزم کو ہر ایسے جرم میں گرفتار کرنیکے مجاز ہونگے جسکی بابت ایسی گرفتاری اوس ریاست کے قانون کے بموجب جائز ہو۔لیکن ضرور ہے کہ ملزم مذکور فوراً قریب تر عہدہ دار فوج کے حوالہ کردیا جائیگا۔اگر اوس ریاست کا پولٹیکل افسر کسی خاص وجہ سے مناسب خیال کرے کہ اوس ملزم کی تجویز عدالت ریاست میں ہونی چاہئے تو وہ عہدہ داران فوج سے اس امر کی تحریک کرنیکا مجاز ہوگا کہ یا تو ملزم بغرض تجویز اوس ریاست کے تحویل کردیا جائے یا تاحصول حکم گورنر جنرل باجلاس کونسل کارروائی مقدمہ ملتوی رکھی جائے۔

جب عہدہ داران فوج کے پاس ایسی تحریک وصول ہو تو اونکو لازم ہوگا کہ یا تو ملزم کو حوالہ کردیں یا یہ امر کہ کارروائی مقدمہ کس عدالت میں کیجائے گورنر جنرل باجلاس کونسل کے تصفیہ کیلئے فوراً پیش کریں۔

(ک) ہر دیسی عہدہ دار یا سپاہی جو کسی ریاست دیسی میں رخصت پر رہنے کی حالت میں کسی ایسے جرم کی علت میں جس کا ارتکاب اوس نے ریاست مذکور میں زمانہ سابق میں کیا ہو گرفتار کیا جائے عدالتہائے ریاست کے زیر اختیار رہوگا بلا لحاظ اس امر کے کہ جرم مذکور کا ارتکاب اوسوقت ہوا تھا جبکہ وہ رخصت پر تھا یا نہ تھا لیکن یہ اختیار اوس صورت سے متعلق نہوگا جبکہ کوئی دیسی عہدہ دار یا سپاہی کسی ایسے جرم کا ملزم ہو جس کا ارتکاب زمانہ سابق میں بحالت رخصت ہوا ہو اور وہ ایسے جرم کی بابت علاقہ سرکار عظمت مدار میں بعد تجویز بری کر دیا گیا ہو یا سزا پا چکا ہو۔

(ہ) دیسی ریاستوں کی عدالتیں اختیار متذکرہ ضمن (د) کو اوس صورت میں بھی عمل میں لانے کی مجاز ہیں جبکہ جرم سرزد شدہ منجملہ اُن جرایم کے ہو جو قانون حوالگی مجرمان کے ضمیمہ میں مندرج ہیں۔

(و) بلحاظ اغراض انصاف رسانی و سہولت عہدہ داران یا رعایائے ریاست جنکی حاضری کسی دیسی عہدہ دار یا سپاہی فوج ہند کی تجویز کے وقت جس نے ریاست دیسی کے ملک میں کسی جرم کا ارتکاب کیا ہو مطلوب ہو عہدہ داران فوج اس امر کا انتظام کرینگے کہ جب کبھی ملازمت فوج کی ضرورتوں کے لحاظ سے ممکن ہو ملزم کی تجویز مقام واردات سے قریب ترین چھاؤنی میں عمل میں آوے۔

اقتباس قانون فوج (انڈین آرٹیکلس آف وار)

اون جرایم کے متعلق اختیار علاقہ فوج جن میں علاوہ قانون فوج کسی اور قانون کے بموجب سزا ہو سکتی ہے۔

دفعہ ۱۷۱۔ ہر شخص جو اس قانون کے تابع ہو جب برٹش انڈیا سے باہر کسی مقام پر کسی ایسے جرم کا مرتکب ہو جس میں علاوہ قانون ہذا کسی اور قانون کے بموجب سزا ہو سکتی ہے تو یہ تصور کیا جائیگا کہ وہ قانون فوج کے خلاف کسی جرم کا مرتکب ہوا۔ اور اگر اس پر جرم مذکور کا الزام اس دفعہ کے مطابق لگایا جائے تو جرم مذکور کی بابت اوسکی تجویز بذریعہ کورٹ مارشل برٹش انڈیا کے اندر یا باہر کسی مقام پر عمل میں آئیگی۔ اور بعد ثبوت جرم اوس کو حسب ذیل سزا دیجائیگی۔ یعنے

(الف) اگر جرم ایسا ہو کہ برٹش انڈیا کے قانون کے مطابق سزائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور یا قید زاید از سال دیجا سکے تو وہ ہر ایسی سزا پانیکا مستوجب ہوگا جو اوس جرم کے لئے قانون برٹش انڈیا کے بموجب مقرر ہو۔ اور

(ب) دوسری صورتوں میں وہ ہر ایسی سزا پانیکا مستوجب ہوگا جو اس جرم کے لئے قانون برٹش انڈیا کے بموجب مقرر ہو یا ایسی سزا جو اس قانون کے مطابق کسی ایسے فعل کے بابت جو انتظام و قواعد فوج کے خلاف ہو اوسکو دیجا سکتی ہو۔

باب پنجم

معاہدات تحویل ملزمین مابین دیگر ریاستہائے دیسی

معاہدہ تحویل ملزمین مابین سرکار عالی و ریاست میسور۔	آیندہ سے ریاست میسور و سرکار عالی میں باہم ایسے

ملزمین کی تحویل عمل میں لائی جائے جنکے جرم کے متعلق شہادت بادی النظری پیش کیجائے۔ اور جو از روئے قانون نافذہ برٹش انڈیا قابل تحویل ہوں یا حسب قانون ریلوی پوسٹ آفس و ٹیلیگراف آفس نافذہ ریاست میسور یا حیدر آباد دو سال یا زیادہ قید کے مستوجب ہوں اور جب ملزم جسکی تحویل کی درخواست کی گئی ہے ریاست کی رعایا نہ ہو تو تحویل کے متعلق کافی وجوہ کا پیش کرنا ضرور ہوگا۔[اے]

معاہدہ تحویل ملزمین مابین سرکار عالی و ریاست آلور

آیندہ سے ریاست آلور اور سرکار عالی کے مابین ملزمین کی تحویل بپابندی شرایط مندرجہ عہد نامہ تحویل ملزمین جو فیما بین سرکار عالی و سرکار عظمت مدار قرار پایا ہے عمل میں آئیگی اور جن ملزمین کی تحویل ریاست آلور کو مطلوب ہوگی ان کے متعلق ضابطہ کارروائی وہی ہوگا جو قانون تحویل ملزمین علاقہ سرکار عالی نشان[۲] بابت ۱۳۱۶ف میں مندرج ہے علی ہذا القیاس ملزمین مطلوبہ سرکار عالی کے مقدمات میں ضابطہ مندرجہ ایکٹ حوالگی مجرمان مجریہ ہند نمبر ۱۵ بابت ۱۹۰۳ء کے لحاظ سے کارروائی ہوگی۔[عه]

معاہدہ تحویل ملزمین مابین سرکار عالی و ریاست بڑودہ

آیندہ سے ریاست بڑودہ اور سرکار عالی کے مابین ملزمین کی تحویل بپابندی شرایط مندرجہ عہد نامہ تحویل ملزمین جو

[اے] رزولیوشن مدار المہام سرکار عالی علاقہ عدالت و کوتوالی و امور عامہ نمبر ۱۴/۱ مورخہ ۱۹ اسفندار ۱۳۱۶ف مندرجہ جریدۂ اعلامیہ نمبر ۲۵ مورخہ ۵ خورداد ۱۳۱۷ف جزو اول صفحہ ۲۴۶۔

[عه] رزولیوشن علاقہ عدالت و کوتوالی و امور عامہ نمبر ۱/۱ مورخہ ۲ آذر ۱۳۱۹ف مندرجہ جریدہ اعلامیہ نمبر ۱۱ مورخہ یکم اسفندار ۱۳۱۹ف صفحہ ۱۹۲۔

فیمابین سرکارعالی وسرکارعظمت مدار قرار پایا ہے عمل میں آئیگی اورجن ملزمین کی تحویل ریاست بڑودہ کو مطلوب ہوگی ان کے متعلق ضابطہ کارروائی وہی ہوگا جو قانون تحویل ملزمین علاقہ سرکارعالی نشان ۲ بابتہ ۱۳۱۶ف میں مندرج ہی علی ہذالقیاس ملزمین مطلوبہ سرکارعالی کے مقدمات میں ضابطہ مندرجہ ایکٹ حوالگی مجرمان مجریہ ہند نمبرہ ا بابت ۱۹۰۳ء کے لحاظ سے کارروائی ہوگی ۔[۱]

معاہدہ تحویل ملزمین مابین سرکارعالی وریاست جودھ پور ۔

آیندہ سے تحویل ملزمین مابین سرکارعالی وجودہ پور دربار اُن اصول پر عمل میں آئے گی جو عہد نامہ ملزمین مابین سرکارعالی وسرکارعظمت مدار میں مذکور ہیں ایسے ملزمین کی تحویل جو دربار جودہ پور کی جانب سے طلب کئے جائیں گے اوس طریقہ سے عمل میں آئے گی جو قانون تحویل ملزمین سرکارعالی نشان (۲) بابت ۱۳۱۶ف میں درج ہے اورجن ملزمین کی تحویل سرکارعالی کو مطلوب ہوگی ان کی تحویل ازروئے قانون تحویل ملزمین برٹش انڈیا نشان ۱۵ بابتہ ۱۹۰۳ء عمل میں آئیگی ۔ سرکارعالی دربار مذکور سے اخراجات دربارۂ خوراک و نقل وحرکت اشخاص ملزمین وموبیشی تحویل شدہ نہیں لے گی اوراسی طریقہ پر دربار مذکور کی جانب سے بھی ایسے اخراجات کا مطالبہ نہ ہوگا ۔[۲]

---

[۱] رزولیوشن محکمہ معتمدی سرکارعالی علاقہ عدالت وکوتوالی وامورعامہ نمبر ۱۲/۴ مورخہ ۲۲ فروردی ۱۳۱۹ف مندرجہ جریدۂ اعلامیہ نمبر ۲۵ مورخہ ۲۱ خوردادی ۱۳۱۹ف صفحہ ۳۸۸ ۔

[۲] رزولیوشن محکمہ معتمدی عدالت وکوتوالی وامورعامہ مندرجہ جریدۂ اعلامیہ مورخہ ۲۶ امرداد ۱۳۲۱ف صفحہ ۴۶۱ ۔

حسب تحریک سرکار عالی مقدمات تحویل میں مال مسروقہ اور ملزمین کی حوالگی کا معاہدہ مابین ریاست اندور و سرکار عالی عمل میں آیا ہے اور یکم اکتوبر ۱۹۱۳ء سے مال و ملزمین کی تحویل بموجب شرایط قانون نافذ الوقت متعلق تحویل ملزمین مجریہ برٹش انڈیا عمل میں آئیگی۔ مگر شرط یہ ہے کہ کوئی سرکار کوئی شخص یا مال تحویل نکرے گی تاوقتیکہ مقدمہ جس کے لئے تحویل مطلوب ہے فہرست جرایم قابل التحویل مندرجہ ذیل میں داخل نہو۔

دفعہ تعزیرات ممالک محروسہ سرکار عالی	دفعہ تعزیرات انڈیا	نام جرم
۸۵	۱۲۱	جنگ یا اقدام یا سازش جنگ۔
۹۲	۲۳۱	تلبیس سکہ۔
۹۴	۲۳۹	سکہ ملتبس کو یہ جانکر کہ یہ سکہ ملتبس ہے دوسرے کے حوالہ کرنا۔
۲۱۷	۲۹۹	قتل انسان مستلزم سزا۔
۲۱۸	۳۰۰	قتل عمد۔
۲۲۴	۳۰۷	اقدام قتل عمد۔
۲۲۵	۳۱۰	ٹھگ ہونا۔
۲۳۴	۳۲۰	ضرر شدید
۲۵۲	۳۵۰	جبر مجرمانہ۔
۲۵۹—۲۶۰	۳۶۰—۳۶۱	انسان کو لے بھاگنا۔

٢٦١	٣٦٢	انسان کو بھگا لیجانا۔
١٦٩	٣٧٥	زنا بالجبر۔
٢٧٢	٣٧٨	سرقہ جبکہ مالیت مسروقہ زاید از سو روپیہ ہو۔
٢٧٢-٣٢٥	٣٧٨-٤٤٥	سرقہ مویشی۔
٢٨٢	٣٩٧	سرقہ بالجبر نقب زنی معہ سرقہ۔
٢٥٣	٣٩١	ڈاکہ۔
٣٩٦	٧٤٥	خیانت مجرمانہ۔
٣٠١-٣٠٢	٤١٠-٤١١	مال مسروقہ بددیانتی سے لینا۔
٣٢٠	٤٢٥-٤٢٦	نقصان رسانی بذریعہ آگ یا بھک سے اڑنے والے مادہ۔
٣٢٥	٤٤٥	نقب زنی۔
٣٤٢-٣٤٦	٤٦٣-٤٦٤ ٤٧٠-٤٧١	جھوٹی یا جعلی دستاویز بنانا یا جعلی دستاویز کو بطور اصلی دستاویز استعمال کرنا۔
١٤	١٠٧	اعانت[1]

معاہدہ تحویل اقوام جرایم پیشہ مابین سرکار عالی و ریاست ہائے جیپور و الور۔

آیندہ قوم مینا کے افراد علاقہ جیپور و الور سے جب علاقہ سرکار عالی کے تحویل کئے جائیں تو وہ بعد رہائی اوس ریاست کو جسکی وہ رعیت ہو واپس تحویل بدیں غرض کردئے جائیں گے کہ

[1] حکم مجریہ محکمۂ معتمدی عدالت وکوتوالی و امور عامہ مورخہ ١١ دی ١٣٢٣ف مندرجہ جریدۂ اعلامیہ نمبر ٩ مورخہ ٢٠ دی ١٣٢٣ف صفحہ ١٢١۔

یہ ملزمین اپنے مسکونہ مقامات پر زیر نگرانی کوتوالی رکھے جائیں اسکے معاوضہ میں ریاستہائے مزبورہ افراد اقوام جرایم پیشہ علاقہ سرکار عالی کو جنکی فہرست منسلکہ ہذا ہے علاقہ سرکار عالی کے واپس تحویل کردینگے۔ صورتہائے مذکورۂ بالا میں ایسے ملزمین مقام مسکونہ تک اُس ریاست کے صرفہ اور بدرقہ کے ساتھ پھنچائے جائینگے جو انکو تحویل کرے۔

فہرست اقوام جرایم پیشہ علاقۂ سرکار عالی

(۱) چرن بنجارے۔
(۲) وڈیواڑ۔
(۳) کنجر۔
(۴) کیکاڑی۔
(۵) ملتانی۔
(۶) بورے۔
(۷) کوروے۔
(۸) چپلواڑ۔
(۹) تلایا الواڑ۔
(۱۰) یا نارلی وار۔
(۱۱) تبروڑ۔
(۱۲) پار کایر کلواڑ۔
(۱۳) النگری یکما کیلواڑ۔
(۱۴) ڈومر یا کلہاٹی۔
(۱۵) پاردھی۔

ماخوذ رزولیوشن محکمۂ معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ نمبر ۲ مورخہ ۳ ماہ دے ۱۳۲۵ف مشتہرہ جریدۂ اعلامیہ نمبر ۱۳ مورخہ ۳۰ ماہ بہمن ۱۳۲۵ف صفحہ ۲۲۶۔

فہرست ضمیمہ جات

	صفحہ
ضمیمہ الف۔ خط و کتابت مابین صاحب عالیشان بہادر و سرکار عالی دربارۂ سھتہ نامہ۔	۱۶۳
ضمیمہ ب۔ خط و کتابت مابین صاحب عالیشان بہادر و سرکار عالی دربارۂ ضمیمہ معاہدہ۔	۱۷۱
ضمیمہ ج۔ عہدنامہ مابین ایسٹ انڈیا کمپنی و راجہ نیپال۔	۱۷۴
ضمیمہ د۔ تھ نامہ بزبان فارسی۔	۱۷۸
ضمیمہ ہ۔ تختہ متعلقہ ملزمین جن پر علاقہ سرکار عظمت مدار میں جرائم کے ارتکاب کا الزام لگایا گیا ہو اور جو علاقہ سرکار عالی میں گرفتار ہوئے ہوں۔	۱۸۱
ضمیمہ و۔ تختہ جو ہر درخواست تحویل کے ہمراہ پیش ہونا چاہیئے۔	۱۸۲
ضمیمہ ز۔ تختہ ششماہی بابت ملزمین تحویل شدہ۔	۱۸۳
ضمیمہ ح۔ احکام سرکار عالی مورخہ ۱۴ ر جمادی الاول ۱۳۰۶ھ بنام تعلقداران اضلاع متصل برار۔	۱۸۴
ضمیمہ ط۔ فیصلہ پریوی کونسل مقدمہ مولوی سید محمد یوسف الدین صاحب	۱۸۶

ضمیمۂ الف

(ملاحظہ ہو باب دوم)

رقعہ صاحب عالیشان دربہا نشان ۱۴ ۱۲ مورخہ جمادی الاول ۱۲۹۳ھ

موسومۂ نواب مدارالمہام سرکار عالی

قطعہ خط مخلص نمبری ۱۲۸۱ محررہ شانزدہم ماہ جولائی سنہ حال موسومہ سکرٹری گورنمنٹ آف انڈیا و قطعہ روبکاری سرکار صدر کلکتہ نمبری ۸۹۰ مورخہ بست و یکم ماہ اگسٹ گذشتہ مع نقل عہدنامہ قرار یافتہ فیمابین سرکار عظمت مدار و مہاراجہ راجہ صاحب بہادر نیپال در بارۂ تحویل و تفویض مجرمان متعلقہ سرکارین برائے ملاحظہ سامی بلف ہذا مرسل خدمت شریف و بقلم اخلاص رقم میدر آید کہ اگر عہدنامہ ہمدریں باب مطابق عہدنامہ ملفوفہ ہذا مابین سرکار دولتمدار و عظمت مدار قرار یافتہ شود ازاں فائدۂ سرکارین متصور میگردد و براہ اشفاق انچیکہ رائے صایب دریں باب اقتضا نماید بمخلص اطلاع فرمودہ آید۔

فقرۂ دوم

دربارۂ تحویل قیدیان خصوصاً قلم دوم مندرجہ عہدنامہ راجہ بہادر نیپال پیش نہاد نظر آں مشفق نمودہ آید زیرا کہ از روئے قلم مذکور فقط ہماں قیدیان مستوجب تفویض می تواند شد کہ متعلقہ سرکار درخواست کنندہ باشند وخط وغیرہ بعد ملاحظہ سامی واپس لطف شود زیادہ ایام عشرت و نشاط مدام باد۔ محررہ یازدہم ماہ ستمبر ۱۸۷۶ء مطابق پنجم ماہ جمادی الاول ۱۲۹۳ھ

ا۔ ملاحظہ ہو ضمیمہ (ج)

رقعه نواب مدارالمهام سرکار عالی نشان ۵۶۷ مورخه ۱۵ ذیقعده سنه ۱۲۸۳ھ

موسومه صاحب عالیشان بهادر

شقه شریف مورخه پنجم جمادی الاول سنه حال ۱۲۸۳ھ مع قطعه خط آن شفیق موسومه صاحب سکرتری بهادری گورنمنٹ آف انڈیا و قطعه روبکاری سرکار صدر کلکته و نقل عهدنامه قرار یافته فیمابین سرکار عظمت مدار و مهاراجه صاحب بهادر نیپال درباره تحویل تفویض مجرمان متعلقه سرکارین برائے معائنه مخلص و اینکه اگرچه عهدنامه همدریں باب مطابق عهدنامه ملفوفه فیمابین سرکار دولت مدار و سرکار عظمت مدار قرار یافته شود ازاں فائده سرکارین متصور میگردد و آنچه رائے مخلص دریں باب اقتضا نماید بخدمت شریف ایما پذیرد و درباره تحویل قیدیاں خصوصاً قلم دوم مندرجه عهدنامه راجه نیپال پیش نهاد نظر مخلص نموده آید زیرا که از روئے قلم مذکور فقط همان قیدیاں مستوجب تفویض می توانند شد که متعلقه سرکار درخواست کننده باشند وصول نود و شمول نمود مشفقا اگرچه از قدیم الایام بمقدمه تحویل آسامیان مجرم سرکارین و دیگر هیچو مقدمات از روئے مراسلات فیمابین رزیڈنٹ صاحب بهادر حیدرآباد و مدارالمهام سرکار عالی آنچه قرار یافته بر طبق آں بلاتفاوت از طرف اهلکاران سرکارین عمل شده میشود چنانچه این معنی ملحوظ خاطر شریف آن مشفق خواهد بود که بمقدمه آسامی مجرم دستوریکه از زمان سابق جاری بود و بعد ازاں که باتفاق رائے آن مشفق و مخلص درآں تغیر و تبدیل شده چنانکه قرار یافته و مراسلات آں از طرفین جاری شده تا حال اهلکاران سرکارین بلا دقت و تکرار هیچ یک نوع بر آں عمل هستند بنابرین دریں باب به پیشگاه اقدس معروض یافت ارشاد عالی شرف اصدار فرمود که در هیچو مقدمات

عہد نامہ بمہر و دستخط نواب مستطاب معلی القاب گورنر جنرل بہادر دام اقبالہ و بمہر و دستخط خاص فیما بین سرکارین بعمل آمدن ضروری نمی نماید بلکہ عہد نامہ مقدمہ مذکورہ بمہر و دستخط رزیڈنٹ صاحب بہادر منجانب نواب مستطاب معلی القاب گورنر جنرل بہادر دام اقبالہ و از طرف سرکار عالی بمہر و دستخط مخلص حسب الحکم مرتب شدن مناسب است بنا برآں براہ اشفاق مسودہ عہد نامہ بمقدمہ مذکورہ بلحاظ دستوریکہ دراں باب تاحال فیمابین سرکارین جاریست تیار و نزد مخلص ارسال فرمودہ شود تا بعد دریافت مضمون آں عہد نامہ بمہر و دستخط آں مشفق از طرف سرکار عظمت مدار مخلص منجانب سرکار عالی مرتب خواہد گردید خط وغیرہ واپس ملفوف زیادہ ایام جمعیت و شادمانی مدام باد۔ محررہ بست و دوم ماہ مارچ ۱۸۶۷ء مطابق پانزدہم ذیقعدہ ۱۲۸۳ھ۔

رقعہ صاحب عالیشان بہادر نشان ۴۶۷ مورخہ ۱۹ ذیقعدہ ۱۲۸۳ھ موسومۂ نواب مدارالمہام سرکار عالی

بعد نظر اشفاقنامہ نمبر ۵۶ مورخہ بست و دوم ماہ مارچ حال درباب مرتب شدن عہد نامہ تازہ بمہر و دستخط مخلص و آں مشفق مطابق عہد نامہ راجہ صاحب بہادر نیپال بقلم اخلاص می درآید کہ نقل عہد نامہ مذکور برائے ملاحظہ مخلص در اشفاق نامہ موصولہ ملفوف نیست لہذا مومیہ خدمت شریف میگردد کہ عہد نامہ جہت ملاحظہ مخلص لطف فرمانید زیادہ ایام عشرت و نشاط مدام باد محررہ بست و ششم ماہ مارچ ۱۸۶۷ء مطابق نوزدہم ذیقعدہ ۱۲۸۳ھ۔

رقعہ نواب مدار المہام سرکار عالی نشان ۵۹۷ مورخہ ۲۰ ماہ ذیقعدہ ۱۲۸۳ھ

موسومہ صاحب عالیشان بہادر

شقہ شریف مورخہ نوزدہم ذیقعدہ سنہ حال نمبر ۵۶۷ھ با یائے ملفوف بودن نقل عہد نامہ دراخلاص نامہ مورخہ بست ودوم مارچ ماہ حال نمبر ۵۶۷ و طلب عہد نامہ مذکورہ جہت ملاحظہ شریف وصول تودد شمول نمود مشفقا نقل عہد نامہ انگریزی فیما بین سرکار عظمت مدار و مہاراجہ صاحب بہادر نیپال کہ بلف اشفاقنامہ پنجم جمادی الاول سنہ حال موصول شدہ بود چند روز قبل ازیں مع دیگر کواغذ مصحوبہ آں بخدمت شریف واپس فرستادہ شدہ بلکہ از اظہار علاقہ داران دار الانشاء سرکار واضح شد کہ نقول کواغذ مذکور کہ جہت داشتن دفتر سرکار گرفتہ شدہ بود ہم ہمراہ کواغذ مذکور روانہ از سہو رفتہ است لہذا درصورتیکہ نقول مذکورہ در آنجا باشد براہ اشفاق لطف گردد۔

فقرہ دوم

اگر سوائے کواغذ مذکور کہ چند روز قبل ازیں بخدمت آں مشفق واپس ارسال یافتہ نقل فارسی مسودہ عہد نامہ کہ از روئے مسودہ انگریزی وغیرہ مرسلہ شریف در سرکار عالی تجویز شدہ است بآں مشفق مطلوب باشد براہ اشفاق ایما شود کہ فرستادہ خواہد شد زیادہ ایام جمعیت و شادمانی مداد باد۔ محررہ بست و ہفتم مارچ ۱۸۶۷ء عیسوی مطابق بستم ماہ ذیقعدہ ۱۲۸۳ھ۔

رقعه صاحب عالیشان بهادر نشان ۴۷۷ مورخه ۲۱ ذیقعده ۱۲۸۳ھ

موسومهٔ نواب مدار المهام سرکار عالی

حسب مومیه اشفاق نامه دیروزه نمبر ۵۹۷ نقل عهدنامه انگریزی مرتبه فیمابین سرکار عظمت مدار و مهاراجه صاحب بهادر نیپال که همراه دیگر کواغذ سهواً موصول شده بود بلف هذا واپس مرسل خدمت شریف است ۔

فقرهٔ دوم

بمد نظر فقرهٔ دوم اشفاق نامهٔ مذکور بقلم اخلاص رقم میدر آید که نقل فارسی مسوده عهدنامه از روئے مسوده انگریزی موسومه آن مشفق براه اشفاق لطف فرموده آید زیاده ایام عشرت و نشاط مدام باد محرره بست و هشتم ماه مارچ ۱۸۶۷ع مطابق بست و یکم شهر ذیقعده ۱۲۸۳ھ هجری ۔

رقعه نواب مدار المهام سرکار عالی نشان ۶۱۲ مورخه ۲۳ ذیقعده ۱۲۸۳ھ

موسومهٔ صاحب عالیشان بهادر

شقه شریف مورخه بست و یکم ذیقعده سنه حال نمبر ۲۷۷ مع نقل عهدنامه انگریزی بابت نیپال که واپس لطف شده و طلب نقل فارسی مسوده عهدنامه مجوزه حال وصول تودو شمول نمود حسب الایمائے شریف مسوده عهدنامه فارسی ملفوف اخلاص نامه هذا است زیاده ایام جمعیت و شادمانی مدام باد ـ محرره بست و نهم مارچ ۱۸۶۷ع مطابق بست و دوم ماه ذیقعده ۱۲۸۳ھ ـ

رقعہ صاحب عالیشان در بہا نشان ۶۸۹ مورخہ ۳ محرم الحرام سنہ ۱۲۸۴ھ

موسومۂ نواب مدار المہام سرکار عالی

دو قطعہ ٹھہرنامہ جات بابت تحویل آسامیاں مرتب بمہر و دستخط مخلص بلف ہذا مرسل خدمت شریف است براہ اشفاق بتاریخ امروز از مہر و دستخط آں مشفق مزین فرمودہ یک قطعہ از آنہا در سرکار عالی داشتہ و دیگر نزد مخلص واپس روانہ فرمودہ آید زیادہ ایام عشرت و نشاط مدام باد۔ محررہ ہشتم ماہ مئی سنہ ۱۸۶۷ء مطابق سوم ماہ محرم الحرام سنہ ۱۲۸۴ ہجری۔

رقعہ نواب مدار المہام سرکار عالی نشان ۹۰۰ مورخہ ۳ محرم الحرام سنہ ۱۲۸۴ھ

موسومۂ صاحب عالیشان بہادر

شقہ شریف مورخہ امروزہ نمبر ۶۸۹ دو قطعہ ٹھہرنامجات بابت تحویل آسامیاں مرتب بمہر و دستخط آں مشفق مشتمل بر اینکہ ہر دو قطعہ مذکور بتاریخ امروز مرتب بمہر و دستخط مخلص شدہ یکے ازاں در سرکار عالی داشتہ دیگر بخدمت شریف واپس فرستادہ شود وصول نمود و مشمول نمود بر طبق ایمائے شریف ہر دو قطعہ ٹھہرنامہ مرتب بمہر و دستخط مخلص گردیدہ یکے ازاں در حضور پرنور گذرانیدہ شد و قطعہ دیگر واپس بلف ہذا مرسل خدمت شریف است۔

فقرۂ دوم

چونکہ نقل ٹھہرنامہ مذکور جہت داشتن در دفتر مخلص نیست لہذا براہ اشفاق نقل ٹھہرنامہ مسطور

لطف شود زیادہ ایام جمعیت و شادمانی مدام باد۔ محررہ ہشتم ماہ مئی ۱۸۶۷ء
مطابق سوم ماہ محرم الحرام ۱۲۸۴ھ

رقعہ صاحب عالیشان و بہا نشان ۶۹ مورخہ ۴ محرم الحرام ۱۲۸۴ھ

موسومہ نواب مدار المہام سرکار عالی

حسب موسومیہ اشفاق نامہ دیروزہ نمبر ۹۰ نقل تھہ نامہ بابت تحویل آسامیان کہ بدستخط و مہر
مخلص و آن مشفق مرتب شدہ جہت داشتن در دفتر آن مشفق بلف ہذا مرسل خدمت شریف است
زیادہ ایام عشرت و نشاط مدام باد۔ محررہ نہم ماہ مئی ۱۸۶۷ء مطابق چہارم ماہ محرم الحرام ۱۲۸۴ھ

رقعہ صاحب عالیشان و بہا نشان ۹۰ مورخہ ۱۱ رمضان المبارک ۱۲۸۴ھ

موسومہ نواب مدار المہام سرکار عالی

بعد نظر اخلاص نامہ نمبر ۶۹ محررہ نہم ماہ مئی ۱۸۶۷ء نقل تھہ نامہ بابت تحویل آسامیان فیما بین
سرکارین مرتبہ ہشتم ماہ مئی ۱۸۶۷ء بعد منظوری نواب مستطاب معلی القاب
گورنر جنرل صاحب بہادر کہ رسیدہ جہت ملاحظہ سامی ملفوف ہذا است
زیادہ ایام عشرت و نشاط مدام باد محررہ ہفتم جنوری ۱۸۶۸ء مطابق یازدہم
ماہ رمضان المبارک ۱۲۸۴ھ

رقعہ نواب المہام سرکار عالی نشان ۹۵ مورخہ ۱۰ رمضان المبارک ۱۲۸۴ھ

موسومہ صاحب عالیشان بہادر



نقل خط نامہ بابت تحویل آسامیاں فیمابین سرکارین ملفوف اشفاقنامۂ مورخہ یازدہم رمضان ماہ حال نمبر ۶ موصول گردید زیادہ ایام جمعیت و شادمانی مدام باد۔ محررۂ یازدہم جنوری سنہ ۱۸۶۷ء مطابق پانزدہم رمضان المبارک سنہ ۱۲۸۴ھ۔



ضمیمۂ ب

(ملاحظہ ہو باب دوم)

ترجمہ مراسلہ انگریزی فرسٹ اسسٹنٹ رزیڈنٹ صاحب بہادر بنام نواب مدارالمہام سرکار عالی رزیڈنسی حیدرآباد۔

واقع ۱۴ ار ڈسمبر ۱۸۸۶ء

مائی ڈیر نواب

صاحب عالیشان بہادر کی خواہش ہے کہ میں آپکے غور کے لئے نقل مسودہ معاہدہ بھیجوں گورنمنٹ آف انڈیا کا ارادہ ہے کہ یہ معاہدہ سرکار عالی کے ساتھ اور نیز اون تمام دیسی ریاستوں کے ساتھ کیا جائے جن کے ساتھ عہد نامہ تحویل ملزمین تکمیل پایا ہے تاکہ ضابطہ تحویل ملزمیں منجانب برٹش انڈیا یہ ریاست ہائے مذکورین میں سہولت ہو۔ مسٹر کارڈری کو یہ مسودہ معاہدہ خالی از اعتراض معلوم ہوتا ہے۔ لیکن قبل اسکے کہ گورنمنٹ آف انڈیا کو کوئی جواب دیا جائے وہ سرکار عالی کی رائے سے مطلع ہونا چاہتے ہیں۔

(شرح دستخط)

اے امارٹن ڈیل

ترجمہ مسودہ معاہدہ

چونکہ سرکار انگریزی اور ریاست کے مابین تحویل ملزمین کے متعلق ایک عہد نامہ بتاریخ تکمیل پایا اور چونکہ ضابطہ مقررہ عہد نامہ متعلقہ تحویل ملزمین منجانب برٹش انڈیا بہ ریاست بتجربہ سے بہ نسبت اُس ضابطہ کے جو قانون مجریہ برٹش انڈیا کی رو سے تحویل ملزمین کے متعلق مقرر ہے کم آسان اور موثر پایا گیا۔ لہٰذا بذریعہ ہذا فیمابین سرکار انگریزی و ریاست اقرار کیا جاتا ہے کہ آیندہ سے عہد نامہ کے وہ شرائط جن میں تحویل ملزمین کا ضابطہ مندرج ہے مقدمات تحویل منجانب برٹش انڈیا بر ریاست سے متعلق نہونگے بلکہ ہر ایسے مقدمہ میں اُس ضابطہ کے بموجب کارروائی کیجائیگی جو تحویل ملزمین کے متعلق برٹش انڈیا کے قانون نافذالوقت میں مقرر ہو۔

ترجمہ مراسلہ انگریزی کرنل مارشل معتمد اعلیحضرت موسومہ فرسٹ اسسٹنٹ رزیڈنٹ صاحب بہادر

مائی ڈیر رابرٹسن

میں یہ عہد نامہ (تحویل ملزمین) واپس کرتا ہوں جس پر اعلیحضرت نے میرے مواجہہ میں دستخط ثبت فرمائے۔

(شرح دستخط) سی۔ ایچ مارشل

۳۱ جولائی ۱۸۸۷ء

(ترجمہ مراسلہ انگریزی فرسٹ اسسٹنٹ رزیڈنٹ صاحب بہادر

موسومۂ نواب مدار المہام سرکار عالی)

نشان ۶۲۱ - - - - - - - - - - - - { حیدر آباد رزیڈنسی

مائی ڈیر نواب - - - - - - - - - - - - - { واقع ۷ ؍ اکتوبر سنہ ۱۸۹۷ء

بمد نظر مراسلہ کرنل مارشل مورخہ ۱۲ ؍ جولائی گذشتہ جس کے ساتھ معاہدہ مع ضمنی متعلقہ ترمیم عہد نامہ تحویل ملزمین بعد ثبت دستخط اعلیحضرت واپس ہوا مجھکو دستاویز مذکور کی ایک نقل بعد پسند و منظوری ہز اکسلنسی وائسرائے و گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل واپس کرنے کی ہدایت ہوی ہے اسکے وصول سے اطلاع فرمائی جائے ۔

ستخط
ڈی رابرٹسن



ضمیمۂ ج

(ملاحظہ ہو باب دوم)

عہد نامہ فیمابین آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و سرکار مہاراجہ دہیراج سورندر وکرام ساہ بہادر راجہ نیپال

عہد نامہ فیمابین آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و سرکار مہاراجہ دہیراج سورندر وکرام ساہ بہادر شمشیر جنگ راجہ نیپال باستصواب میجر جارج رامزے صاحب بہادر رزیڈنٹ دربار سرکار موصوف بحسب اختیارات کامل جو اس بارہ میں صاحب ممدوح کو منجانب موسٹ نوبل جیمس انڈرو مارکوئیس آف ڈلہاوسی بہادر نائٹ آف دی موسٹ انشینٹ و موسٹ نوبل آرڈر آف تھسٹل رکن پریوی کونسل ملکہ معظمہ و گورنر جنرل بہادر جن کو آنریبل کمپنی نے شرق رویہ ہند میں اپنے تمام امور کے انتظام کے لئے مقرر فرمایا عطا ہوئے و از جانب دیگر جنرل جنگ بہادر کنور رانا جی دیوان نیپال منجانب مہاراجہ دہیراج سورندر وکرام بہادر شمشیر جنگ راجہ نیپال بحسب اختیارات جو اس بارہ میں. دیوان صاحب موصوف کو راجہ صاحب نیپال سے عطا ہوئے تکمیل پایا۔

دفعۂ اوّل

ہر دو سرکار بذریعۂ ہذا اقرار کرتی ہیں کہ جس طرح پر آئندہ مرقوم ہے بطریق مساوات عمل کرینگے

دفعۂ دوم

کسی سرکار پر لازم نہوگا کہ کسی مقدمہ میں ایسے شخص کو تحویل کرے جو سرکار درخواست کنندہ کی رعایا نہو

دفعۂ سوم

ہر دو سرکار پر لازم نہوگا کہ قرضداران و آسامیان قصور وار مقدمات دیوانی کو یا کسی ایسے شخص کو حوالہ کریں کہ جس پر کسی ایسے جرم کے ارتکاب کا الزام لگایا گیا ہو جس کا ذکر دفعہ چہارم میں نہیں ہے۔

دفعۂ چہارم

بپابندی شرایط مندرجہ بالا ہر شخص جس پر سرکار درخواست کنندہ کے ملک میں منجملہ جرایم ذیل کے کسی ایک جرم کے ارتکاب کا الزام لگایا گیا ہو اور جو سرکار دیگر کے ملک میں پایا جائے تحویل کیا جائیگا۔ جرایم مذکورہ یہ ہیں قتل - اقدام قتل - زنا بالجبر - رسانیدن ضرر بکدام یک اعضائے انسان ٹھگی ڈکیتی - سرقہ بالجبر بر شارع عام - زہر خورانی - نقب زنی - آتشزدگی -

دفعہ پنجم

کسی سرکار کو کسی مقدمہ میں لازم نہوگا کہ کسی شخص کو جس پر کسی جرم کا الزام لگایا گیا ہو حوالہ کرے بجز اسکے کہ اس سرکار کی جانب سے جس کے ملک میں جرم کے ارتکاب کا الزام لگایا جائے یا سرکار مذکور کے حکم سے حسب ضابطہ درخواست تحویل کیجائے اور نیز ارتکاب جرم کی ایسی شہادت پیش کیجائے جو اس ملک کے قوانین کے بموجب جہاں ملزم دستیاب ہو اوسکی گرفتاری کے لئے واجبی ہو اور اگر جرم کا ارتکاب اوس ملک میں ہوتا تو موید الزام ہوتی -

دفعہ ششم

اگر کوئی شخص جو رزیڈنسی سے تعلق رکھتا ہو یا حدود رزیڈنسی کے اندر رہتا ہو اور رعائے ریاست نیپال سے نہو ملک نیپال کے کسی جزو میں بیرون حدود رزیڈنسی کسی ایسے جرم کا ارتکاب کرے

جسکے لئے وہ عدالتہائے نیپال سے مستلزم سزا ہو تو وہ شخص بغرض دریافت و سزا برٹش رزیڈنٹ
کے حوالہ کیا جائیگا لیکن رعایائے ریاست نیپال انھیں حالات میں منجانب سرکار نیپال حوالہ نہ کیجائیگی۔
اگر کوئی ہندوستانی سوداگر یا دیگر رعایائے آنریبل کمپنی جو برٹش رزیڈنسی سے متعلق ہوں
اور جو ملک نیپال میں رہتے ہوں بیرون حدود رزیڈنسی کسی ایسے جرایم کا ارتکاب کریں
جنکے لئے وہ عدالتہائے ریاست نیپال سے مستوجب سزا ہوں اور اندرون حدود رزیڈنسی
پناہ لیں تو اون کو پناہ نہ دیجائیگی بلکہ بغرض دریافت و سزا ریاست نیپال کے
حوالہ کئے جائیں گے۔

دفعۂ ہفتم

شرایط ماسبق کی روسے جو گرفتاری یا حراست یا حوالگی عمل میں آوے اوس کے متعلق
اخراجات کی ادائی سرکار درخواست کنندہ کے ذمہ ہوگی۔

دفعۂ ہشتم

یہ عہدنامہ اُس وقت تک جاری رہیگا جبتک کہ ہر دو سرکار متعہدین سے کوئی سرکار سرکار دیگر کو
اوسکو موقوف کرنے کی اپنی خواہش سے اطلاع دے۔ اور نہ بعد اُس کے۔

دفعۂ نہم

کوئی عبارت مندرجہ عہدنامہ ہذا مخل کسی عہدنامہ کے نہوگی جو اسوقت ہر دو سرکار متعہدین کے
مابین بحال ہے اِلّا اُس حد تک کہ کوئی ایسا عہدنامہ اُسکے مخالف ہو۔

یہ عہدنامہ جس میں ۹ دفعات مندرج ہیں آج مابین میجر جارج رامزے منجانب آنریبل ایسٹ انڈیا
کمپنی و مہاراجہ دھیراج سوریندر وکرام ساہ بہادر شمشیر جنگ تکمیل پایا اور میجر رامزے نے اسکی
ایک نقل بزبان انگریزی و پربتیا دار و بعد ثبت اپنے مہر و دستخط کے مہاراجہ بہادر کے حوالہ کی اور

مہاراجہ بہادر نے بھی اپنی طرف سے اسکی ایک نقل میجر رامزے کے حوالہ کی اور میجر رامزی بذریعۂ ہذا اقرار کرتے ہیں کہ اسکی ایک نقل گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کی باضابطہ منظوری کے بعد تاریخ ہذا سے ۶۰ یوم کے اندر مہاراجہ بہادر کے حوالہ کیجائیگی یہ نامۂ ہذا بمقام کٹ منڈھو نیپال آج بتاریخ ۴ فروری ۱۸۵۵ء مطابق ۸ فالگون سمت ۱۹۱۱ حوالہ طرفین کیا گیا۔

(دستخط) جی رامزے (دستخط) جے ڈورین

میجر

رزیڈنٹ دربار نیپال

جے بی گرانٹ (مہر)

بی پیکاک

(مہر گورنمنٹ آف انڈیا)

آنریبل پریسیڈنٹ کونسل ہند باجلاس کونسل نے بمقام فورٹ ولیم بنگال بتاریخ ۲۳ فروری ۱۸۵۵ء برقرار بحال کیا۔

(دستخط) سیسل بیڈن سکریٹری گورنمنٹ آف انڈیا۔



ضمیمۂ د

(ملاحظہ ہو باب دوم)

عہدنامہ بزبان فارسی

عہدنامہ بابت تحویل آسامیاں فیمابین سرکار عظمت مدار ہر میجسٹی کوئن آف گریٹ برٹن ملکۂ معظمہ و سرکار دولت مدار نواب مستطاب افضل الدولہ نظام الملک آصفجاہ بہادر باستصواب مسٹر رچرڈ ٹمپل صاحب بہادر سی۔ ایس۔ آئی۔ جانشین دربار نواب صاحب ممدوح بحسب اختیار کامل کہ دریں مقدمہ صاحب موصوف رامنجانب نواب صاحب معلی القاب اشرف الاشراف ہز ایکسلنسی دی رائٹ آنریبل سرجان لارنس وائسرائے و گورنر جنرل بہادر ہند رسیدہ واز جانب دیگر سالار جنگ مختار الملک بہادر کے۔ سی۔ ایس۔ آئی بموجب حکم نواب مستطاب افضل الدولہ نظام الملک آصفجاہ بہادر بحسب اقتداریکہ دراں باب از نواب صاحب معلی القاب بہادر موصوف مرحمت شدہ مرتب گردید۔

دفعۂ اوّل

ہر دو سرکار ازیں عہدنامۂ ہذا اقرار می نمایند کہ قسمیکہ در ذیل نوشتہ شدہ است بر نہج مساوات کلی بران عمل خواہند شد۔

دفعۂ دوم

بہر دو سرکار لازم نخواہد بود کہ در کدامی مقدمہ ہر آسامی را کہ رعیت سرکار درخواست کنندہ نباشد حوالہ سازند لیکن درصورت وقوع شبہ بر بودن آسامی مطلوبہ باشندۂ کدامی ملک

نظر با سنداد جرایم ہیچو رعیت حوالہ کردہ خواہد شد۔

دفعۂ سوم

بہر دو سرکار لازم نخواہد بود کہ قرضداران و یا آسامیان قصوروار مقدمات دیوانی را و یا کدام یک آسامی ملزمہ کدام یک جرم کہ مشمولہ جرایم مندرجۂ دفعہ چہارم نباشد حوالہ نمایند۔

دفعۂ چہارم

بلحاظ مرقومہ بالا بالتزام نمودن کدام یک جرم از جرایم مفصلہ ذیل اندرون ممالک محروسہ متعلقہ کدامی سرکار یا اندرون ممالک کہ در عمل سرکار درخواست کنندہ است بر ہر آسامی کہ خواہد بود و ہیچو مجرم اندرون ممالک محروسہ سرکار دیگر یافتہ خواہد شد حوالہ نمودہ خواہد شد تفصیل جرایم مذکورہ این است۔ ساعی بالفساد و سرکشی از سرکار بکدام یکجائے ممالک محروسہ خون۔ ساعی خون زنا جبر شدید بر ذات انسان۔ رسانیدن ضرر بکدام یک اعضائے انسان۔ ڈاکہ زنی ٹھگی۔ سرقہ مال محفوظ بجبر۔ نقب۔ عمداً گرفتن اموال کہ بہ ڈاکہ یا سرقہ بالجبر یا نقب زنی حاصل شدہ باشد دزدی مال زاید از قیمت یکصد روپیہ۔ سرقہ مویشی شکستن مکان مسکونت و داخل شدن اندرون آن نمودن دزدی از آن۔ دادن آتش بمکان یا مضع و یا قصبہ۔ جعلسازی کواغذ و ترویج آن۔ تیار نمودن سکہ جعلی و عمداً رواج دادن آن یا سکہ قلب تخلب از طرف اہلکاران سرکار و یا اشخاص دیگر۔[۱] شرکت در کدام یک جرم از جرایم متذکرہ بالا۔

دفعۂ پنجم

بکدامی سرکار در کدام یک مقدمہ لازم نخواہد بود کہ سوائے اینکہ درخواست تحویل کدام یک آسامی ملزمہ کدامی جرم حسب دستور از طرف سرکاریکہ اندرون ممالک محروسۂ آن جرم مذکور بوقوع آمدہ باشد و یا ہیچو

[۱] انسان کو لے بھاگنے اور انسان کو بھگا لیجانیکے جرایم بعد میں بذریعہ حکم مطبوعہ جریدہ مورخہ ۶ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ شریک کیے گئے۔

درخواست از طرف اہل حکومت آں سرکار بعمل آمد ہیچکدام آسامی را حوالہ نمایند و گواہی جرم زدگی آسامی بر طبق قوانین جائیکہ دراں مجرم یافتہ شود مبنی بر واجبیت گرفتاری او آنچناں مؤید الزام باشد گویا آں جرم درجائے گرفتاری مجرم بوقوع آمدہ۔

دفعۂ ششم

عہدنامۂ ہذا تا آں وقت جاری و بحال خواہد ماند کہ کدام یک از سرکار متعہدین بہ سرکار دیگر خبر خواہش خود درباب موقوفی و یا آیندہ جاری نداشتن آں بدہند۔

دفعۂ ہفتم

آنچہ در عہدنامہ جات سابقہ قول و قرار توثیق پذیرفتہ آں ہمہ بحال و برقرار خواہد ماند مہر و دستخط طرفین در مقام حیدرآباد بتاریخ ہشتم ماہ مئی سنہ ۱۸۶۷ء مطابق سوم ماہ محرم الحرام سنہ ۱۲۸۴ھ ثبت گردید۔

---(*)---

ضمیمہ ۵ (ملاحظہ ہو باب سوم)

تختہ متعلقہ ملزمین جن پر علاقہ سرکار عظمت مدار میں جرائم کے ارتکاب کا الزام لگایا گیا ہو اور جو علاقہ سرکار عالی میں گرفتار ہوئے ہوں۔

نشان سلسلہ	نام ملزم مع ولدیت	سکونت مع تفصیل تعلقہ و ضلع	علاقہ کا نام جہاں جرم کیا گیا ہے	مقام ارتکاب جرم مع تفصیل تعلقہ و ضلع	تاریخ گرفتاری	مقام گرفتاری مع تفصیل تعلقہ و ضلع	کس کی اطلاع پر گرفتار ہوا	کس مقام پر کس کے سپرد کیا گیا	تفصیل الزام جس کی بابت گرفتار ہوا	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱

ضمیمہ ۔ و (ملاحظہ ہو باب سوم)

تختہ جو ہر درخواست تحویل کے ہمراہ پیش ہونا چاہئے

نشان سلسلہ	نام ملزم معہ ولدیت	قوم و مذہب	مقام سکونت بقید تعلقہ و ضلع علاقہ	تصریح علت و نشان دفعہ مجموعہ تعزیرات	مقام و تصریح واردات بقید تعلقہ و ضلع و علاقہ	تاریخ و مقام گرفتاری اور کہاں زیر حراست ہے	تصریح مال جسکی تحویل مطلوب ہے اور نام مستغیث و گواہان جنکی حاضری ضروری ہو ۔	کس عدالت میں کس مقام پر مقدمہ کی سماعت ہوگی ۔	خلاصہ وجہ ثبوت	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱

ضمیمہ ز (ملاحظہ ہو باب سوم)

تختہ ششماہی بابت ملزمین تحویل شدہ

نشان	نام ملزم	سزاہائے سابقہ ملزم	جرم جس میں سزا ہوئی	مقام گرفتاری	تاریخ گرفتاری	نام مجسٹریٹ یا عدالت جس کے سپرد کیا گیا	وجوہ تحویل	کیفیت مزید الزام یا تحقیقات	کیفیت	نتیجہ دریافت ان مقدمات کا جو تختہ گزشتہ میں زیر تصفیہ بیان کئے گئے ہوں
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱

ضمیمہ ح

نقل احکام کارسرکار بنام تعلقداران متصل ضلع برار المرقوم چہارم جمادی الاول سنہ ۱۲۹۶ھ

پیشتر احکامات بنام تعلقداران سرکار عالی جاری شدہ بود کہ تحویل آسامیاں مجرم کہ علاقہ داران سرکار عالی درخواست سازند بعد رسیدن وجہ ثبوت الزامات مجرم بگواہی گواہاں و فرستادن آں از سرکار بخدمت صاحب عالیشان بہادر دام اشفاقہ بحسب صدور حکم صاحب ممدوح بعمل آید و علیٰ ہذا القیاس علاقہ داران سرکار عظمت مدار درخواست تحویل مجرم بفرستادن وجہ ثبوت الزامات بذمہ مجرم باستصواب صاحب ممدوح از سرکار عالی نمایند واز سرکار عالی بعد ملاحظہ کواغذ ثبوت جرم حکم تحویل صدور می یافت الحال صاحب ممدوح ایما می فرمایند کہ ضلع برار در ہیچو جائے واقع است کہ از ہر چہار سمت مجرمان در آنجا میرسند و صلاح انست کہ تجویز مناسب بہر نوع بجہت سہولت اجرائے انصاف ضرور و چونکہ از روئے دستور مروجہ حال مجرمان بعد ماخوذی بجائے علاقہ داران سرکار عالی کہ برائے شدن اطلاع دربارۂ آنہا بجناب صاحب ممدوح سرکار عالی مدت چند ہفتہ می باید مقید بودہ در تکلیف ہا می باشند لہذا کمشنر صاحبان باجرائے خط و کتابت با علاقہ داران سرکار عالی دریافت واجبیت درخواست تحویل نمودہ تحویل آنہا بردارند و ہمیں قسم علاقہ داران سرکار عالی نیز بوقت طلب آسامیان از کمشنر صاحبان خط و کتابت نمودہ آسامیاں را بتحویل خود در آرند۔ لہٰذا بقلم می آید کہ حسب رسمیہ مذکور در باب تحویل آسامیاں بعمل آرند کہ از طرف کمشنران سرکار عظمت مدار نیز بہمیں طور بعمل خواہد آمد لیکن بخوبی احتیاط باشد کہ خلاف بخط نامہ مورخہ سوم محرم سنہ ۱۲۹۴ھ

بوجوہاتیکہ ناقابل تحویل باشند طلب آسامیان نشود و بہمان طور تفویض ہم نکردہ شوند و درباره
اگر اتفاق طلب و تفویض آسامیان شود تختہ آن مرتب شدہ بذریعہ سررشتۂ عدالت
درسرکار فرستادہ شود و آسامیان کہ ناقابل تحویل باشند جواب عدم اقبال آن بوجوہ
معقول کہ از طرف صاحبان کمشنر رسد بر آن لحاظ مناسب نمودہ جواب مناسب ادا
می نمودہ باشند و بہمین طور از طرف خود ہم بدرخواست ہائے صاحبان موصوف
جواب می دادہ باشند فقط۔

نوٹ۔ اس ضابطہ نامہ میں جو جرائم قابل تحویل ملازمین سالانہ بھی
قرار دیئے گئے [illegible] ترمیم [illegible] جرائم کا
[illegible] گشتی سررشتہ عدالت [illegible] مورخہ ۲۷ [illegible]
درج [illegible] سررشتہ [illegible]
[illegible] صفحہ (۱۰ ۵ ۳) تا ۲۶۱ [illegible]
[illegible]
درج [illegible] ۹۰

ضمیمہ (ط)

مقدمہ یوسف الدین

فیصلہ

مقدمہ سید محمد یوسف الدین بنام ملکہ معظمہ پریوی کونسل کی جوڈیشل کمیٹی میں بتاریخ ۷ جولائی سنہ ۱۸۹۷ء پیش ہوا جس وقت صاحبان ذیل حاضر تھے۔ لارڈ چانسلر۔ لارڈ واٹسن لارڈ ہابہوس لارڈ میکناٹن۔ لارڈ جیمس آف ہیرفورڈ۔ سر رچرڈ کاوچ۔ اور چیف جسٹس دے۔ یہ ایک مرافعہ تھا جو بنا راضی فیصلہ و حکم چیف کورٹ پنجاب مورخہ ۱۰ فبروری سنہ ۱۸۹۷ء دائر ہوا چیف کورٹ پنجاب نے مرافع کی درخواست کو خارج کردیا تھا جو عدالت مذکور میں بصیغۂ فوجداری بدیں استدعا پیش ہوی تھی کہ مرافع کی گرفتاری کے لئے جو وارنٹ صادر ہوا تھا وہ اس بنا پر خارج کیا جائے کہ جس عدالت نے اس کو صادر کیا تھا اوسکو اوسکے صادر کرنیکا اختیار نہیں تھا اور نیز جو کارروائی فوجداری مرافع کے مقابلہ میں اوسوقت مجسٹریٹ انبالہ کی عدالت میں چل رہی تھی وہ اوسی بنا پر ملتوی یا منسوخ کی جائے۔

مسٹر اسکوتھ اور مسٹر جے۔ ایچ۔ برالنسن وکلائے مرافع تھے۔ مسٹر آرتھر کوہین اور مسٹر مین وکلائے مرافع علیہ۔

منجانب مرافع یہ بیان کیا گیا کہ مرافع رعایائے نواب مستطاب نظام حیدرآباد دکھن ہے جو ایک رئیس خود مختار ہیں۔ مرافع حیدرآباد میں رہتا ہے نہ ملک انگریزی میں نہ اندرون حدود ریلوے کے جن کا ذکر اس مقدمہ میں کیا گیا ہے۔

بتاریخ ۸ استمبر ۱۸۹۵ء صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد نے بذریعہ علاقہ ٹھگی و ڈکیتی واقع شملہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ شملہ سے درخواست کی کہ شملہ میں ایک شخص کو رشوت دینے کے اقدام کی اعانت کے الزام میں مرافع کی گرفتاری کے لئے وارنٹ جاری کیا جائے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے وارنٹ جاری کیا۔ اور مثل میں حسب ذیل یادداشت لکھی ''اس وارنٹ کو علاقہ ٹھگی و ڈکیتی کے حوالہ کرتے وقت میں نے یہ سمجھا دیا ہے کہ اوسکی تعمیل برٹش انڈیا کے باہر بغیر توسط پولٹیکل ایجنٹ نہیں ہوسکتی۔ اگر ملزم ملک غیر میں ہے تو رزیڈنٹ کو جو اجرائے وارنٹ کی درخواست کرتے ہیں اور جو حیدرآباد کے پولٹیکل ایجنٹ ہیں اس امر کی تجویز کرنی چاہیئے کہ آیا قانون حوالگی کے بموجب ملزم عدالت ہائے انگریزی کے حوالہ کیا جاسکتا ہے یا نہیں'' بتاریخ ۲۸ نومبر ۱۸۹۵ء مرافع نظام گیرنٹیڈ اسٹیٹ ریلوے پر اسٹیشن لنگم پلی کے بعد کے اسٹیشن پر گیا اور وہاں گورنمنٹ آف انڈیا کی ریلوے پولیس کے ایک افسر نے اوسکو بربنائے وارنٹ مذکور گرفتار کیا اور ریلوے مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا۔ ریلوے مجسٹریٹ نے ملزم کو دو روز تک زیر حراست رکھنے کے بعد بتاریخ ۳۰ نومبر ضمانت پر رہا کیا تاکہ وہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ شملہ کے روبرو بتاریخ ۱۰ ڈسمبر جواب دہی کیلئے حاضر ہو۔ جسپہ مرافع ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ شملہ کے روبرو حاضر ہوا اور بتاریخ ۱۳ جنوری ۱۸۹۶ء چیف کورٹ پنجاب نے یہ حکم صادر کیا کہ مقدمہ عدالت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ انبالہ میں بغرض تجویز منتقل کیا جائے۔ مرافع نے بتاریخ ۱۴ جنوری ۱۸۹۶ء چیف کورٹ پنجاب میں درخواست کی کہ اس مقدمہ میں عدالت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی کارروائی ملتوی کی جائے اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ شملہ کا وہ حکم جسکی رو سے مرافع کی گرفتاری کیلئے وارنٹ جاری کیا گیا تھا منسوخ کیا جائے۔ بتاریخ

۱۷ماہ فروری ۱۹۶۱ء چیف کورٹ نے درخواست خارج کردی۔ سینیر جج نے اپنے فیصلہ میں اشتہار گورنمنٹ آف انڈیا نمبر (۱۱۴۴-۱) مورخہ ۲۲ مارچ ۱۸۸۹ء کا حوالہ دیا جو گزٹ آف انڈیا مطبوعہ ۲۴ مارچ ۱۸۸۹ء میں حسب ذیل شایع ہوا ہے " ہرگاہ نواب مستطاب نظام حیدرآباد نے سرکار انگریزی کو اپنے ملک میں اُن اراضیات میں جنپر نظام گیرنیٹیڈ اسٹیٹ ریلوے گریٹ انڈین پینین شیولا ریلوے۔ اور سدہرن مرہٹہ ریلوے واقع ہیں یا آیندہ واقع ہوں (بشمول اُن اراضیات کے جنپر اسٹیشن اور مکانات بیرونی واقع ہیں یا جو دیگر اغراض ریلوے کے لئے لی گئی ہوں) کامل اختیار عطا فرمایا ہے۔ نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل بتعمیل اس اختیار کے اور بہ تعمیل اُن اختیارات کے جو از روئے دفعہ ۴ و دفعہ ۵ قانون اختیار ریاست غیر و حوالگی مجرمان مصدرہ ۱۸۷۹ء عطا ہوئے ہیں اور نیز بہ تعمیل اُن تمام دیگر اختیارات کے جو اس بارہ میں حاصل ہیں حسب ذیل احکام صادر فرماتے ہیں۔

حصہ اوّل۔ احکام مندرجہ ایکٹ ہائے مفصلہ ذیل اُس حد تک کہ وہ متعلق ہو سکتے ہوں اور بسبب اُس ترمیم کے جو قوانین مابعد کی رو سے عمل میں آوے بذریعۂ ہذا اراضیات متذکرہ صدر سے متعلق کئے جاتے ہیں۔ یعنے ایکٹ ۴۵ مصدرہ ۱۸۶۰ء (مجموعہ تعزیرات ہند) ایکٹ ۵ مصدرہ ۱۸۶۱ء (قانون در بارۂ انتظام پولیس) ایکٹ ۶ مصدرہ ۱۸۶۴ء (قانون دربارہ دئے جانے سزائے تازیانہ) ایکٹ ۱ مصدرہ ۱۸۷۱ء قانون مداخلت بیجا مویشی (ایکٹ ۱۰ مصدرہ ۱۸۸۲ء) مجموعہ ضابطہ فوجداری۔

حصہ دوم۔ بغرض عمل میں لانے اختیار فوجداری کے اندرون اراضیات متذکرہ صدر نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل انتظام ذیل جاری فرماتے ہیں۔

(۱) ایک ریلوے مجسٹریٹ مقرر ہوگا جو صاحب رزیڈنٹ حیدر آباد کا دوم مددگار ہوگا۔

(۲) ریلوے مجسٹریٹ کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اختیارات حسب مندرجہ مجموعہ ضابطہ فوجداری حاصل ہونگے" فاضل جج نے یہ خیال کیا کہ اس عطائے اختیار اور اشتہار کا اثر یہ ہے کہ اُن سے مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعات (۱) اور (۸۲) کی ترمیم لازم آتی ہے۔ ان دفعات کا اہم جزو حسب ذیل ہے۔

دفعہ" (۱) جائز ہے کہ یہ ایکٹ بہ تسمیہ مجموعہ ضابطہ فوجداری مصدرہ ۱۸۸۲ء موسوم کیا جائے یہ ایکٹ تمام قلمرو برٹش انڈیا سے متعلق ہے دفعہ (۸۲) جائز ہے کہ وارنٹ گرفتاری برٹش انڈیا کے کسی مقام پر تعمیل کیا جائے" فاضل جج نے یہ تجویز کی کہ عطائے اختیار اور اشتہار کا اثر یہ ہے کہ دفعات مذکورہ میں بعد الفاظ "برٹش انڈیا" یہ الفاظ زائد کئے جائیں "اور ہر ایسا ملک جس پر حسب دفعہ ۴ ایکٹ ۲۱ مصدرہ ۱۸۷۹ء اختیارات منتقل کئے گئے ہوں" فاضل جج کی یہ رائے قرار پائی کہ اس ترمیم کا اثر یہ ہے کہ تمام مجموعہ ضابطہ فوجداری خاص اراضیات سے (اس مقدمہ میں اراضی ریلوے یا سڑک ریلوے سے) متعلق کیا جائے اور مجسٹریٹ شملہ کو ریلوے مجسٹریٹ حیدر آباد کے نام اوسی طور پر وارنٹ صادر کرنے اور عہدہ دار آخرالذکر کو اوسکے بموجب کارروائی کرنے اور اوسکی تعمیل کا حکم دینے کا اختیار دیا جائے جیسا کہ کسی دوسرے مجسٹریٹ کو بہ تعمیل اختیارات مندرجہ مجموعہ ضابطہ فوجداری عمل کرنا لازم ہے۔ فاضل جج نے یہ بیان کیا کہ "یہ امر کہ سائل رعایائے ریاست حیدر آباد ہے غیر متعلق ہے اوس مقام کے متعلق جہاں وہ گرفتار کیا گیا رعایائے سرکار عظمت مدار اور نیز رعایائے حیدر آباد کی بابت کامل اختیارات منتقل کئے گئے ہیں۔ اشتہار میں کوئی استثنا یا قید مندرج نہیں ہے اور سائل اُن حدود میں اُسی طور پر مستوجب گرفتاری تھا

جیسا کہ خاص شملہ میں یا برٹش انڈیا کے کسی دوسرے ضلع میں ہوتا" مرافع نے پریوی کونسل کی جوڈیشل کمیٹی میں درخواست بدیں استدعا پیش کی کہ چیف کورٹ کے فیصلہ و حکم کی ناراضی سے مرافع کرنے کی اجازت دیجائے اور جوڈیشل کمیٹی نے اجازت دی ۔ مسٹر ایسکوتھ نے منجانب مرافع بحث کرتے وقت اس امر پر زور دیا کہ مجسٹریٹ شملہ کو ایسے مقام پر جو ملک انگریزی نہیں ہے مرافع کی گرفتاری کے لئے وارنٹ صادر کرنیکا اختیار نہیں تھا کیونکہ مرافع نہ رعایائے سرکار عظمت مدار ہے اور نہ ملک انگریزی میں رہتا ہے ۔ بلکہ نواب مستطاب نظام حیدر آباد کی رعایا ہے جو ایک رئیس خود مختار ہیں اور بوقت اجراو تعمیل وارنٹ انہیں کے ملک میں رہتا تھا ۔ ریلوے اسٹیشن جہاں مرافع گرفتار کیا گیا گو اندرون حدود ریلوے مشخصہ اشتہار نمبر ۱۲۴ سی مورخہ ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ع واقع ہے ۔ لیکن ملک انگریزی نہیں ہے جہاں مرافع کی گرفتاری واجبی متصور ہو ۔ نواب مستطاب نظام حیدر آباد نے نواب گورنر جنرل بہادر کو جو اختیار دیا ہے وہ سڑک ریلوے کے حسن انتظام اور انتظام پولیس کی غرض سے دیا ہے ۔ وہ اس قسم کا عام اختیار نہیں ہے جس کا اثر یہ ہو کہ اراضیات اندرون حدود ریلوے ملک انگریزی ہو جائیں ۔

مسٹر آرتھر کوہن نے منجانب مرافع علیہ یہ بحث کی کہ اجرائے وارنٹ کا اختیار حاصل تھا لارڈ چانسلر نے لارڈ صاحبوں کا فیصلہ سناتے وقت یہ بیان کیا کہ اس مقدمہ میں لارڈ صاحبوں کی رائے اس امر کے متعلق مطلوب ہے کہ آیا یوسف الدین کی (جو رعائے سرکار آصفیہ ہے) گرفتاری جو بربنائے وارنٹ مصدرہ مجسٹریٹ شملہ ہوی قانوناً عمل میں آئی ہے یا نہیں ۔ جرم جسکے لئے ملزم گرفتار کیا گیا ایک ایسے جرم کی اعانت ہے جسکو مجملاً رشوت دینا کہہ سکتے ہیں ۔ اور جس کا ملک انگریزی کے اندر سرزد ہونا بیان کیا جاتا ہے ۔ لارڈ صاحبوں کو

اس مسئلہ سے کوئی تعلق نہیں ہے کہ اگر ملزم ملک انگریزی کے اندر دستیاب ہوتا تو آیا قانوناً اوسکی تجویز ہو کر اوس پر جرم مذکور ثابت ہو سکتا تھا یا نہیں کیونکہ جو مسئلہ اُن کے غور کیلئے پیش ہوا ہے وہ یہ ہے کہ جو گرفتاری ریلوے اسٹیشن پر اندرون ممالک محروسہ سرکار آصفیہ عمل میں آئی وہ قانوناً جائز تھی یا نہیں اور نہ لارڈ صاحبوں کو اس امر کے نتایج سے کہ آیا گرفتاری قانوناً جائز تھی یا نہیں کوئی تعلق ہے جس مسئلہ کا تصفیہ ان کے سپرد ہے وہ صرف یہ ہے کہ آیا گرفتاری قانوناً جائز تھی یا نہیں جس جرم کا الزام ملزم پر لگایا گیا ہے اس کا برٹش انڈیا میں سرزد ہونا بیان کیا جاتا ہے اور لارڈ صاحبونکی یہ رائے ہے کہ جس ملک میں ریلوے بنائی گئی وہ ہمیشہ مملکت آصفیہ کا جزو رہا ہے۔ لارڈ صاحبونکی یہ رائے کہ وہ ملک کبھی برٹش انڈیا کا جزو نہیں تھا اور اب بھی مملکت آصفیہ کا ایک جزو ہے اسلئے کسی حکمنامہ فوجداری کی تعمیل کا اختیار کسیطرح اُس ملک کے رئیس سے حاصل کرنا چاہئے اور یہاں جس اختیار پر استدلال کیا جاتا ہے وہ صرف وہ اختیار ہے جو اوس مراسلت میں دیا گیا ہے جو سرکار آصفیہ کے ساتھ ہوی ہے۔ اس امر کا اظہار ضروری ہے کہ جس اشتہار پر ہندوستان کے فاضل ججونے اعتبار کیا ہے اُس سے فی نفسہ کوئی اختیار حاصل نہیں ہوتا۔ اگر بہ نسبت اُن الفاظ کے جو فی الواقع اشتہار میں مندرج ہیں زیادہ وسیع الفاظ میں بھی اختیار دیا جانا معلوم ہوتا تاہم جسطرح کہ کسی نہر کی سطح اپنے منبع سی بلند نہیں ہو سکتی ویسا ہی اُس اشتہار کا اثر صرف اسقدر ہو گا جسقدر کہ والی ملک یعنی ہز ہائینس دی نظام نے سرکار انگریزی کو اس اشتہار کے مرتب کرنیکی اجازت دی تھی۔

ہندوستان کے فاضل ججوں نے اشتہار مذکور کے جو معنی لئے ہیں اون سے اختلاف کرنیکی لارڈ صاحبونکو کوئی وجہ نہوتی بشرطیکہ محض اشتہار ہی اختیار کا ماخذ ہوتا لیکن اشتہار اختیار کا ماخذ نہیں ہے۔ اختیار کا ماخذ خود ہز ہائینس دی نظام کی فرمانروائی سے حاصل ہو سکتا ہے اسلئے

ضرور ہوا کہ چونکہ کوئی صریح قانون یا الفاظ موجود نہیں ہیں جنکی رو سے فی نفسہ اس قدر اختیار منتقل کیا گیا ہو جسقدر کہ ہز ہائینس کی طرف سے منتقل کیا جانا مقصود ہے اس مراسلت سے مدد لیجائے جو فیمابین عہدہ داران ہر دو سرکار کے ہوئی تاکہ اول یہ دیکھا جائے کہ کس امر کی درخواست کی گئی تھی اور بالآخر کیا عطا ہوا جو اختیار مانگا گیا تھا وہ بغرض استعمال اختیار دیوانی و فوجداری اندرون حدود ریلوی تھا اور جو امر کہ مراسلت میں زیادہ نمایاں ہے وہ یہ ہے کہ ہز ہائینس نے ایک قسم کی تفویض ملک سے انکار کیا جس سے خود بخود مقامی اختیارات منتقل ہو جاتے ہیں ایک امر تمام خط و کتابت میں ظاہر ہوتا ہے جس سے انکار کیا گیا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہمکو یہ دیکھنا چاہئے کہ بالآخر کیا عطا ہوا اور جب یہ دیکھا جاتا ہے کہ کس امر کی درخواست کی گئی اور کیا عطا ہوا تو بہت ہی صاف الفاظ میں حسب ذیل ظاہر ہوتا ہے۔

"علاوہ اسکے تمام جاگیردار گذشتہ بیس سال سے دیکھ رہے ہیں کہ کل مقدمات ریلوے و پولیس کا تصفیہ ایک انگریزی عہدہ دار کرتا ہے جو براہ راست رزیڈنٹ کا ماتحت ہے اور طریقہ مجوزہ عملاً بجنسہ وہی ہے جو اسوقت سے جاری ہے" یہ امر کہ وہ طریقہ کیا تھا اور کہانتک ٹھیک ذاتی اختیار کی حدود سے تجاوز کر گیا خود مسٹر کارڈری کے مراسلہ سے واضح ہو سکتا ہے "اختیارات ریلوے کے مسئلہ کے متعلق آیا ممکن نہیں ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا کی خواہش کی نسبت حضور پرنور کی رضامندی حاصل کیجائے۔ طریقہ موجودہ بہت خطرناک ہے اور اگر کسی جرم کا ارتکاب ہو تو کورٹ ہماری کل کارروائیوں کو بیضابطہ قرار دیگی" اس سے ظاہر ہے کہ جو طریقہ جاری تھا اور جو بصورت پیدا ہونے کسی سوال کے بظاہر بالکل صحیح طور پر بیضابطہ بیان کیا گیا تھا اسکو باضابطہ بنانے اور جاری رکھنے کیلئے ہز ہائینس دی نظام کی منظوری کی ضرورت تھی اس کا نتیجہ یہ ہے کہ جس امر کی نسبت درخواست کیگئی ہی اور جو آخر مراسلہ میں دیا گیا ہے وہ یہ ہے "بجواب آپکے مراسلہ مورخہ ۱ ماہ حال نگارش ہے کہ سٹرک

ریلوے پر اختیارات فوجداری و دیوانی کے متعلق گورنمنٹ آف انڈیا کی خواہشات کو منظور کرنیکے لئے سرکار عالی راضی ہے جس طور پر دوسری خود مختار ریاستوں میں سڑک ریلوے پر اختیارات دئے گئے ہیں"۔ اگر یہی اختیار دیا گیا تھا تو ظاہر ہے کہ اختیار عطا شدہ اس قسم کا اختیار فوجداری و دیوانی تھا جو ریاستہائے خود مختار میں ریلوے کے متعلق دیا گیا ہے۔ باقی رہا یہ سوال کہ اس مقدمہ میں جس فعل کی شکایت کیجاتی ہے وہ ایسا فعل تھا جو اختیار متعلقہ حدود ریلوے کے اندر داخل ہوسکتا ہے جیسا کہ دیگر سڑک ہائے موقوعہ ریاستہائے خود مختار کی حالت ہے۔ یہ نہیں بیان کیا گیا کہ جس خاص جرم کا الزام لگایا گیا ہے وہ حدود ریلوے کے اندر واقع ہوا یا اوسکو انتظام ریلوے سے کوئی تعلق تھا۔ جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ہندوستان کے ایک دوسرے حصہ میں (یعنے شملہ میں) جرم سرزد ہوا اور چونکہ مرافع سڑک ریلوے کے ایک حصہ پر جسکے متعلق انتظام فوجداری و دیوانی کیلئے اختیارات دئے گئے ہیں موجود تھا اسلئے وہ ایک ایسے جرم کیلئے جس کا ارتکاب کسی دوسرے مقام پر ہونا بیان کیا گیا ہے مستوجب کارروائی فوجداری ہوا۔

لارڈ صاحبونکی یہ رائے ہے کہ ایسے کسی دعویٰ کے لئے کوئی بنیاد نہیں ہے اور گرفتاری بے ضابطہ ہوئی اور اسلئے ہندوستان کی عدالتوں کا فیصلہ قابل منسوخی ہے بنا برآں لارڈ صاحبان ملکہ معظمہ کی حضور میں اس امر کی سفارش کریں گے کہ یہی طریقہ اختیار کیا جائے۔ اور وارنٹ گرفتاری اور جو کچھ کارروائی اوس پر ہوئی کالعدم کیجائے۔ مسٹر برانسن نے دریافت کیا کہ آیا لارڈ صاحبان خرچہ کے متعلق کوئی حکم صادر فرماویں گے۔ لارڈ چانسلر نے جواب دیا کہ اون کا یہ خیال ہے کہ مقدمات فوجداری میں خرچہ نہیں دلایا جاسکتا۔

تحویل ملزمین مابین سرکار عالی و ریاست میسور

حضرت اقدس و اعلیٰ

بذریعہ رزولیوشن سرکار عالی مجریہ معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ نمبر ۱۴/۳
مورخہ ۱۹ بہمن ۱۳۱۷ف بلحاظ فرمان واجب الاذعان مرقومہ
۱۳ ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ یہ حکم صادر ہوا ہے کہ آیندہ سے ریاست میسور و سرکار عالی
میں باہم ایسے ملزمین کی تحویل عمل میں لائی جائے جو ازروئے قانون
نافذہ برٹش انڈیا قابل تحویل ہیں یا حسب قانون ریلوے پوسٹ آفس
و ٹیلگراف نافذہ ریاست میسور یا حیدرآباد دو سال یا زیادہ قید محض
یا با مشقت کے مستوجب ہوں فقط۔

اعلان مجریۂ محکمۂ معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامّہ (صیغۂ عدالت)

اعلحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی

حسب الحکم عالیجناب مہاراجہ سرمین السلطنۃ بہادر مدار المہام سرکار عالی

بشرف صدور فرمان واجب الاذعان ملازمان مترشدہ

۲۳ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ بذریعۂ اعلان ہذا جمیع عہدہ داران اور رعایائے ممالک محروسہ سرکار عالی کو اس امر سے عام طور پر آگاہ کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا نے بلحاظ اتحاد قدیمہ اس بات کو منظور فرمالیا ہے کہ جس طرح افواج انگریزی کے مفرور سپاہیوں کو ہماری گورنمنٹ برٹش گورنمنٹ کے حوالہ کردیا کرتی ہے اوسی طرح برٹش گورنمنٹ بھی ہماری افواج باقاعدہ کے مفرور سپاہیوں کو ہماری گورنمنٹ کے تفویض کردیا کرے گی فقط

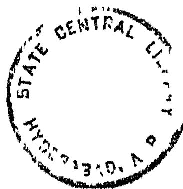
بالخیر تمّت

بانجام تمّت

اشتہار

اِس کتاب کی رجسٹری حسب ضابطہ کرائی گئی ہے اور مولف کے تمام حقوق محفوظ ہیں۔ لہذا کوئی صاحب بغیر اجازت مولف اِس کے طبع یا اِس کا ترجمہ یا خلاصہ مرتب کرکے شایع کرنے کی جرأت نہ فرمائیں ورنہ مولف ان کے مقابلہ میں حسب ضابطہ کارروائی کرنے پر مجبور ہوگا۔

جس کتاب پر مولف کی مُہر ثبت نہو اوس کے متعلق یہ سمجھا جائیگا کہ وہ بغیر اجازت مولف طبع کرائی گئی ہے۔



مانک شاہ دین شاہ



اشتہار





نقب زنی۔	۴۴۵
نقب زنی بوقت شب۔	۴۴۶
جعلسازی۔	۴۶۳
جھوٹی دستاویز بنانا۔	۴۶۴
جعلسازی کی سزا۔	۴۶۵
جعلسازی کسی سول کورٹ آف جسٹس کی یا کسی عام رجسٹر ولادت وغیرہ کی۔	۴۶۶
جعلسازی کسی کفالت المال یا وصیت نامہ کی۔	۴۶۷
دغا کے لئے جعلسازی۔	۴۶۸
کسی شخص کی حیثیت عرفی کو نقصان پہونچانے کے لئے جعلسازی۔	۴۶۹
جعلی دستاویز۔	۴۷۰
جعلی دستاویز کو بطور اصلی کے استعمال کرنا۔	۴۷۱
جعلسازی کے جو حسب دفعہ (۴۶۷) مستوجب سزا ہو ارتکاب کی نیت سے ملتبس مہر دھات کی تختی وغیرہ کا بنانا یا قبضہ میں رکھنا۔	۴۷۲
جعلسازی کے جو اور طور پر مستوجب سزا ہو ارتکاب کی نیت سے ملتبس مہر یا دھات کی تختی وغیرہ کا بنانا یا قبضہ میں رکھنا۔	۴۷۳
کسی کفالت المال یا وصیت نامہ کا اوس کو جعلی جانکر بطور اصلی استعمال کرنے کی نیت سے قبضہ میں رکھنا۔	۴۷۴
کسی علامت یا نشان کا جو دستاویز متذکرۂ دفعہ (۴۶۷) کے تصدیق کرنے کے واسطے استعمال کیا جائے تلبیس کرنا یا ملتبس	

نقب زنی۔	۴۴۵
نقب زنی بوقت شب۔	۴۴۶
جعلسازی۔	۴۶۳
جھوٹی دستاویز بنانا۔	۴۶۴
جعلسازی کی سزا۔	۴۶۵
جعلسازی کسی مثل کورٹ آف جسٹس کی یا کسی عام رجسٹر ولادت وغیرہ کی۔	۴۶۶
جعلسازی کسی کفالت المال یا وصیت نامہ کی۔	۴۶۷
دغا کے لئے جعلسازی۔	۴۶۸
کسی شخص کی حیثیت عرفی کو نقصان پہونچانے کے لئے جعلسازی۔	۴۶۹
جعلی دستاویز۔	۴۷۰
جعلی دستاویز کو بطور اصلی کے استعمال کرنا۔	۴۷۱
جعلسازی کے جو حسب دفعہ (۴۶۷) مستوجب سزا ہو ارتکاب کی نیت سے ملتبس مہر دھات کی تختی وغیرہ کا بنانا یا قبضہ میں رکھنا۔	۴۷۲
جعلسازی کے جو اور طور پر مستوجب سزا ہو ارتکاب کی نیت سے ملتبس مہر یا دھات کی تختی وغیرہ کا بنانا یا قبضہ میں رکھنا۔	۴۷۳
کسی کفالت المال یا وصیت نامہ کا اوس کو جعلی جانکر بطور اصلی استعمال کرنے کی نیت سے قبضہ میں رکھنا۔	۴۷۴
کسی علامت یا نشان کا جو دستاویز متذکرۂ دفعہ (۴۶۷) کے تصدیق کرنے کے واسطے استعمال کیا جائے تلبیس کرنا یا ملتبس	